وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون

الحمد للہ کہ بفضل و عنایت صمدی و توفیق تائید احدی رسالہ نادر [illegible] مسمی بہ

ہدیہ محمدی
ترجمہ
تحفہ عباسی

کہ اولاد و احباد مرحوم مغفور حسبۃً للہ طبع کنانیدہ بر مومنین وقف فرمودند

مطبع [illegible]
در سنہ [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی لا اله سواه فهو فی الارض اله وفی السماء اله ما اخترعنه وما استحدثناه ورب ما افترضناه وما توهمناه خلق الخلق ولم یخلق احد ایاه وبسط الرزق فحاط من اطاعه ومن عصاه سبحانه من متعال جل عن النظایر والاشباه وتعالی وتقدس عن التصور والکیفیات تعنو لعظمته الرقاب وتخضع الجباه وتجری بامره الریاح وتنزل المیاه یغیث من استغاثه ویجیب من ناداه ویسمع لمن یدعوه ویشکو الیه بلواه والصلوة والسلام علی صفوة من اصطفاه الله لرسالته واجتباه وخیر من اختاره لهدایته وارتضاه والصق من قد جرانه النصیحة واداه وافضل من تکلم بالحق ووفاه سیدنا ونبینا محمد الذی عرج به الله الی السماء واسراه فاراه من ملکوت السماوات والارض ما اراه وآله الذین بلغوا من عظیم المجد نهایته واقصاه وحازوا من قداح الفضل رقیبه ومعلاه فلا ینکر جلی فضلهم الا اغشی القلب اعماه ولا یشمئز عن آثارهم الا اخزی الناس فی دنیاه وعقباه **امابعد** امیدوار رحمت لم یزلی حکیم سید حسن عسکری خدمات عالیات میں حضرات مومنین کے ملتمس خاطر ہے کہ یہ رسالۂ نادرہ وعجالۂ باہرہ جو اصول دین میں ایک قابل قدر اور ممتاز رسالہ ہے وہ آپ حضرات کی خدمات میں بطریق ہدیہ پیشکش کیا جاتا ہے۔ چونکہ مترجم مغفور نے اسکو خالصتہ لوجہ اللہ بغرض نفع رسانی اخوان مومنین کے تحریر فرمایا ہے اسلیے اپنے نام کا ظاہر کرنا بھی اوسمیں پسند نفرمایا اور بلا کسی تمہید ومقدمہ کے اصل ترجمہ کو شروع فرما دیا ہے لہذا بغرض بقاے نام اون بزرگوار کے مناسب اور ضروری معلوم ہوا کہ مومنین با یقین کو مجملا حالات مترجم مغفور سے مع بعض کیفیات ترجمہ وطبع کے مطلع وآگاہ کردیا

جاوے۔ تا مومنین مخلصین مترجم مرحوم کو اور نیز اون لوگون کو جو اسکے طبع مین ساعی ہوے ہین دعاے مغفرت سے
وقت مطالعہ یاد فرمائین۔ پس واضح ہو کہ مترجم اس رسالہ کے والد ماجد اس حقیر کے جناب حکیم سید محمد علی حشرہ اللہ
مع المحمد و علیؑ مغفور ہین جو سکناے شہر فیض آباد صوبہ اودھ سے تھے صاحب فضل و کمال اور فن طبابت
مین نہایت ماہر و قابل تھے اور جناب نواب حکیم شفاء الدولہ خان بہادر مرحوم جنت آرامگاہ کی بڑی صاحبزادی سے
منسوب تھے جنکے بطن سے تین پسر اور چار دختر پیدا ہوئین جنمین یہ حقیر اولاد اکبر ہے اور فرزند ثانی حکیم سید محمد باقر سلمہ
اور فرزند سومی السید محمد جعفر سلمہ طول اللہ اعمارہم و زادفی الدارین وقارہم۔ والد مرحوم کو بعض شکایات دماغی و امراض
تبھی ایسے عارض ہوگئے تھے جنکی وجہ سے اکثر ڈاکٹرون اور خود میرے جد امجد جناب نواب حکیم شفاء الدولہ بہادر مرحوم نے
اکثر سفر دریا بلکہ جہاز پر بسر کرنیکی ہدایت کی جسکے وہ مغفور آخر عمر تک کاربند رہے اور اسی سلسلہ مین زیارات عتبات
عالیات سے بھی مشرف ہوے۔ آخر عمر مین چند روز قبل اپنے ارتحال کے کمترین کو شرف زیارت سے مشرف کرنے
یا یون کہون کہ اپنا دیدار آخری دکھلانے کیلئے کلکتہ مین جہان اون دنون مین مطب کرتا تھا تشریف لاے اور مثل
بائیس روز وہان مقیم رہے اثناے اقامت مین مجھ سے فرمایا کہ مینے ایک نایاب نسخہ اصول دین مین جناب بابو علی حسین
خان صاحب مرحوم ساکن فیض آباد کے کتب خانہ مین پایا جو مجھے بہت پسند آیا لہذا مینے اپنی دلبستگی اور ذریعہ نجات سمجھکر نیز اخوان
مومنین کو نفع پہونچانیکی غرض سے اوسکا اردو مین ترجمہ کیا ہے۔ اگر تم لوگونکی سعی سے کسی مطبع مین کوئی صاحب مطبع اسکے
طبع کا متکفل و متحمل ہو جاے تو فہو المراد ورنہ تم لوگ اسکو میرے بعد میرے مال سے چھپوا کر مومنین پر تقسیم کر دینا اور یہ تم سے
میری وصیت ہے اور تمھارے بھائی حکیم سید [illegible] سلمہ سے بھی مینے یہی وصیت کی ہے۔ خفیف نے اس ارشاد کو بادل [illegible]
قبول کیا۔ اور جناب مغفور مقام [illegible] جہان جہاز کی آمد و رفت ہر دفعتاً [illegible] رہتی تھی تشریف لیگئے۔ اور اسی جہاز پر
چند روز وہان [illegible] کا مقام تھا۔ آخر اٹھارہوین ہی روز وہانسے تار آیا کہ مرحوم نے ظلمت آباد دنیا کو چھوڑ کر ملک بقا
کی راہ لی۔ مین اس وحشتناک خبر کو سنکر تعجیل تمام وہان روانہ ہوا لیکن افسوس کہ میرے پہونچنے سے پہلے ہی اون مرحوم کی تجہیز و
تکفین غیر کفو کے ہاتھون بسبب تحکم کپتان جہاز ہو چکی تھی اور میری طرح میرے چھوٹے بھائی سید محمد جعفر سلمہ بھی جو وہان پہونچے
اس خدمت آخری سے محروم رہے جسکا افسوس و ملال آخر عمر تک رہیگا۔ حالانکہ یہ مسافرت غربت کی موت اون مرحوم کے لیے
تو اور بھی مزید درجات کا باعث ہوئی۔ علی ای حال ورثہ کو جناب مرحوم کے حق تعالیٰ نے اسقدر موفق کیا کہ اون لوگون نے اونکے
دیون کو بھی بقدر امکان بشری ادا کیا اور اس رسالہ کے طبع کیطرف بھی توجہ کی اور از انجا کہ حسب الوصیت حقیر نے اور میرے بھائی
سلمہما نے چند مطابع اثنا عشریہ وغیرہ مین اسکی بابت تحریک کی اور خطوط جابجا روانہ کیے مگر یہ سب کوششین بے سود ہوئین اور
کسی نے منظور نہ کیا۔ بالآخر ہم لوگون نے موافق وصیت خود اسکے طبع پر کمر ہمت باندھی اور اہتمام اسکے طبع کا مع بعض دیون
[illegible] نے متعلق ہوا۔ اور حقیر نے بخوشی اس خدمت کو قبول کیا اور اس رسالہ کو مع نصف اجرت طبع کے حوالہ ڈاکٹر شیخ ولی محمد صاحب

مرحوم مالک مطبع اکسیر اعظم شہر بنارس کے کیا اور ایک ماہ کے اندر اوسکی طبع کا وعدہ لیکر خود عازم سفر بمبئی ہوا۔ لیکن ہنوز
ایک ماہ مجھے سفر مین نہ گذرا تھا کہ ڈاکٹر صاحب مرحوم نے دفعتہً بعارضہ فالج بیمار ہو کر چند گھنٹو نمین ملک بقا کی راہ لی اور اجل نے اونکو
ایفائے وعدہ کی مہلت ندی ناچار اونکی اولاد سے اس رسالہ کی بابت خط و کتابت کی اور اون لوگون نے اوسکے طبع پر
مستعدی ظاہر کی لیکن چونکہ ان بیچارون پر یہ تازہ بار پڑا اور اس حادثہ ناگہانی سے نظم و نسق مطبع کی درستگی کی کافی
مہلت نہ مل سکی لہذا کاپی لکھوانیکا انتظام اسی بخوبی نہ ہو سکا اور کاپی نہایت بدخط اور بدا ملا لکھی گئی جسکو دیکھکر کمال صدمہ
اور افسردگی پیدا ہوئی لیکن ان لوگون نے اپنی غلطی پر نادم ہو کر اپنی سعادتمندی سے از سر نو دوسری کاپی لکھوانیکا وعدہ
کیا اور مجھے بھی انکی مروت سے باوجود پیشگی نصف اجرت ادا کرنے کے انکی پوری امداد کرنی بلا مشعرہ و اذن برادران سلمہم ضروری
ہوئی اور چند اجزا کی کاپیان دوبارہ لکھی گئین اگرچہ اب بھی کچھ زیادہ اہتمام نہو سکا اور جیسا مقصود تھا اوسطرح
یہ رسالہ طبع نہو سکا اور سب پر طرہ ان بیچارون کے بچپن اور ناتجربہ کاری سے یہ ہوا کہ کاپی ایک سُنّی المذہب شخص سے لکھوانا
شروع کی جب ساڑھے پانچ جز رسالہ ہذا چھپ چکا تو باب امامت کے جھگڑون اور خلفاے غاصبین کے حالات سنکے اوس
کاپی نویس کو لکھنے سے باز رکھا اور نتیجہ آخری یہ ہوا کہ بقیہ ڈھائی تین جز و لکھنؤ سے لکھوائے گئے اور جو جو دقتین اسکی صحت مین
فدویکو اوٹھانی پڑین وہ بوقت مطالعہ رسالہ ہذا خود مومنین مخلصین کو معلوم ہو جائینگی۔ غلطیان جو جو رہگئین اوسکو صحیح بلا تشکر
احدی حتی الوسع درست کیا اور جسطرح بھی ہوا اسکو کسیطرح طبع کرا کے آپ حضرات کی خدمت مین پیش کش کرتا ہون اور
بار وصیت سے سُبکدوشی حاصل کرتا ہون اور چونکہ جناب مغفور اس رسالہ کا کوئی نام تجویز نہ فرمانے پائے تھے کہ قضا دامنگیر
ہوئی لہذا حقیر نے بمناسبت نام جناب مغفور اس ترجمہ کا نام **ہدیۂ محمدی ترجمۂ تحفۂ عباسی** رکھا۔
اور ناظرین رسالہ سے ملتمس ہون کہ یہ ہدیۂ محقرہ ہم سب لوگون کی جانب سے قبول فرمایا جائے اور اگر بشریت کیوجہ سے
کوئی خطا ترجمہ مین ہو گئی ہو تو عفو کو کام لا کر اوسکی اصلاح کیجائے اور مترجم کی خلوص نیت پر نظر فرما کر نکتہ چینی اور عیب جوئی
نہ کیجائے اور خرابی طبع کی بابت ہم لوگون نے جو عذر ظاہر کیا ہے وہ بھی قبول کیجائے اور بعد اسکے اگر اسکی امید کیجائے کہ
دعاے خیر سے مترجم اور اولاد مترجم مرحوم محروم نہ کیجائے تو آپ حضرات کی ہمدردی ایمانی سے بعید نہو گا والسلام
خیر ختام و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین و صلی اللہ علی سید المرسلین و آلہ الطیبین
الطاہرین المعصومین ؏

الداعی ـــــــــــــــــــــــ بالخیر

حکیم السید حسن عسکری ولد حکیم السید محمد علی حشرہ اللہ مع الائمۃ و علی مترجم رسالہ ہذا و نبیرہ حقیقی جناب نواب حکیم
خفقان الدولہ بہادر مرحوم ساکن فیض آباد حال مقیم شہر بنارس محلہ چاہ بھاء الدین [illegible] مکان
جناب نواب محمد نعیم اللہ صاحب
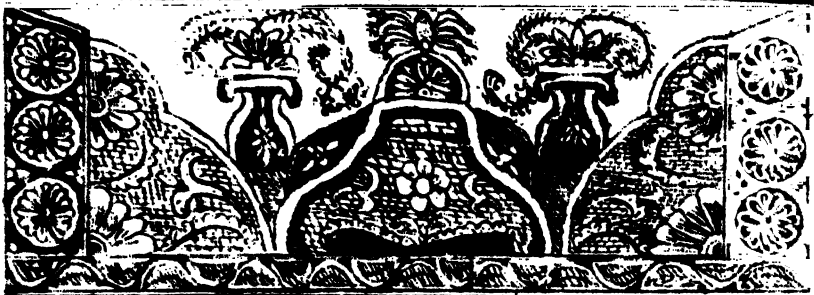
الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ علی محمد وآلہ الطاہرین - اے عزیز میرے جان تو اور آگاہ ہو کہ دنیا مقام راحت اور محل فراغت نہیں ہے بلکہ دنیا کھیتی آخرت کی اور [illegible] جگہ محنت اور مقام راحت کا نہیں ہوتا ہے اور اس امر کو یقین جان کہ اگر زندگی دنیا مین غافل رہے تو اور ہاتھ کو تو نے کھیتی کرنے سے کھینچکر لہو ولعب اور عیش وطرب مین مشغول ہوا تو۔ تو بوقت محصول وانتفاع بیحاصل اور خالی ہاتھ رہے گا اور اوقات عمر گذشتہ پر سوائے حسرت اور پشیمانی کے اور تجکو کیا حاصل ہوگا۔ پس اے بندۂ خدا چاہیے تجکو یہ فضا یعنے میدان دنیا کے کہ مزرعۂ آخرت ہے آنکھون کول اور خواب غفلت سے اپنے تئین بیدار کر اور لہو و لعب اور عیش وطرب مین مشغول نہو اور کوشش مکے درمیان جان کے باندہ کر طاعت ومعرفت الہی کا ایسا بیج دل مین اپنے تو بو کہ اپنے تئین سرائے عقبےٰ مین مفلس اور تہیدست نکر تو رباعی ؎ بخوف وخستہ بتاکن زمین دل را شخم + درون مہر خدا تخم تا توان میکار بکن ز چشمۂ اخلاص آبیاری آن + کہ تا بروز جزا حاصلت شود بسیار + رباعی دیگر

یارب تو ز قید خور وخوابم برہان + در مفلسی روز حسابم برہان +
در بادیۂ طول امل حیرانم + یارب ز فریب این سرابم برہان +

اما بعد جان تو کہ اصول دین کہ مرتبہ اوسکا سب طاعتون اور عبادتون سے بالاتر ہے
بلکہ بے معرفت کوی طاعت و عبادت سے فائدہ نہین ہے ۔ اسواسطے کہ معرفت الہی
پایۂ عمارت دین ہے اور نہایت ظاہر ہے کہ جب تک پایہ سیدھا اور مضبوط نہوگا کوی
فائدہ عمارت کو نہوگا اور چونکہ اکثر کتابین معرفت مین لکہی گئی ہین اور وہ مشکل اور دشوار
فہم تہین اسواسطے محتاج رحمت اللہ القادر **محمد طاہر** نے اس رسالہ کو
ترتیب دیا اور اس رسالہ کو اوپر عبارات واضحہ اور دلائل ظاہرہ کے ساتھ
اوس قانون کے کہ انبیا اور ائمہ علیہم السلام سے منقول ہے مشتمل کیا تا خاص و عام
فائدہ سے اس رسالہ کے بہرہ مند ہون اور اس رسالہ کو ساتھ **تحفہ عباسی**
موسوم کیا امید اوس شہنشاہ صاحب قران فخر سلاطین زمان سے یہ ہے کہ آبیاری
معدلت سے اوس کے ہمیشہ باغ دین سرسبز اور شاداب رہے اور چونکہ بعد
معرفت اصول دین کے نماز فریضہ سب طاعات اور عبادات سے افضل ہے
اسواسطے اس رسالہ کو ذکر صورت نماز فریضہ کے اوپر اوس طریقہ کے کہ امام مغارب
ومشارق حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے ختم کیا واللہ المستعان
اے عزیز میرے اگر پوچھین کہ اصول دین کے ہین ۔ تو کہہ پانچ ہین ۔ توحید
وعدل ونبوت وامامت ومعاد اگر پوچھین کہ توحید کیا ہے کہ تو کہ توحید
اعتقاد کرنا ہے ساتھ اس بات کے کہ زمین اور آسمان اور جو کچھ کہ زمین وآسمان
مین ہے ۔ یہ بنایا ہوا اوس پروردگار کا ہے کہ عالم اور قادر اور حی
اور سمیع اور مرید اور کارہ ہے اور ازلی اور ابدی ہے یعنے ہمیشہ سے تہا اور
ہمیشہ رہیگا اور نیستی یعنے موت اوس کے ذات پر روا نہین ہے اور کوی شریک
اوس کے ذات مین نہین ہے اور اوسکا کوی مثل ومانند نہین ہے ۔ اگر پوچھین
کہ معنی یعنے تعریف علم پروردگار کیا ہے تو کہہ کہ معنی اوس کے یہ ہین کہ

بغیر اس کے کہ احتیاج ساتھہ کسی ذہن یا کسی آلہ یا ساتھہ کسی کسب کے رکھتا ہو کہ
اوس آلہ یا کسی کسب کے ذریعہ سے اوس نے علم حاصل کیا ہو۔ ایسا نہین ہے
اور کوی چیز اوپر اوس کے ذات مقدس کے ہرگز پوشیدہ اور پنہان کسیوقت نہ تھی
اور نہ ہے اور نہ ہوگی اور ہر چیز کو جسطرح پر کہ وہ چیز ہے ہمیشہ جانتا ہے۔ اگر پوچھین
کہ معنی قادر کیا ہے کہ کہ قادر اوسکو کہتے ہین کہ کرنا اور نہ کرنا اوسسے صحیح ہو یعنے عاجز کرنے
اور رد کرنے سے کسی چیز کے کسیوقت مین نہووے بس واجب ہے اعتقاد کرنا کہ پروردگار
قادر ہے باین معنی کہ عاجز کرنے اور نہ کرنے کسی چیز سے کسیوقت مین نہین ہے
اور جو کہ ایک جماعت نے کہا ہے کہ جس چیز کو کہ پروردگار جانتا ہے کہ اس چیز کا کرنا
اچھا ہے اوسکو کرتا ہے اور نہین ہوسکتا کہ بجا نہ لاوے اور جس چیز کو جانتا ہے کہ
کرنا اوسکا برا ہے اوسکو ترک کرتا ہے اور نہین ہوسکتا کہ اوسکو بجا لاوے نہایت
درجہ مین یہہ قول قوت ضعیف و کدورت اور باطل ہے اسواسطے کہ ان صورتون مین عجز پروردگار
لازم آتا ہے اور اس مین شک نہین ہے کہ عجز شایستہ ذات پروردگار قادر مطلق
نہین ہے اور قول باطل اس جماعت کا برخلاف کلام حق تعالے اور رسول خدا اور
ائمہ اطہار ہے اسواسطے حق تعالے کلام مجید مین فرماتا ہے کہ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ
یعنے بدرستیکہ حق تعالے سب چیز پر قادر ہے اور یہی معنی روایات و کلام حضرت رسول
و ائمہ معصومین علیہم السلام مین متواتر ہین بس اعتقاد کرنا چاہیئے۔ کہ جو پروردگار
جانتا ہے کہ اس چیز مین خیر و صواب ہے البتہ اوسکو کرتا ہے حالانکہ قادر ہے کہ
اوسکو نہ کرے اور جسکو جانتا ہے کہ اس مین شر اور ناصواب ہے اوسکو ترک
کرتا ہے حالانکہ قادر ہے کہ اوسکو کرے۔ اگر پوچھین کہ معنی حی کے کیا ہین
کہہ کہ حی اوسکو کہتے ہین کہ علم و قدرت اوسپر محال نہووے بس جس حالتمین
کہ اللہ تعالے عالم اور قادر ہوگا البتہ حی بھی ہوگا اگر پوچھین کہ اللہ تعالی

کسطرح سمیع اور بصیر ہے تو کہہ کہ سمیع و بصیر وہ ہے کہ اِس طرح کے معرفت کہ لوگون کو
بواسطہ سمیع و بصیر ساتہہ مسموعات اور مبصرات کے بہم پہونچی ہے - پروردگار اس
قسم کی معرفت ساتہہ مسموعات و مبصرات کے بیواسطہ سمیع و بصر کی رکھتا ہے - اگر پوچھین
کہ معنے ارادہ اور کراہت خالق کے کیا ہین اور درمیان ارادہ اور کراہت خالق
او مخلوق کے کیا فرق ہے کہہ کہ مخلوق جسوقت کہ علم ساتہہ مصلحت او منفعت کسی
فعل کے بہم پہونچاتا ہے اوس کے تئین میل اور رغبت اوس فعل پر بہم پہونچی جو
اور بعد حصول میل اور رغبت ارادہ اوس فعل کے کرنے کا کرتا ہے اور وہ میل
اور رغبت کو اوس کے مشیت کہتے ہین اور کسی کام کے کرنے کو ارادہ نام رکھتے ہین
اور جب علم ساتہہ کسی مفسدہ اور ضرر کسی چیز کے بہم پہونچتا ہے اوس چیز سے نفرت
کرتا ہے اور قصد اوس کے ترک کا کرتا ہے اور اوس نفرت اور قصد ترک کو کراہت
کہتے ہین یہہ معنی مشیت اور ارادہ اور کراہت مخلوق ہے لیکن مشیت اور ارادہ
اور کراہت پروردگار اس طرح نہین ہے بلکہ پروردگار جو علم [illegible] اوس کے رکھتا ہے
[illegible] نہین ہے کہ اوسکو [illegible] میل اور رغبت بہم پہونچے اور بغیر اس کے
[illegible] ہے اور جو علم ساتہہ قبح اوس چیز کے رکھتا ہے ترک کرتا ہے
[illegible] نفرت بہم پہونچے سو تغیر میل اور رغبت لوازمات ممکنات جون
[illegible] مشیت ممکن نہین ہے کہ یہہ معانی عارض ذات
واجب الوجود [illegible] متکلمین شیعہ نے کہا ہے کہ ارادہ خالق عین علم
ساتہہ مصلحت کے ہے اور کراہت عین علم ساتہہ مفسدہ کے ہے اور لیکن جو بعض
احادیث اہلبیت علیہم السلام سے مستفاد ہوتا ہے وہ یہہ ہے کہ ارادہ اوسکا افعال
[illegible] اور ساتہہ طاعات کے ہے اور کراہت اوسکی عین نہی معاصی سی ہے
اگر پوچھین کہ دلیل اوپر وجود خالق سے حی عالم قادر سمیع بصیر مرید کا رہ کیا ہے

توکہ کہ دلیل اوپر وجود خالق کے یہہ حکمتیں اور نظم ونسق زمین وآسمان ہے اور
یقیناً جو آنکھہ کھولے اور نظم ونسق اور حکمتوں کو زمین اور آسمان کے مشاہدہ کرے
اور خوض وغور خلقتوں مین کرے اوسکو علم الیقین ساتھہ وجود پروردگار عالم قادر سمیع
بصیر مرید وکارہ کے بہم پہونچتا ہے اور کیونکر مشاہدہ سے ان آثار کے علم ساتھہ وجود پروردگار
دانا توانا حی سمیع بصیر مرید کارہ کے اوسکو حاصل نہووے باوجود اس کے کہ اگر
ایک گھر کو دیکھتے ہین ہم کہ دیوار اور چھت اوس گھر کے عمدہ ترتیب دیے گئے اور
اوسمین کوٹھری وغیرہ اوس مقام پر کہ جہان بنانا چاہئیے بنائے گئے ہے ہمکو علم جزم
بہم پہونچتا ہے کہ اوس گھر کو کسی استاد [illegible] دانا اور صاحب قدرت [illegible] ارادت
بنایا ہے اور خود بخود [illegible] اگر چہ [illegible] نہین کرسکتا بلکہ اگر کسی صورت
اور نقش کو اوپر دیوار کے دیکھتے ہیں کہ درست آنکھہ اور کان اور ہاتھہ اوپر [illegible]
درست کھینچی گئی ہے [illegible]
یقین بہم پہونچتا ہے کہ [illegible]
اور ارادہ اور کراہت [illegible]
[illegible] صورت [illegible] مصور دانا [illegible] مرید
کارہ بہم نہین پہونچتے [illegible] ہوسکتا ہے کہ [illegible] آسمان [illegible] ستارگان
اور انسان معنی [illegible] اور [illegible] حیوان اور طرح طرح کے کھیتیان
اور زراعتیں اور میوے [illegible] پروردگار توانا [illegible] آپ خود بخود
موجود ہو جاوین رباعی اے طالب معرفت چہ حیرانی + بیہودہ اشارات وشفا میخوانی
[illegible] گلستان وبدہ گوش خرد + ہردم بشنو زلب گل ربانی رباعی دیگر در معرفت خدا
چرا کج بینی + در گلشن فکر گل چرا کم چینی + بر دفتر گل اگر سراپا گردی + در ہر ورقش
ہزار برہان بینی + رباعی دیگر اے طالب معرفت بگلزار گذر + بر دفتر گل دمے بنیداز نظر

نے نے بنود ترا الیگلفن حاجت + چشمے بکشا فُرمے برخویش نگر + اور جان تو کہ یہہ دلیل کہ
مذکور ہوی بغایت واضح ہے اور انبیا اور ائمہ ساتہہ اس دلیل کے اُمت کو ہدایت
اور تعلیم خداشناسی کرتے آے ہین اور ایک حکایت نقل ہوی ہے کہ مضمون
اوسکا یہہ ہے کہ ایک جماعت زندیقان سے پیش حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام
حاضر تھے اون حضرت نے پوچھا کہ ہو سکتا ہے کہ کشتی پر بار درمیان دریا بے کشتیبان کے
درست چل سکے سب زندیقون نے کہا کہ یہہ محال عقل ہے یہہ ہرگز نہین ہو سکتا کہ
کشتی دریا مین بے کشتیبان کے درست چل سکے پس حضرت نے فرمایا کہ سبحان اللہ کہ
جس حالت مین کشتی دریا مین بغیر کشتیبان کے درست نہین چل سکتے پس کیونکر عقل اوسکو
باور کر سکتی ہے کہ گردش آسمان اور ستارگان اور انتظام افلاک وعناصر خاک بے مدبر
اور حافظ ہو سکے زندیقون نے جب اس کلام کو حضرت سے سُنا کہا کہ سچ ہے اور فی الحال
مسلمان ہوے۔ اور جان تو کہ پروردگار نے آیات قرآنی مین بہت ذکر اوپر اس دلیل کے
کیا ہے۔ اور ازانجملہ سورۂ بقر مین ارشاد فرماتا ہے اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِیْ تَجْرِیْ فِی
الْبَحْرِ بِمَا یَنْفَعُ النَّاسَ وَمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ فَاَحْیَا بِهِ الْاَرْضَ
بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِیْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ وَّتَصْرِیْفِ الرِّیٰحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَیْنَ
السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ۔ اور حاصل معنی اوس کے یہ ہین
کہ بیشک خلقت مین آسمانون اور زمینون کے اور اختلاف رات اور دن کا اور کشتیان کہ
دریا مین چلتی ہین اور وہ پانی کہ خدا آسمان سے بھیجتا ہے اور زمین مردہ کو واسطے زندہ
کرتا ہے اور انواع حیوانات کہ ان کو زمین مین پراگندہ یعنی پھیلایا ہے اور چلنا
مختلف ہوا ؤنکا اور وہ ابر کہ مسخر ہے درمیان آسمان اور زمین کے یہہ سب دلیلین
اور نشانیان واسطے اوس قوم کے ہین کہ وہ سمجھتے ہین یعنے وہ جماعت کہ عقل و فہم

شمہ آسمانون کی حکمتونکا

رکھتی ہین ہر ایک انھین آثار سے واسطے ان کے ایک دلیل ہے اوپر وجود پروردگار دانا توانا
سمیع وبصیر وقدیر وکارہ کے اور ہم اس رسالہ مین بعضے حکمتہا سے زمین و آسمان اور
اختلاف شب و روز اور باقی آثار وعلامات کے کہ حضرت پروردگار نے ان آیات مین
اشارہ فرمایا ہے ذکر کرتے ہین تا کہ سبب زیادتی بصیرت راہ معرفت مین ہووے
وَاللّٰہُ الْمُسْتَعَانُ شمہ آسمانون کے حکمتون کا یہہ ہے کہ پروردگار نے بے طناب
اور ستون کے اوسکو مانند خیمہ کے نصب فرمایا ہے اور انواع ستارون سے اوسے
مزین فرمایا ہے اور سب ستارون کو گردش و حرکت عطا فرمائی ہے اور حکمت
کاملہ سے اپنے آسمان کو کبود رنگ یعنے فیروزی رنگ پیدا کیا تا کہ اوسکے دیکھنے سے
آنکھہ کی بصارت کو نقصان اور اذیت نہ پہونچے اور ستارون کو مختلف رنگون کے
ساتھہ خلق فرمایا ہے اور آفتاب کو خاصیت گرمی کی عطا کی ہے اور چاند کو خنکی
بخشی ہے اور سیر آفتاب سے بارہ[۱۲] برجون مین چار فصلین ترتیب دی ہین اور سیر
آفتاب بیچ برج حمل اور ثور اور جوزا کے بہار ہے اور بیچ برج سرطان اور اسد
اور سنبلہ کے تابستان یعنی گرمی اور بیچ برج میزان وعقرب و قوس کے پائیز خزان
یعنے فصل خریف اور بیچ برج جدی و دلو و حوت زمستان یعنے جاڑا ہے۔ اگر

بیان شمہ بیچ فائدہ چارون فصلونکا

پوچھین کہ فائدہ ان چارون فصلون کا کیا ہے تو کہہ کہ فائدے ان چارون فصلونکے
بہت ہین اور باہر شمار سے ہین اور شمہ چارون فصلون کے فائدون کا یہہ ہے کہ
فصل زمستان یعنے جاڑہ کی فصل مین کہ سرد و تر ہے مادہ وجود اکثر کھیتون اور
طرح طرح کے گھانسون اور پھولون اور میوونکا باطن زمین مین اور درختون کا ساتھہ
آب برف اور باران اور اوس گرمی کے ذریعہ سے کہ جو باطن زمین مین سردی ہوا سے
بہم پہونچتا ہے تربیت پاتا ہے جیسا کہ نطفہ مان کے پیٹ مین ساتھہ خون حیض کے
تربیت پاتا ہے اور بیچ فصل بہار کے کہ گرم و تر ہے اور موسم اعتدال ہوا ہے

مغرب دوسری ہے اور اسی جہت سے رات و دن زیادہ او رکم ہوتے ہین اور
جان تو کہ آخر برج قوس مین دن نو گھنٹہ کا ہوتا ہے اور رات پندرہ گھنٹہ کے ہوتی ہے
اور اول برج جدی سے کہ اول فصل زمستان ہے ہر روز ایک درجہ دن مین بڑھتا ہے
یہانتک کہ آخر برج حوت مین رات اور دن برابر ہو جاتے ہین اور پھر اول برج
حمل مین دن روز بروز زیادہ ہوتا جاتا ہے یہانتک کہ آخر برج جوزا مین کہ آخر فصل
بہار ہے دن پندرہ گھنٹہ کا ہوجاتا ہے اور رات نو گھنٹہ کے اور پھر اول برج سرطان سے
شروع دن کا نقصان کے ساتھ ہونا شروع ہوتا ہے یہانتک کہ آخر برج
سنبلہ مین کہ آخر فصل تابستان ہے رات اور دن پھر برابر ہو جاتے ہین اور پروردگار نے
اپنی حکمت کاملہ سے اکثر شہرون اور آبادیون مین زیادہ پندرہ گھنٹہ سے اور کم
نو گھنٹہ سے نہین قرار دیا ہے تاکہ زیادتی گرمی اور سردی جیسے باعث فساد مزاج
انسان اور حیوانات اور نباتات کا ہوا اور حکمتون اور عجائب خلقت آسمانون سے
یہہ ہے کہ بعضے کواکب بجانب مشرق سیر کرتے ہین اور ایک برج سے دوسرے
برج تک جاتے ہین آسمان ان کواکب کو بجانب مغرب لیجاتا ہے پس ان ستارون کے
دو حرکتین ہین ایک حرکت بجانب مشرق اور ایک حرکت بجانب مغرب مانند حال
اوس چیونٹی کے کہ اوپر چکّے کے پتھر کے بائین طرف جاوے اور چکّے کا پتھر داہنے
جانب حرکت کرے اور اوس چیونٹی کو داہنے جانب لیجاوے اور بہت سے
ستارے ایسے مخلوق ہین کہ اپنے مرکز سے حرکت نہین کرتے ہین اگر پوچھین کہ
بہت سے ستارے کہ ثابت ہین اور اپنے مرکز سے نقل و حرکت نہین کرتے ہین
سبب اسکا کیا ہے تو کہہ کہ اگر سب ستارے حرکت کرتے اور اپنے مرکز سے انتقال
کرتے منازل اور بروج اور کواکب ایک دوسرون سے ممتاز نہوتے اگر
پوچھین کہ اس کا سبب کیا ہے کہ بعضے ستارون سے ہمیشہ رات کو نکلتے ہین مثل

جدی اور فرقدین اور بنات النعش کہہ تو کہ یہ ستارے دلیل اور ہدایت ہین واسطے مسافران
خشکی اور تری کے اور راہ چلنے والے اور طالبان سمت قبلہ کے اگر پوچھین کہ کسواسطے بعضے
ستارون مین سے ہر سال ظاہر نہین ہوتے بلکہ بعضے ستارے کسی سال نمودار ہین اور بعضے
ستارے کسی سال غائب ہو جاتے ہین۔ مثل ثریا و جوزا اور شعرا اور سہیل کے
کہہ تو کہ طلوع ہونا ہر ایک کا ان ستارون سے ایک نشانی اور علامت خاص نفع خیر دینے کو
ہیگی ہر سال ہیں ستارے ظاہر ہو اگر نہ تو نشان اور علامت خاص بعض چیز فلکا نہو نگی اور عجائب صنعت اللہ اور حکمتونسے
صانع حقیقی کی سرعت حرکت آسمانونکی پر حدیث مین وارد ہوا کہ حضرت رسول صلے اللہ علیہ وآلہ نے جبرئیل عہ سے
پوچھا کہ وقت نماز ظہر اب آگیا جبرئیل نے جواب مین عرض کیا کہ نہین کہا اور بلفور ہان پس حضرت
رسول نے فرمایا کہ کسواسطے تمنے پہلے نہین کہا اور بعد اوسکے بلفور کہا ہان جبرئیل نے
عرض کیا کہ اوسوقت سے کہ مین نے کہا نہین اوسوقت تک کہ مین نے کہا ہان۔ آفتاب نے
راہ پانچسو برس تک کی حرکت کی اور وقت نماز ظہر آگیا اور دلیل اوپر سرعت حرکت فلک کے
اسیقدر کافی ہے کہ جرم آفتاب کا تین سو چھیاسٹھ درجہ برابر زمین کے ہے وقت طلوع
کرنے کے جب ایک کونہ آفتاب کا نکلتا ہے تو بعد تھوڑے لحظ کے دوسرا کونہ
آفتاب کا نمودار ہوتا ہے۔ اور یہہ دلیل روشن ہے
اوپر کمال تیزی حرکت فلک کے اور جملہ حکمتون سے آسمانون کے اختلاف حرکت ہے
اسیطرح پایا ہے کہ فلک قمر ایک مہینہ مین اپنا دورہ تمام کرتا ہے اور فلک آفتاب ایک
سال مین اور فلک مشتری بارہ سال مین اور زحل تیس برس مین اپنا اپنا دورہ
تمام کرتا ہے اور جملہ حرکتون سے آسمانون کے اختلاف رنگ کواکب یعنے ستارونکا ہے
رنگ عطارد زردی مائل ہے اور رنگ زہرہ سفیدی مائل ہے اور رنگ مریخ کا سرخی مائل اور مشتری زرد
اور زحل سیاہی مائل ہے پس جو شخص دل کی آنکھ سے عجائب اور غرائب اور نظم و
نسق مین آسمانون کے غور و فکر کرے علم یقین اوسکو ساتھہ وجود پروردگار توانا

در بیان سرعت حرکت آسمانون کے ہے

در بیان اختلاف حرکت افلاک و اختلاف رنگ کواکب

اور سمیع و بصیر و مرید و کارہ کے حاصل ہو وے اِسواسطے کہ یہہ نظم و نسق محال عقل ہے کہ خود بخود بہم پہونچے یا کسی جاہل اور عاجز سے یہہ نظم و نسق ہو سکے **فصل** ثمہ حکمتون سے خلقت زمین کے یہہ ہے کہ پروردگار نے اوسکو نرمی مین مثل پانی کے خلق نہین فرمایا کہ قرار اوسپر ممکن نہووے اور نہ مثل پتھر کے اوسکو سخت بنایا تاکہ کھیتی کرنا اور مکان بنانا اوسپر آسان ہووے اور سفر اور حرکت اوسپر دشوار نہووے او جاڑہ مین بہت سرد اور گرمی مین بہت گرم نہووے اور روے زمین کو مسطح یعنے برابر خلق فرمایا اور جانب شمال کو بلند بمقابل جانب جنوب کے خلق فرمایا ہے تاکہ نہرین اور ندیان اور تالاب جانب شمال سے طرف جانب جنوب کے بآسانی روان ہون مانند کوٹھی کے کہ ایک جانب اوسکا بلند دوسری جانب سے بناتے ہین تاکہ آب باران اوسمین جمع نہو اور ناو دان سے بہ جاوے فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ اگر پوچھین کہ مانندہ پہاڑونکا کہ خداوند عالم نے زمین پر پیدا کیا ہے تو کہہ کہ جملہ فائدون سے پہاڑونکے یہہ ہے کہ اون کے چوٹیون پر برف برسے اور تھوڑی تھوڑی وہ برف پانی ہوکر روے زمین پر پھیلے اور اوس برف کے پانی سے طرح طرح کی گھانسین واسطے انواع واقسام بیماریون کے اور دردون کے اوگین اور غارونمین اور شگافون مین اون پہاڑون کے وحشی جانور پناہ لیوین اور چوٹیون پر اوسکے آدمی قرار لیوین اور دشمنون کے شر سے بچے ہووین اور پتھرون سے اون کے مکان بناوین اور اوسمین طرح طرح کی معادن یعنے کھانین بہم پہونچتی ہین مثل گچ اور آہک یعنے چونہ اور ہرتال اور قلعی یعنے رانگا اور لوہا اور تانبا اور شیشہ اور سونا اور چاندی اور فیروزہ اور یاقوت اور زمرد اور الماس یعنے ہیرا اور مومیائی اور پارہ اور سنگ مقناطیس یعنے سنگ آہن ربا اور گندھک اور نفط یعنے روغن ایک قسم کا وغیرہ وغیرہ طرح طرح کے کھانون سے یا معدنون سے اور ہر معدن ان معادن سے یعنے کھانون سے واسطے آدمیون کے بہت بڑے فائدے رکھتا ہے کہ اوپر اہل بصیرت کے پوشیدہ نہین ہے

فصل ثمہ حکمتون در خلقت زمین کا

اگر کہین کہ سنگ آہن ربا یعنے سنگ مقناطیس کیا فائدہ رکھتا ہے اور سنگ آہن ربا نہوتا
یا نہو تو نقصان اوسکا کیا ہے تو کہہ جملہ فائدون سے اوس کے ایک بہت بڑی دلیل اوپہ
قدرت حضرت پروردگار کے ہے اسواسطے کہ نہایت یہہ ایک عجیب بات ہے ۔ کیلیک پتھر
بلیشور اور بیدست وپا لوہے کو اپنی طرف کھینچتا ہے اور لوہے کو اپنی جگہ سے اوٹھاتا ہے اور دوسرا فائدہ اوسکا
یعنے سنگ مقناطیس کا یہہ ہے کہ اوس سے قطب نما بناتے ہین اور خشکی اور تری مین
اوسکو اپنا ہادی بناتے ہین اور اگر قطب نما نہووے تو کوی سفر دریا نہین کرسکتا
اور عجب حکمت ہے کہ جب لوہے کو ساتھ سنگ آہن ربا کے آب دیوین یعنے پانی دیوین
تو ہمیشہ یہہ لوہا موہنہ طرف قطب کے کرتا ہے اور جملہ فائدون سے قطب نما کے یہہ ہے کہ قبلہ کو
اوس کے ذریعہ سے معلوم کرتے ہین اور دوسرے فائدون سے آہن ربا کے یہہ ہے
کہ جب کوی سوی یا کوی پیکان مثل لوہے کے کانٹے وغیرہ کے کسی کے بدن مین پیوست
ہوگیا ہو اور کسیطرح نہ نکلتا ہو یہہ سنگ آہن ربا اوسکو باہر کھینچ لاتا ہے اور کہا ہے کہ
عورت حاملہ جب اوسکو ہاتھ مین لیوے تو جننا اوسپر آسان ہوتا ہے اور اگر کہین کہ
پارہ کا کیا فائدہ ہے کہہ کہ فائدے اوسکے بہت ہین اور جملہ فائدون سے اوس کے
یہہ ہے کہ اوس کے ذریعہ سے تانبے پر سونا چڑہاتے ہین اور آئینہ کی پیٹھ پر اوسکو
لگاتے ہین یعنے قلعی اوسکے کرتے ہین کہ اگر پارہ نہوتا کسی شیشہ یا اور کسی بلور مین صورت
انسان یا حیوان نہ معلوم ہوتے اور پارہ کی گولیان بناتے ہین اور اوسکے ذریعہ سے
بیماریون کا علاج کرتے ہین فتبارک اللہ احسن الخالقین پس جو شخص کہ
حکمتون مین زمین کے اور جو کچھ کہ اوس مین ہے مشاہدہ کرکے غور و فکر کرے علم و یقین
اوسکو ساتھ وجود پروردگار کے ایسا پروردگار کہ توانا اور سمیع و بصیر و دریکا آتا ہے بہم
پہونچے اور کسیطرح کا اوسکو شک وجود پروردگار مین نرہے **فصل ششم** حکمتون سے اختلاف
شب و روز کے یہہ ہے کہ روشنی مین دن کے انسان اور باقی حیوانات اپنے اپنے مسکن سے

طلب روزی مین باہر جاتے ہین اور ضروریات کو اپنے تحصیل کرتے ہین اور رات کے وقت
کہ وقت سونے اور آرام کا ہے اپنے اپنے مسکنون مین جاکر استراحت کرتے ہین تا قوت
ہاضمہ غالب ہووے اور غذا ہضم ہو جاوے اور بدن مین نفوذ کرے اور اگر ہمیشہ دن
رہتا اہل حرص اسقدر طلب دنیا کرتے کہ بدن اِن کے بیکار ہو جاتے بلکہ ہمیشہ دن رہتا
تو انسان وحیوان شدت سے گرمی کے زندگانی نکر سکتے اور درخت او پھول اور
گھانس اور طرح طرح کے میوے اور کھیتیان حاصل نہوتین اور پروردگار نے اپنے رحمت سے
رات کو کہ وقت آرام کا ہے بجاے مشعل آفتاب چراغ وستارونکا روشن فرمایا ہے
تاکہ دنیا بہت اندھیری نہو جاوے اور اگر کوئی شخص چاہے کہ رات کو ایک مقام سے دوسرے
مقام کو جاوے کوی اذیت نہ اوٹھاوے اور راہ بھول نہ جاوے اور پروردگار
عالم اپنے رحمت وسیعہ وکاملہ سے کبھی چراغ کو چاند کے کہ روشنی اوس کے آفتاب سے
کم ہے اور ستارون سے زیادہ ہے روشن فرماتا ہے تا آدمی رات کے وقت کمال ذوق
وشوق سے ضرورسفر کرین اور بعضے ضروری کامون کو کہ کرنا اونکا رات کو زیادہ آسان ہے
مثل زمین جوتنے کے اور گوڑنے کے اور غیر اوسکے محنت کرسکین اور ہمیشہ چاند کی روشنی
کو پُرنور نہین فرمایا ہے کہ تا لوگ رات کے وقت کام کرنے کے عادی نہو جاوین اور خواب
اور استراحت کہ ضروری بدن او صحت ہے ترک نہ کرین اور یہہ کہ رطوبت انسان و غیر
انسان مین روشنی ماہ سے زیادہ نہووے اور سبب فساد مزاج نہووے اسواسطے کہ
تجربہ سے ثابت ہے کہ روشنی چاند کی سبب زیادتی رطوبات کا عالم مین ہے اور اول ماہ سے نصف ماہ تک
روز بروز رطوبت عالم مین زیادہ ہوتی جاتی ہے اور نیمہ ماہ سے آخر ماہ تک روز بروز رطوبت کم ہوتی جاتی ہے اگر ہمیشہ روشنی رہتی
رطوبات عالم مین حد اعتدال سے زیادہ ہو جاتی فَتَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ
اور فائدون سے رات کے یہہ ہے کہ بعد استراحت کے بغیر آرام کرنے کے بیچ نیمہ آخر شب کے
بجمعیت خاطر عبادت پروردگار مین مشغول ہووین اور ساتھہ صیقل فکر موت کے زنگ دل کو

بیان فائدہ دونکا رات خلقت شب

کہ شغلون سے دنیا کے بہم پہونچا سے چھوڑا دین اور دوسرے رات کی فائدون سے یہ ہے
کہ تاریکی سے رات کے لوگ تاریکی قبر کا خیال و غور کرین اور واسطے دفع کرنے اوس ظلمت
پُر وحشت قبر کے فکر ایک ایسے چراغ کے کرین کہ وہ عمل نیک یعنی عبادت پروردگار
بے ہمتا ہے اور دوسرے فائدون سے رات کے یہہ ہے کہ جب لوگ خواب مین
جاوین یعنی سووین اور سوکر جاگین خیال و فکر موت اور حشر و نشر کرین اسواسطے کہ
سوجانا بمنزلہ مرنیکے ہے اور جاگنا بمنزلہ زندہ ہونے کے ہے جیسا کہ روز قیامت مین جسکا
درجہ کہ زیادہ بلند ہے اور خدا سے زیادہ نزدیک ہے بہ نسبت اور لوگون کے پہلے
زندہ ہوگا اور اسیطرح رات کو جو شخص کہ خدا سے زیادہ نزدیک ہے بہ نسبت اور لوگون کے پہلے بیدار ہوتا ہے اور
فائدونسے رات کے یہہ ہے کہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ لوگ پوشیدہ کامونکی رکھتے ہین کہ دنمین اونکا مونکا نکلنا ممکن
نہین ہوسکتا مثل بھاگنا دشمنونسے اور چھپانا مالونکا چورونسے رات کی تاریکی مین ان کامون کو کرتے ہین
ہین پس جس شخص کو کہ تھوڑی سی بھی عقل اور سمجھ ہوگی اور اختلاف مین راتون اور دنون کے
فکر کریگا اوسکو وجود پروردگار دانا اور توانا اور سمیع و بصیر فرید کا اوسکے کوئی شک
باقی نرہیگا **فصل** شمہ حکمتون اور عجائبات کشتیون سے کہ برروے دریا روان ہوتے ہین
اور شمال سے جنوب کو اور جنوب سے شمال کو جاتے ہین اور یہہ کہ پروردگار نے اپنی قدرت
کاملہ سے جملہ اسباب کشتی کو لکڑی اور لوہے وغیرہ سے مہیا فرمایا ہے اور انسان کو کشتی کا
بنانا اور کشتی کا چلانا تعلیم فرمایا ہے اور دریا اور ہوا کو خلق فرمایا ہے اور ہوا کو حکم
فرمایا کہ کشتی کو دریا مین چلاوے اور تھوڑی مدت مین طے کرے تا سوداگر لوگ
مالون کو اپنے شمال سے جنوب کو اور جنوب سے شمال کو لیجاوین پس اگر دریا اور کشتی اور
ہوا نہوتی تو مال و متاع جو جنوب سے شمال کو اور شمال سے جنوب کو لیجاتے ہین
بہت گران ہوتا فتبارک اللہ احسن الخالقین اگر پوچھین کہ دریا اور جو کچھہ کہ دریا مین ہے
کیا فائدہ ہے کہو تو کہ فائدے اوس کے بہت ہین ازانجملہ جو کہ دریا مین انواع عجائبات

بیان حکمتون اور فائدہ کشتی چلانے کی

بیان منفعت دریا

ہین دلیل ہے اوپر قدرت کاملۂ پروردگار کے اور فائدہ دوسرا اوسکا یہہ ہے کہ دریا
معدن یعنے کان مرقارید و مرجان یعنے مونگا اور عنبر ہے اور فائدے اوسکے واسطے
لوگون کے ظاہر ہین اور فائدے دوسرے یہہ ہین کہ ساحل یعنے مانجھے پر اوس دریاکے
گہانسین اور درختان خوشبودار منفعت مثل عود یعنے اگر کی لکڑی وغیرہ کے بہم پہونچتے ہین۔
اگر تو پوچھین کہ پروردگار نے کیون آب دریا کو کھاری پیدا فرمایا ہے تو کہہ کہ اگر دریا کا پانی
شور یعنی کھاری نہوتا تو عفونت بہم پہونچاتا اور باعث طاعون اور سخت بیماری کا سبب ہوتا
فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ پس جو شخص کہ حکمتون مین اور عجائب کشتی رانی
اور دریا کے فکرواندیشہ کرے بیچ وجود پروردگار دانا اور توانا سمیع اور بصیر فرید کارکے
اوسکو کوئی شک اور شبہ باقی نرہے فصل شمۂ حکمتون سے پانی کے کہ پروردگار واسطے
مصلحت اپنے بندون کے اوسکو آسمان سے نازل فرماتا ہے اور زمین مردہ کو اوس سے زندہ
کرتا ہے اور چونکہ پانی مادہ حیات انسان اور حیوان اور زمین ہے اور آدمی کہانے اور پینے
اور کپڑا دہونے اور بدن اور وضو اور غسل کیواسطے اوسکیطرف کمال احتیاج رکھتا ہے
اسیواسطے پروردگار نے اپنی رحمت وسیعہ سے اوسکو بہت زیادہ خلق فرمایا ہے تاکہ
ہر شخص اور ہر چیز اوس سے فائدہ مند ہوسکے اور عجیب حکمتون سے پانیون کے یہہ ہے
کہ اکثر پانیون کو ایک رنگ اور ایک مزہ اور ایک خاصیت خلق فرمایا ہے جب درخت اوسکو
پیتے ہین اور سیراب ہوجاتے ہین اور انواع میوون اور پھولون سے باردار ہوجاتے ہین
اور ہر درخت کو اوس زمین سے ایک خاص مزہ اور خاص بو اور خاص رنگ اور ایک خاص خاصیت
عنایت فرمائی ہے فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ اور دوسری حکمتون سے
پانی کے وجود انواع درختونکا ہے اور شمۂ عجیب حکمتون سے درختون کے یہہ ہے کہ جیسا کہ
خیمہ کو زمین پر نصب کرتے ہین پروردگار نے درختون کو ساتہہ طناب ریشون کے اسطرح
زمین پر نصب فرمایا ہے کہ اگر ریشۂ درخت ہر جانب کھنچا نہ جاوے تو درخت زمین پر مستحکم

شمۂ حکمتون سے خلق کہ جو خدا نے اوسکو نازل فرمایا ہے

نرہیگا اور ایک تھوڑے صدمہ ہوا سے گر جائیگا اور حکمتون سے خلقت درختون کے پتیان
درختون کی ہین کہ پروردگار نے اوسمین بہت رگین خلق فرمای ہین بعضے رگین اون پتونکی
بڑی اور بعضی چھوٹی مانند بدن انسان کے ہین تاکہ غذا بذریعہ ان رگون کے سب جگہ اور
سب حصون مین ان پتیون کی پہونچے۔ اگر پوچھین کہ فائدہ پتے کا کیا ہے پروردگار نے
اوسکو کس فائدہ کیواسطے پیدا کیا ہے تو کہہ کہ فائدہ پتیونکا یہہ ہے کہ میوے کو ڈھانپے اور
نہ چھوڑے کہ آفتاب اوس میوے کو جلا دیوے اور سرما اوسکو ضایع کردیوے
اور ہوا اوسکو پژمردہ اور بیجان کردیوے اور پروردگار نے اپنی حکمت کاملہ سے پتیونکو
ایسا گھن اور ایسا زیادہ بھی درختون مین خلق نہین فرمایا ہے کہ میوون کو ایک بار ڈہانپ
لیوین کہ کبھی ہوا اون پر نہ چلے اور میوہ متعفن ہوجاے اور یا کبھی آفتاب اوسپر نہ پڑے
اور حرارت اپنی نہ ڈالے تا خام و ناپختہ رہے فَتَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ
نقل ہے کہ ایک درخت کے نیچے ایک شخص سو رہا تہا اور درخت کو دیکھ رہا تہا کہ اسی اثنا میں
ایک پتی اوس درخت سے اوس کے منہ پر گری پس اوس پتی کو اوس نے اوٹھالیا اور اوسکو
بار بار دیکھتا تھا اور اوس کے زبان پر یہہ کلمہ جاری تہا کہ مَنْ ذَا الَّذِيْ أَنْبَتَ
الْوَرَقَ عَلَى الشَّجَرِ یعنی کون ہے وہ شخص کہ جس نے پتی کو اوپر درخت کے اوگایا ہے
ناگاہ ایک پتی درخت سے اور گری اوس پر یہہ کلمہ لکہا ہوا تہا کہ هُوَ الَّذِيْ شَقَّ
عَلَى الْوَجْهِ الْبَصَرَ یعنے اوگانے والا پتی کا درخت مین وہی شخص ہے کہ جس نے آنکھ کو
اوپر موہنہ کے قرار دیا ہے اور چونکہ درخت محتاج غذا ہے اور موہنہ نہین رکھتا کہ غذا
کہاوے کرے ریشون سے پانی اور لعاب خاک کو چوستا ہے جیسا کہ لڑکا ماں کے پیٹ مین
ناف کے راہ سے خون حیض کو کھینچتا ہے اور حکمتون سے درختون کے یہہ ہے کہ بڑے
درخت چھوٹے درختون کے جڑ سے اوگتے ہین جیسا کہ لڑکے ماؤن سے متولد ہوتے ہین
اسواسطے کہ اگر بڑے درختون کو کوی آفت پہونچے یا کسی مصلحت کیواسطے کاٹے جاوین

عجیب ... شہنی ... ت

... ووسری حکمتون ... درختون ... سے درختون

تو چھوٹے درخت رہ جاوین اور نسل درختون کی منقطع نہووے اور دوسری
حکمتون سے درختون کے یہہ ہے کہ طرح طرح کے میؤن سے بارور ہووین اور ہر میوہ کو
ایک رنگ اور ایک بو اور ایک مزا اور ایک خاصیت خاص دوسری عطا ہے اور
پروردگار نے اپنی حکمت کاملہ سے گٹھریان میؤون مین خلق فرمای ہین کہ تا میؤون کو نگاہ
رکھین اور نہ چھوڑین کہ ضایع ہوجاوین اور فائدہ دوسرا یہہ ہے کہ جب زمین مین دفن
کرین سبز ہو جاوے اور درخت کامل ہوجاوے اور فائدہ دوسرا یہہ ہے کہ مغز
اوسکے تیل طیار کرتے ہین اور بیماریون اور مرضون مین یہہ تیل کام مین لاتے ہین اور
دوسری حکمتون سے بعض درختون کے یہہ ہے کہ پروردگار نے بعض میؤون کو اون
درختون کے مثل خربزہ اور تربز ایسا بڑا انہین خلق فرمایا کہ گرجانیسے زمین پر وہ شکستہ
اور ضایع نہو جاوین اور خود درخت بھی بوجہ سے ان میؤن کی نہ ٹوٹ جاوین اور
اگر اتفاقاً کسیکے سر پر یہہ میوے گرین تو اوسکے سرکو شکستہ نکرین اور اوسکو ہلاک
نکرین اور از روے حکمت کاملہ کے کدو اور خربزہ اور تربز کے پیڑ کو اس عنوان سے
خلق فرمایا ہے کہ روے زمین پر لطور بیل کے پھیلے اور اونکا پھل آغوش زمین مین پرورش
پاوے تبارک اللہ احسن الخالقین اور جان تو کہ جملہ درختان پر منفعت
سے انار ہے اور پروردگار نے دانہاے انار کو مانند یاقوت کے پیدا کیا ہے
جسم لطیف اور ملائم مین کہ وہ مثل ایک چربی ملائم کے ہے ہر دانہ انار کو اوسمین بٹھایا ہے
جیسا کہ یاقوت کو چاندی کے تہیوے مین بٹھاتے ہین اور چونکہ دانے ساتھہ غذا کے
محتاج ہین لہذا پروردگار نے اوس انار مین اپنی حکمتون کے ذریعہ سے ایک
رگ مانند تاگے کھپدا ئی ہے کہ ایک سرا اوسکا متصل ہے ساتھہ تہہ دانہ انار سے
اور دوسرا سرا اوس رگ کا متصل ہے ساتھہ اوس چربی ملائم کے کہ ہر دانہ انار کو
اوس مغز چربی ملائم مین مثل یاقوت کے بٹھلایا ہے اور اوس تاگے کے راہ سے

کمی اناج کی اس مرتبہ نہین پہونچای کہ اناج تخم تک کو باقی نرہے اور حکمتون سے پروردگار
یہہ ہے کہ واسطے بعض دانون کے غلاف پیدا کیا ہے کہ آفتون سے محفوظ رہے مثل باقلا
اور مسور اور چنا وغیرہ کے جیسا کہ رحم مادر مین واسطے لڑکے کے مشیمہ کو پیدا کیا ہے
کہ تا لڑکے کو کوی آفت نہ پہونچے اور واسطے گیہون اور جو کے اوپر اوس کے ایک پوست
سخت کو پیدا کیا ہے کہ احتیاج غلاف کی نہین رکھتا ہے اور سر ہاے گندم اور جو کو
مانند سنان نیزہ کے نوکدار خلق فرمایا ہے تاکہ جانور اوسکو زیادہ تلف نکرین اور اگرچہ ہمین
کہ اسپر بھی ہم دیکھتے ہین جانورون کو کہ زراعت کو ضایع کرتے ہین کہہ تو کہ
جانورون کو بھی کھیتون مین ایک اپنا نصیب یعنے حصہ ہے اور مطلب محافظت سے
یہہ ہے کہ جانوران بزبان زیادہ اپنے نصیب سے تلف نہین کرتے تَبَارَكَ اللّٰهُ
اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ پس جو شخص کہ فکر حکمتون مین خلقت آب کی اور جو کچھ
کہ پانی سے حاصل ہوتا ہے از قسم درخت و پھول و گھانس و کھیتی وغیرہ کے اوسکو
علم جزم ساتھہ وجود پروردگار علیم مدبر حکیم قادر کے ہوتا ہے **فصل** تتمہ حکمتون سے
خلق حیوانات اور عجائب مین اون کے جو کہ حیوانات کوی تدبیر اور عقل نہین رکھتے کہ
متوجہ صنعتون کی طرف ہوسکین اور کتابت کرسکین اسواسطے پروردگار نے انکو ہتھیلی
اور انگلیان مثل انسان کے نہین عطا فرمائین اور چونکہ قادر کپڑا بننے اور کفش
دوزی کے نہی جو کہ سینے پر نہین ہین لہذا اونکو ایسی پوشش عطا کی ہے کہ وہ ہرگز پرانی
نہین ہوتی اور بعضے جانورونکو پشم عنایت فرماے اور بعضون کو بال اور بعضونکو
پوشش پر کی عنایت فرمای ہے اور انکو ایسے کفش پنہاے کہ ہرگز پرانے نہونگے
اور حکمتون کاملہ سے اوس کے یہہ ہے کہ چونکہ حیوانات کی انگلیان نہین ہین کہ
اون سے کھا پی سکین اسواسطے پروردگار نے اونکو دراز او رکشیدہ قامت
خلق فرمایا ہے ۔ اور موہنون کو اون کے نیچے کے حصہ مین ایسا

۵ یعنے وہ جھلی کہ جس مین ... رحم مادر مین رہتا ہے

... حکمتون مین خلق ... ات کے

کُھلا ہوا اور چوڑا خلق فرمایا ہے اور گردنون کو اون کے ایسا لمبا خلق کیا ہے کہ آسانی سے کھا پی سکین اور چونکہ ہاتھی کی گردن نہین ہے اسواسطے پروردگار نے اوسکو سونڈ عطا فرمائی ہے تبارک اللہ احسن الخالقین اور پروردگار نے حیوانات کو دو قسم پر پیدا کیا ہے بعضے گوشت کھاتے ہین اور بعضے گھانس کھاتے ہین اور ہر قسم کے جانور کو اسباب اور آلات مناسب عطا فرمائے ہین جانوران گوشت خوار کو ایسی چونچین اور ایسے پنجے عطا فرمائے ہین کہ اون سے شکار کرین اور گوشت کھائین اور غیر درندون کو ایسے دانت تیز اور چوڑے چوڑے مونہہ اور پنجہ مناسب شکار کی گرفت کرنیکے اور گوشت کھانے کے عطا فرمائے ہین اور اون حیوانات کو جو گھانس کھاتے ہین پروردگار نے بعضون کو اون میں سے اسواسطے پیدا کیا ہے کہ آدمی اونکے گوشت اور دودھ اور گھی اور پنیر سے منتفع ہون اور بال اور پشم سے اون کے کپڑا بنین اور جنگل کے رہنے والے آدمی اپنے واسطے خیمہ طیار کرین اور بعضون کو واسطے سواری اور بار کھینچنے اور زمین جوتنے کیواسطے پیدا کیا ہے اور پروردگار نے ان جانورون کو اپنے حکمت کاملہ سے ایسا پیدا کیا ہے کہ چار ہاتھ اور پیرونسے راہ چلین مانند کرسی کے تا ان کے سر پر سوار ہو سکین اور بوجھ لاد سکین اور اگر ایسے نہوتے قابلیت سواری اور بار کھینچنے کے ہرگز نرکھتے اور حکمت کاملہ سے پشتون کو ان کے ایسا برابر اور ہموار پیدا کیا ہے کہ زین و پالان کو اون کے پیٹھ پر مضبوط و محکم باندھ سکین اور آسانی سے اوپر سوار ہو سکین اور حکمت کاملہ سے اوسکے یہہ ہے کہ حیوان کو دُم عطا فرمائی ہے اور اوس دم مین بہت فائدے ہین اور جملہ فائدون سے دُم کے یہہ ہے کہ حیوان مچھر اور مکھی کو بذریعہ اوس دم کے ہنکا وے اور دُبر اور فرج کو اپنے ڈھانپے اور بوقت محنت بوجھ لیجانے کے واسطے تسلی اور ڈھارس اپنے کے اوسی دم کو ہلاتا جاوے اور جب دلدل مین پھنس جاوے اور حیوان نہ نکل سکے تو اوسے دُم کو پکڑتے ہین

کھیچین آب نزول کو دفع کرتا ہے اور اگر سنگدان مرغ کیسکو دوین کہ پیشاب بچھونے پر
کرتا ہو اوسسے یہہ بیماری دفعہ ہو جاتی ہے فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَا
لِقِیْنَ اور حکمتون سے پروردگار کی یہہ ہے کہ جس مرغ کی ساق پا بلند خلق فرمائی ہے
منقار یعنے چونچ بھی اوسکو لمبے عطا فرمائی ہے کہ تا زمین سے اپنی روزی کو چین سکے فَتَبَا
رَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ اور عجائب اڑنے والے جانورون مین سے
نعاب ہے اور یہہ کہتے ہین کہ نعاب بچہ غراب ہے اور نقل ہے کہ حضرت داود علیہ
السلام مناجات مین عرض کرتے تھے کہ یَا رَازِقَ النَّعَابِ فِیْ عُشِّهٖ یعنے
اے روزی دینے والے بچہ زاغ یعنے غراب کے آشیانہ مین اوس کے نقل ہے کہ بچہ
غراب جب انڈے سے باہر آتا ہے سفید رنگ ہوتا ہے اور جب غراب بچون کو
اپنے سفید رنگ دیکھتا ہے اور ان بچونکو اپنے رنگ پر نہین دیکھتا نفرت اپنے بچون سے
آپ کرتا ہے اور آشیانہ مین نہین آتا ہے اور بچون کے واسطے روزی نہین لاتا ہے
پس حق تعالے اپنی رحمت بیشمار سے انکو الہام فرماتا ہے کہ اپنے موہنہ کو یہہ بچے کھولین
اور مچھر کو حکم فرماتا ہے کہ موہنہ مین ان بچون کے جا دے اور اپنے تئین روزی ان بچونکی
کرے، چند روز تک احوال ان بچونکا اسیطرح رہتا ہے یہانتک کہ غراب آتا ہے اور
دیکھتا ہے کہ بچون نے اب رنگ نکالا ہے اور سیاہ ہوگئے ہین پس غراب مقام شفقت مین
آتا ہے اور غذا انکے واسطے لاتا ہے اور عجائب جانوران پرندہ سے خطاف
کہ فارسی مین اوسکو پرستوک یعنے ابابیل کہتے ہین اور کہا ہے کہ جب کچھ لوگ چاہین کہ
تحقیق مُہرہ یرقان کرین۔ ابابیل کے بچون کو رنگ زعفران سے رنگ کرتے ہین جب
ابابیل اپنے آشیانہ مین آتی ہے اور اپنے بچون کو زرد رنگ دیکھتے ہی گمان کرتی ہے کہ
بچون کو مرض یرقان ہوگیا ہے پس جاتی ہے اور مُہرہ یرقان معدن سے مُہرہ کے لاتی ہے
کہ بچونکا اپنے اوس مُہرہ یرقان سے معالجہ کرے پس لوگ جاتے ہین اور اوس مُہرہ یرقان کو

اور عجائب اڑنے والے جانورون سے نعاب ہے یعنے زاغ کو بچہ غراب اور اوس کے کہتے ہین اور اوس کے حکمتون کا بیان ہوتا ہے

اور اڑنے والے جانورون سے ایک ابابیل ہے اور اوسکے خلقت کی حکمتین

آشیانہ ابابیل سے بذریعہ اس حیلہ کے لاتے ہین اور اسطرح نقل ہے کہ درمیان ابابیل اور
خفاش یعنے چمگادر کے عداوت ہے یہی وجہ ہے کہ ابابیل اپنے آشیانہ مین کرفس یعنے
اجمود کو اکثر رکھتی ہے تا خفاش جب بو ے کرفس کو سونگتی ہے تو نکو ابابیل کے اذیت
نہین پہونچاتے فتبارک اللہ احسن الخالقین اور عجائب مرغون ایک
مرغ ہے کہ ہمیشہ دریا مین رہتا ہے اور زمین مین یعنی خشکی مین مسکن اپنا نہین کرتا لیکن
دوستو نسے کہ اکثر دریا پر بیٹھے ہین اور اون کے قول پر کمال اعتبار رکھتا او نھون نے
کہا کہ کشتیبانونسے پوچھا مینے کہ یہہ مرغ کہ ہمیشہ دریا مین رہتا ہے اور زمین کو اپنا
مسکن نہین کرتا کیونکر انڈے دیتا ہے اور کیونکر بچے نکالتا ہے جواب مین اون
کشتیبانون نے کہا کہ مادہ نر کی پیٹھ پر بیٹھتی ہے اور انڈے دیتی ہے اور اتنی مدت
انڈون پر بیٹھتی ہے کہ بچے انڈونسے نکلکر پھر پانی مین ڈوب جاتے ہین فتبارک
اللہ احسن الخالقین اور عجائب حیوانات پرندہ سے خفاس یعنی چمگادڑ
ہے اور وہ بھی مشابہت ساتھہ مرغ کے رکھتی ہے اور ساتھہ چہارپا کے لیکن
مشابہت اوسکی ساتھہ چہارپا کے زیادہ ہے اسواسطے کہ وہ کان رکھتی ہے مانند کان
چہارپا کے اور دانت اور بال بھی رکھتی ہے اور بطریق چہارپا کے راہ چلتی ہے اور
حاملہ بھی ہوتی ہے اور جنتی ہے اور دودھ دیتی ہے اگر پوچھین کہ غذا اوسکی کیا ہی
کہہ تو کہ مکھیان اور مثل اوسکے اور بعضونے کہا ہے کہ غذا اوسکی ہوا ہے یہہ قول غلط
ہے۔ اسواسطے کہ ہوا سے فضلہ اور شیر نہین بہم پہونچسکتا اور اگر اوس کے غذا
واقعی ہوا ہوتی تو پروردگار اوسکو دانت نہ دیتا اور عجائب جانوران [illegible]
شہد کی مکھی ہے کہ عربی مین اوسے [illegible] کہتے ہین اور جان تو کہ ہر گروہ مین نحل کے
ایک امیر ہے کہ جس طرف وہ امیر جاتا ہے سب مکھیان اوس کے پیچھے جاتی ہین اور
امیری ان کے میراث مین چلی آتی ہے اور امیرزادہ انکا جاہیئے کہ امیر ہو اگر پوچھین

عجائب جانوران ابی کہ ہمیشہ وہ دریا رہتا اسکو مسکن نہین بنانا۔ اور اوسکا بیان

اور عجائب جانوران پرند خفاش یعنے چمگادڑ اور بیان بعض کا اوسکے

اور عجائب جانوران ... شہد کی مکھی ... بیان ... خلقت ... اون میں اوسکے

کہ کسواسطے درمیان سب جانوران مگس شہد کی پروردگار نے تعین امیر کا کیا ہے
کہہ تو کہ مطلب وجود سے شہد کی مکھی کے موم ہے اور شہد ہے پس اگر ان
مکھیون مین کوی امیر نہو تو یہہ سب پراگندہ اور پریشان مانند لشکر بے سردار کے
ہو جاینگے اور کوی شہد اور موم سے ان کے فایدہ نہ اوٹھا سکیگا اور حکمتوں سے
پروردگار نحل کے یہہ ہے کہان شہد کے مکھیونکو الہام عطا فرمایا ہے کہ موم کو طیار
کرین اس طریقہ سے کہ کوی اوسپر مطلع کبھی نہو وے اور موم سے گھرون کو بناوین
اگر پوچھین کہ گھرون کو کسواسطے موم سے یہہ مکھیان بناتے ہین کہہ تو کہ اگر گھرون کو
سواے موم کے بناوین شہد کے مکھیان ضایع کردینگے اور باسانی شہد حاصل
نہوگا اور موم کی بہت سی منفعتین ہین ازانجملہ یہہ ہے کہ اوس موم سے شمعہاے مومی طیار
کرتے ہین اور محلون مین امام بارٹون مین اون شمعون کو روشن کرتی ہین
اور اوس موم سے موم جامہ طیار کرتے ہین اور اکثر مرہمون مین داخل کرتے ہین
اور حکمت پروردگار سے یہہ ہے کہ سب خانون کو یعنے گھرونکو چھتے مین مکھیان مسدس یعنے
شش پہلو بناتے ہین کہ مہندس لوگ یعنے علم ہندسہ جاننے والے بنانے سے اسیم
مسدس شکل کی عمارت کے ابتک کمال عاجز ہین اور بمقابلہ اور شکلون کے شکل مسدس
اختیار کیا ہے اسواسطے کہ یہہ شکل مسدس بعد شکل مدور کے فراخ ترین شکلونکی ہے
اور جب یہہ مکھیان بچون کو اپنے اوس شکل مسدس مین رکھتے ہین کوی گوشہ اوسکا
بیکار نہین رہتا بخلاف شکل مثلث و مربع کے کہ گوشے اوسکے اکثر خالی رہتے ہین اور اگر
شکل مسدس نہو تو خانین باہم متصل ہرگز نہو وین بلکہ درمیان خانون کے اکثر
درزین اور سوراخ و رخنے باقی رہ جاتے بخلاف شکل مسدس کے اور بعد اوس کے
کہ گھرونکو طیار کرچکین بالہام الہی مونہہ طرف پہاڑ اور جنگل اور باغات کے کرتے ہین
اور طرح طرح کے پھولون سے اور خوشبو دار گھانس سے تناول کرتے ہین اور اپنے گھرونکو

واپس ہوکر اپنے پیٹون سے شہد خالص کو باہر لاتے ہین۔ یہان تک کہ رفتہ رفتہ اپنے گھرون کو شہد سے بھرتے ہین اور ہر شہد بھرے ہوے گھر کو ساتھ ایک پوشش نازک کے ڈہانپتے ہین تا ہوا اوسمین اپنا کام نکرسکے اور کسی قسم کا غبار اور گرد اوس مین داخل نہو اور عجائب نحل سے یہہ ہے کہ سبکے پہلے شہد بنانے کے چھتے کے چہت کو کسی خوشبودار تیرہ رنگ یعنے سیاہ رنگ چیز سے بھرتے ہین یعنے ڈہانپتے ہین تاکہ کوی اون کے احوال پر مطلع ہرگز نہو اور بعد اوسکے شروع شہد بنانے مین کرتے ہین نقل ہے ایک بزرگ حاکم نے چاہا کہ اسکے علم دریافت کرے کہ شہد کی مکھی کسطرح اپنے چھتے مین شہد بناتے ہین اوس بزرگ حاکم نے حکم دیا کہ ایک خم بزرگ مثل چھتے کے شیشے سے طیار کیا جاوے کہ ظاہر و باطن اوسکا یکسان ہو اور شہد کی مکھی کو اوس شیشہ بلور کے خم مین رکھا اور چاہا کہ باہر سے شیشہ کے دیکھین کہ کیونکر مکھی شہد بناتے ہین دیکھیو نے پہلے شہد بنانے سے اوس شیشہ کے خم کو بالہام الہی ڈہانپا اور تاریک کیا اونچا ہا کہ کوی اس راز پر اون کے مطلع ہوئے اور حکمتون سے نحل کے یہہ ہے کہ کبھی چھتے مین کوی مکھی فضلہ نہین کرتی کہ مبادا عسل آلودہ اور ضائع ہوجاوے اور حکمتون سے نحل کے یہہ ہے کہ فصل جاڑے مین کہ فصل شہد بنانے کی نہین ہے ساکن اور خاموش ہین اور تھوڑی شہد پر کہ واسطے اون کے چھوڑا گیا ہے اوسی کم حصہ پر قناعت کرتے ہین اور ایک سال مین دو بار شہد بناتے ہین فصل بہار اور خزان مین اور روزی انکی گرمی کی فصل مین اوس شہد سے ہے جو فصل بہار مین پیدا ہوتا ہے اور جاڑے مین اوس شہد سے جو فصل پائیز یعنے فصل خزان مین پیدا ہوتا ہے اور عجائب نحل سے یہہ ہے کہ گھر اپنے بادشاہ کا آپ بناتے ہین اور جب بچہ نر مکھیان چھوٹی ہین اور وہ کام پرکاری کا چھتے کے بنانے کا یعنے خانہاے مسدس کا چھتے مین نہین ہوسکتا مادہ مکھیان اون کے واسطے گھر بناتے ہین اور جب گھر کو بناچکتے ہین

نقل لطیف ایک بزرگ ... نے چاہا ... مکھی کیونکر اپنے چھتے ... شیشہ ... طیار کرکے ... مکھی کو رکھا لیکن ... بالہام الہی اون ... ڈہانپا اور تاریک ... احوال ... مطلع ہونے نہ پایا

دیتے ہین اور انڈون پر اس مدت تک بیٹھتی ہین کہ انڈون سے بچے نکل آوین اور
وہ کیڑے یعنے بچے رفتہ رفتہ پردار ہو جاتے ہین اور اڑنے لگتے ہین ساور حکمتونسے
مکھی کے یہہ ہے کہ بعضی مکھیان گھرون مین شہد بناتی ہین اور بعضی مکھیان بچونکو
پرورش کرتی ہین اور عجائب نحل سے یہہ ہے کہ جب امیر سے ان کے کوئی فساد
ظاہر ہوتا ہے اوس کے تئین قتل کر ڈالتے ہین یا معزول کر دیتے ہین اور دوسرے
عجائب نحل سے یہہ ہے کہ اکثر قتل و قمع باہر چھتے کے کرتے ہین اور خصوصیات امیر نحل سے
یہہ ہے کہ ڈنک نہین رکھتا کہ کسیکو اوس سے کاٹے اور دوسرے خصوصیات امیر سے
یہہ ہے کہ چھتے سے باہر نہین آتا ہے مگر جب باہر آتا ہے تو سب لشکر کے ساتھہ
باہر آتا ہے اور جب امیر نحل اڑنے سے عاجز ہوتا ہے اوسکو یہہ مکھیان اپنی
پیٹھہ پر اوٹھا لیتی ہین۔ اور عجائب نحل سے یہہ ہے کہ مکھیان جسقدر کہ چھتے مین
ہین حکم سے اپنے امیر کے کسی کار مین مشغول ہوتے ہین بدین تفصیل کہ بعضے
مکھیان شہد بناتے ہین اور بعضے خانون کو بناتی ہین اور بعضی موم بناتی ہین اور بعضی پانی کھینچتی ہین
اور عجائب خصوصیات نحل سے یہہ ہے کہ کوئی دربان کو چھتے مین مکھیان مقرر
کرتے ہین اسواسطے کہ جو کوئی مکھی کسی نجاست پر اگر بیٹھہ جاوے اوسکو یہہ دربان
قتل کر ڈالے اور وہ دربان اوس مکھی کو نہ چھوڑے کہ وہ داخل چھتے مین ہووے
اور عجائب نحل سے یہہ ہے کہ جب امیر ان مکھیون کا کسی سبب سے ہلاک ہو جاتا ہے
تو تمام مکھیان ہلاک ہو جاتی ہین اسواسطے کہ نہ پھر گھر بناتے ہین اور نہ پھر شہد
طیار کرتے ہین فتبارک اللہ احسن الخالقین پس جو کہ فکر یعے
نظم و نسق یعنے عقد و بست امر مین ضعیف شہد کی مکھی کے کرے اوسکو علم جزم
ساتھہ وجود پروردگار عظیم کے اور اوس کے قدرت اور دانائی مین اوس کو
بہم پہونچے۔ نقل ہے کہ ایک عارف سے پوچھا کہ دلیل اوپر ہستی صانع مدبر کے کیا ہے

عارف نے کہا کہ شہد کی مکھی کو مین نے دیکھا کہ ایک طرف اوسکے ڈنک ہے
اور ایک جانب اوس کے شہد ہے جانا مین نے کہ ایک خالق ہے کہ یہ عالم جسکا
اور قہر مین اوس کے ہے اور دوسرے عجائب حیوانات سے ریشم کا کیڑہ ہے
جان تو کہ ریشم کے کیڑے کا انڈہ مثل انجیر کے بیج کے ہے ایک مقدار اوس کے
انڈون کے تھیلیون مین کرتے ہین اور بغل کے نیچے اوسکو اس مدت تک رکھتے
ہین تا گرمی سے بدن کے انڈون سے کیڑے پیدا ہو جاوین اور حرکت مین آوین
پس کیڑون کو پاک وصاف مقام مین رکھتے ہین اور شہتوت کی پتی ان کی غذا کے
واسطے مہیا کرتے ہین یہانتک کہ رفتہ رفتہ وہ کیڑے بڑے ہو جاتے ہین اور
جب حد کمال کو پہونچتے ہین سو جاتے ہین اور تین چار روز تک خواب مین رہتے ہین
جب جاگتے ہین پھر شروع شہتوت کی پتی کے کھانے مین کرتے ہین عرصہ
چالیس روز مین چار خواب یعنے چار نیند لیتے ہین اور جب چوتھے خواب یعنے نیند
سے جاگتے ہین شروع ابریشم گری مین یعنے ابریشم بنانے مین کرتے ہین
اور لعاب کو اپنے موہنہ کے کہ وہی ابریشم ہے اپنے اوپر مضبوط و محکم لپیٹتے جاتے
ہین اور خود درمیان پیلیون کے رہتے ہین اور جب پیلین بھی تمام ہو جاتی ہین تو تھوڑے کو
اون سے آفتاب مین رکھتے ہین تا کیڑے اوسمین مر جاوین اور ابریشم کو پیلیون
او بعض کیڑون کے اون پیلیون سے محل خنک مین واسطے انڈے لینے کے نگہداری
کرتے ہین اور بعد چند روز کے بامر حقتعالے صورت کرمی کو اونہین پیلیون مین
چھوڑ کر بشکل پروانہ یعنے دو پر اور چھہ پیر پیلیون کو سوراخ کر کے نر و مادہ ہو کر
باہر آتے ہین باوجودیکہ ہرگز ایک نے دوسرے کو نہین دیکھا ہے فی الحال جب
باہم جفت ہوتے ہین تو انسے انڈے حاصل ہوتے ہین پس انڈون کو جمع کر کے تا
اور نگہداری انکی تا موسم شہتوت کے پتی کے کرتے ہین اور جو کہ اب کوی دوسرا فائدہ

بچہ انڈہ دینے کے ان پروانون سے حاصل نہین ہوتا اسیواسطے جب انڈا دینے سے
فارغ ہوتے ہین تو مرجاتے ہین تبارک اللہ احسن الخالقین پس
جو شخص کہ عجائب اور غرائب خلقت ریشم کی کیڑے مین کرے اوسکو علم جزم ساتھ
وجود پروردگار عالم قادر سمیع بصیر مریدکارہ کے بہم پہونچے اور جملہ حیوانات سے
چیونٹی ہے کہ اوسکو فارسی مین مور چہ کہتے ہین اور چیونٹی با وجود اس چھوٹی
سی چھوٹی جسم کے سب اعضاے ضروری آنکھہ سے اور ہاتھ سے اور پیر وغیرہ سے
رکھتی ہے اور گھر اوسکا مثل ایک سرداب یعنے تہخانہ کے ہوتا ہے اور اوس گھر مین
دہلیز اور چبوترہ اور کوٹھڑی ہوتی ہے اور دانون کو کوٹھڑی مین چیونٹیان رکھتی ہین تاکہ
پانی دانون تک نہ پہونچے اور گھر کو نیچے مقام مین بناتے ہین کہ پانی اوس جگہہ گرتا ہی
اور دانے پانی سے سالم رہین اور مانند حریص آدمی کے کمال سعی جمع کرنے مین
روزی کی کرتے ہین اور پروردگار نے قوت شامہ کو اوسکے قوی کیا ہے اسواسطے
کہ اگر کوئی چکنی یا میٹھی چیز ہاتھ سے کسی کے گرجاتے ہے فی الحال چونٹیان بو کو
اوسکے سونگہہ کر مانند ایک تاگے کے قطاربندی کے ساتھ اپنے گھرونسے اوس
چیز تک پہنچ جاتی ہین اور اگر کوئی چیونٹی کوئی چیز پاتی ہے اور بسبب بہاری ہونے
اوس چیز کے سوراخ تک نہین لیجاتی اور چیونٹیان اوسکے مدد مین آتی ہین اور
اوس چیز کو لیجاتے ہین اور پروردگار نے اون کو الہام کیا ہے کہ جب دانون کو
گیہون اور جو کے اپنے گھرونمین جمع کرتے ہین اور سب دانون کو دو دو
ٹکڑے کرکے رکھتے ہین تا سبز نہو جاے اور کہتے ہین کہ کشنیز یعنے دہنیے کے
بیج کو چار ٹکڑے کرکے رکھتے ہین اسواسطے کہ اگر دو حصہ یعنے دو ٹکڑے مین
بھی وہ دھنیان اوگکر ہرا ہو جاتا ہے اور جاڑے کے فصل مین اگر دانے
ان کی نم دار ہو جاتے ہین تو جسدن کہ آفتاب ہوتا ہے یعنی دہوپ ہوتی ہے

بیان حیوانات
بعضے چیونٹی
کے اور خصوصیات
اسکے

یا جس رات کو کہ چاندنی ہوتی ہے سب دانون کو سوراخون سے باہر نکالکر خشک کرتے ہین
اور پھر اپنے مقام پر لیجاتے ہین پس جو شخص کہ فکر احوال مین چیونٹیون کے کرے اوسکو علم ساتھ
وجود پروردگار عالم قادر کے بہم پہونچے اور عجایب حیوانات سے مکڑی ہے اور کام
اوسکا واسطے تحصیل روزی اپنے کے جالون کو بنتے ہے اور اون جالون کے نیچے
اپنی تئین ٹہراتے ہے اور مکھیون کو اون جالون کے ذریعہ سے شکار کرتی ہے پس
وضع اور طریقے مکڑی کے دلیل کافی ہے اوپر علم و قدرت پروردگار کے اور عجایب
حیوانات سے ایک جانور ہے کہ اوسکو لیث کہتے ہین اور پروردگار نے اپنی حکمت کاملہ سے
اسطرح پیدا کیا ہے کہ اپنے واسطے مکھیون کو شکار کرے بآسانی اور جب مکھی کو دیکھتی ہے
ایک ساعت ٹھیر کرتے ہی اور بالکل حرکت نہین کرتے چنانچہ گویا مرگئی ہے اور جب مکھیان
اوس سے خاطر جمع ہو جاتے ہین اور غافل ہو جاتی ہین آہستہ آہستہ حرکت کرتی ہے اور
اوس مقام تک جاتی ہے کہ اندازہ کر لیتی ہے کہ ایک جست مین وہ مکھی کو اس مقام سے
پکڑلیگی پس جست کرکے مکھی کے اوپر اپنی تئین ڈالتی ہے اور اوس مکھی کے ہاتھ اور پیر کو
پکڑکر ایسا دباتی ہے کہ وہ ضعیف و سست ہو جاتی ہے پس اوسکو پارہ پارہ کرکے کھانے
مین مشغول ہو جاتے ہی اور یہہ دلیل واضح اوپر علم و قدرت پروردگار کے ہے اور
عجایب حیوانات سے مکھی ہے اور کہا ہے کہ مکھی عفونت ہوا سے پیدا ہوتے ہی تا ہوا صاف
ہو جاوے اور انسان اور حیوان کو فرحت پہونچاوے اور چونکہ آنکھ مین اوسکے پلک
نہین ہوتے اسواسطے ہاتھ اوسکا قائم مقام پلک کے ہے ہمیشہ اپنے ہاتھون سے حدقہ کو
آنکھ کے پاک کیا کرتی ہے اور اوس مکھی کو ایک سونڈ جوف دار عطا ہوی ہے کہ اوس
سونڈ سے خون کو چوستی ہے اور سونڈ کو باہر لاتی ہے اور پھر باز پس لیجاتی ہے
اور آواز اوس مکھی مین اوسی سونڈ کے باعث ہوتی ہے مانند اوس آواز کے کہ قرنا سے
باہر آتی ہے اور مثل اور حیوانات کے راہ نہین چل سکتے بلکہ چارون ہاتھ اور پیرونکو

عجایب حیوانات سے یعنی مکڑی ہے اور

اور عجایب حیوانات سے ایک جانور ہے کہ لیث کہتے ہین لیث ایک قسم ... جو جست کرکے مکھی کو ... کشف اللغات

اور عجایب حیوانات سے مکھی ہے اور خلقت اور خاصیت اوسکے

ایک بار زمین سے اوٹھاتی ہے اور رکھتی ہے اسواسطے جوڑ ہاتھ اور پیرون مین نہین رکھی اور پروردگار نے اوسکے پاؤن کے سرون ہالیا نخن پیدا کیا ہے کہ پھسنتی ہوی چیزون پر اگر بیٹھے تو نہ گرے اور مچھر کو شکار کرتے ہی اور یہی باعث ہے کہ مچھر دن کو باہر نہین نکلتا اور رات کو نکلتا ہے اور خاصیتین بہت مکھی کے واسطے لکھی ہین ازانجملہ یہہ ہے کہ اگر سر کو اوسکے تن سے جدا کرین اور اوس مقام پر کہ بچھونے کاٹا ہو ملین درد و سوزش ساکن ہو جاتی ہے اور اگر مکھی کو پیسین اور آنکھہ مین مثل سرمہ کے کھینچین درد چشم کو نافع ہے اور روشنائی چشم کو بڑھاتی ہے

درعجائب حیوانات یعنی ہاتھی اور بعض خصوصیات اوسکی

اور عجائب حیوانات سے ہاتھی ہے کہ پروردگار نے واسطے اظہار قدرت کے اوسکو خلق فرمایا ہے اور عجائبات ہاتھی سے یہہ ہے کہ چونکہ اوسکے گردن نہین ہے کہ اوسنے طعام کھا سکے اسواسطے پروردگار نے اوسکو سونڈ لمبی ایسی عطا فرمائی ہے کہ اپنے کامونکو اوسنے نکال سکتا ہے اور آب و طعام کو بذریعہ اوس سونڈ کے اوٹھا کر مونہہ تک پہونچاتا ہے اور اگر کہین کہ پروردگار نے کسواسطے اوس کے گردن لمبا نہ پیدا کیا کہہ تو کہ شاید سبب اسکا یہہ ہو کہ اگر گردن اوسکی بھی اوسکے قد و قامت کے مثل لمبی ہوتی ساتھہ بزرگی کے تو کوئی اوسپر سوار نہو سکتا اسواسطے کہ ہاتھہ فیلبانو کا اوسکے سر تک نہ پہونچ سکتا کہ انکس سے اوسکو ڈراوے اور یہہ بھی ممکن تہا کہ ایک اشارہ سے فیلبانون کو ہلاک کرڈالے بلکہ ممکن تہا کہ اشارہ سے سر و گردن کے گھرون کو خراب و مسمار کر ڈالے فَتَبَارَكَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ

درعجائب حیوانات مچھر

اور عجائب حیوانات سے مچھر ہے اور پروردگار نے اپنی حکمت کاملہ سے جو کچھہ کہ ہاتھی مین خلق فرمایا ہے مچھر مین بھی وہی خلق فرمایا ہے ساتھہ زیادتی دو بال یعنی پر کے اور اوسکو چھوٹے اور حقارت پر ہاتھی کو عاجز کرتا ہے فَتَبَارَكَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ

درعجائب حیوانات یعنی سیہی اور خصوصیات اوسکی

اور عجائب حیوانات سے قنفذ یعنی ساہی ہے

کہ فارسی مین اوسکو خارپشت کہتے ہین اور جب سر کو اپنے ماند مین کھینچ لیتی ہے مانند ایک
پرخار گیند کے ہو جاتی ہے اور کہتے ہین کہ ساہی سانپ سے عداوت رکھتی ہے اور
سانپ کے دُم کو پکڑ کر چبا لیتی ہے اور سر کو سانپ کے اندر اپنی ماند کے کھینچ لیتی ہے
اور سانپ اسقدر اپنی تئین اوس کے بدن کے کانٹو نپر مارتا ہے کہ ہلاک ہو جاتا ہے اور
کہتے ہین کہ ساہی درخت انگور پر جاتی ہے اور دانون کو انگور کے اپنی بدن کے کانٹون پر
چبھو لیتی ہے۔ اور اپنے بچون کے واسطے لیجاتی ہے تبارک اللہ احسن
الخالقین اور عجائب حیوانات سے زرافہ ہے کہ پروردگار نے اوسکو واسطے
اظہار قدرت کے خلق فرمایا ہے اور نام اوسکا فارسی مین شتر گاو پلنگ ہے اور
یہہ وہ جانور ہے کہ سر اوسکا گھوڑیکا سر ہے اور گردن اوسکی اونٹ کی گردن سے
اور کھال اوسکی شیر کی کھال ہے اور پیر اوسکے گائے کے پیر ہین اور مسکن اوسکا
زمین اوسر ہے اور اوس زمین مین اونچے اونچے درخت ہوتے ہین اسواسطے
پروردگار نے اوسکے گردن کو بلند خلق فرمایا ہے کہ تا پھل اونچے درختونکا اپنی
غذا کرے تبارک اللہ احسن الخالقین اور دوسرے حیوانات گزندہ سے
کتا ہے کہ پاسبان فقیرونکا ہے اور پروردگار نے اپنی حکمت کاملہ سے اوسکو اسقدر
اپنے صاحب پر مہربان کیا ہے کہ جان کو اپنی مالک و صاحب پر نثار کرتا ہے اور
رات کو کہ وقت حراست اور پاسبانی کا ہے جاگکر گذارتا ہے اور اگر کسی شخص
غیر کو گرد اپنے مالک کے گھر کے دیکھتا ہے بہت چلاتا ہے اور بھونکتا ہے اور
اپنے مالک کو آگاہ کرتا ہے اور دن مین کہ حاجت پاسبانی کی نہین ہے اپنی طلب روزی
کرتا ہے اور سوتا ہے اور اگر کتا نہوتا خیمہ نشین لوگ کہ صحرا اور بیابانون مین بسر کرتے ہین
اور کوئی قلعہ نہین رکھتے کہ اوسمین اپنے مالون کی حفاظت کرین بیشک مال اونکے ضرور
چور لوگ تاراج و غارت کر ڈالتے اور انواع و اقسام کتون سے شکاری کتا ہے جو کہ پاسبانی کے واسطے

اور عجائب حیوانات زرافہ کہ اوسکو فارسی مین شتر گاو پلنگ کہتے ہین

اور حیوانات گزندہ سے کتا ہے

اور اقسام کتون سے شکاری کتا

خلق نہین ہوا ہے رات و دن آسودہ ہے نہ چلاتا ہے نہ بہت بھونکتا ہے اور وقت شکار کے
مالک کا مطیع و منقاد و فرمان بردار ہے اور جب اوسکو شکار کے واسطے حکم دیوین
دوڑتا ہے اور چھپتا ہے اور جب اوسکو شکار سے منع کرین اور جھڑکین فوراً ٹہر جاتا ہے
اور بفور واپس آتا ہے اور پروردگار نے اوسکو اپنی حکمت کاملہ سے سُبک اور پتلی
کمر خلق فرمایا ہے کہ تا دوڑنے مین شکار کو اپنے چنگل مین باسانی لے سکے تبارک
اللہ احسن الخالقین اور بابت حیوانات سے بارکش اونٹ ہے اور پرور
دگار نے اوسکی خلقت مین انواع حکمتون کو صرف فرمایا ہے اسیواسطے قرآن مجید
مین بھی ارشاد فرماتا ہے افلا ینظرون الی الابل کیف خلقت
یعنی آیا نظر نہین کرتے نظر کرنے والے اونٹ کی طرف کہ کسطرح خلق کیا گیا ہے پس
جانتو کہ اونٹ کو حقتعالے نے واسطے سفرہاے دور و دراز کے اور بھاری بوجھ کے
اوٹھانے کیواسطے خلق فرمایا ہے اسیواسطے اوسکو لمبا قد اور قوی جثہ کیا ہے اور
چونکہ ایستادہ حالت مین اوسپر بوجھ لادنا دشوار تہا اسیواسطے پروردگار نے
اسطرح کے ہاتھ اور پیر اوسکے خلق فرماے ہین کہ وقت بوجھ لادنے کے اوسکو
بٹھا سکتے ہین اور اوسکے لمبی گردن خلق فرمای ہے تا کہ بمدد گردن کے بھاری بوجھ کو
لادکر اوٹھ سکے اور زانو کو اوسکے مضبوط خلق فرمایا ہے کہ تا بوقت بیٹھنے اوٹھنے کے
زانو اوسکا زخمی نہووے اور کوی آزار نہ کھینچے اور اوسکو موزہ اور کف پا یعنی ہتھیلی عطا کی ہے
اور مانند گھوڑے اور استر اور الاغ کے سم اوسکو نہین دیا ہے کہ تا بدن کے بوجھ اور بوجھ کے
بھاری ہونیسے سم اوسکا شکستہ نہو جاوے اور زمین کو نہ پھاڑے اور اگر لات
دینے کسی انسان یا حیوان کو مارے باعث ہلاکت نہووے اور جب سفر دور و
دراز مین کبھی ایسا ہوتا ہے کہ چند منزل آبادی نہو مثل راہ مکہ معظمہ
وغیرہ کے کیواسطے اوسکو قناعت اور صبر ایسا اوسکے خلقت مین عنایت فرمایا کہ تھوڑے

دنون تک بغیر پانی کے بھی بسر کر سکتا ہے اور خوراک مین اگر گھانس و بھوسہ وغیرہ اگر کسی مقام پر نہ ملے تو محض کانٹون کے کھانے پر قناعت کر سکتا ہے اور جب بوقت بوجہہ لادنے کے استراحت و آرام سے سینہ کو اوپر زمین کے رکھتا ہے اسیواسطے پروردگار نے اوسکو اسطریقہ سے خلق فرمایا ہے کہ تھوڑا تھوڑا پیچھے سے پیشاب کرنے تا بوقت بیٹھنے کے سینہ اوسکا بسبب پیشاب کرنے آگے کے مقام سے تر نہو وے اور آزار نہ اوٹھاوے تبارک اللہ احسن الخالقین اور عجایب

مخلوقات سے جراد ہے کہ فارسی مین اوسکو ملخ یعنی ٹڈی کہتے ہین جان تو کہ ٹڈی لشکر غضب پروردگار سے ہے جب ایک قوم زکواۃ واجب کو ترک کرین یا اور نامشروعات کو عمل مین لاوین پروردگار اوسوقت اس لشکر کو حکم فرماتا ہے کہ متوجہہ زراعات اور محصولات کی طرف اس قوم کی یہہ لشکر ٹڈیکا ہوتا ہے اور تھوڑی زمانہ مین تمام کھیتون کو ان کے ضایع اور برباد کر ڈالتی ہے اور کھا جاتی ہے اور کثرت اس ٹڈی کی اسدرجہ تک پہونچتی ہے کہ پہاڑ اور جنگل اور بیابان کو مانند سیلاب پانی کے چھاپ لیتی ہے اور ہوا مین مانند ابر کے آفتاب کے روشنی کو ڈھانپ لیتی ہے اور اگر کوی بادشاہ بادشاہان دنیا سے چاہے کہ اپنی لشکر کے جمعیت کے ساتھ اوس بلا کو دفع کر سکے تو ہرگز دفع نہین کر سکتا اور عجایب پروردگار یہہ ہے کہ ایک شہر مین کہ نام اوسکا سُمیرم ہے کہ مابین شیراز اور اصفہان کے ایک چشمہ اوس شہر مین خدا نے پیدا کیا ہے اور پانی کو اوسکے یہہ خاصیت عطا فرمای ہے کہ جب پانی اوسکا کسی ظرف مین بھر لیوین اور اوس مقام پر لیجاوین کہ جہان ٹڈیان جمع ہوے ہون اوس جگہہ اوس ظرف پر آب کو لٹکا وین پس اوس پانی کی خاصیت سے ایک قسم کے جانور ادیرزہ اور اوس پانی کے پیچھے کے ساتھ اس کثرت سے وہ جانور آتے ہین کہ شمار اوس کا ممکن نہین ہے اور اون سب ٹڈیونکو کھا جاوین اور ہلاک کرین فتبارک اللہ احسن الخالقین

اور عجایب مخلوقات سے بیان ٹڈی

عجائب حیوانات سے چوہا ہے

اور عجائب حیوانات سے چوہا ہے اور چوہا ایک ایسا جانور ہے کہ بہت فساد کرنے والا
اور بہت پر حیلہ کہ فتیلۂ چراغ کو چراغ سے باہر لاتا ہے اور اوس چراغ سے بہت سے
گھرون کو جلا دیتا ہے اسیواسطے حدیث مین آیا ہے کہ وقت سونے کے چراغ کو بجھا
دینا چاہیئے ۔ اور حساب و کتاب کے کاغذون کو دانتون سے کاٹ کر ضایع و برباد
کر دیتا ہے اور اوسکے حیلونسے طلب روزی مین کہا ہے کہ جب تیل کو کسی شیشی تنگ
و دراز گردن مین کرین بہت سے سنگریزون کو بوتل مین جمع کرتا ہے اور شیشہ مین
ڈالتا ہے تاکہ تیل مونہہ تک بوتل کے آجاتا ہے تب اوس تیل کو پیتا ہے اور اگر بوتل
بہت تنگ منہ کے ہو دُم کو اپنے اوس بوتل مین ڈالتا ہے اور چوستا ہے اور جب
چاہے کہ انڈے کو کسی سوراخ مین لیجاوے ہاتھ اور پیرون کو اپنے انڈے کے
گرد لاتا ہے اور دوسرا چوہا دم کو اوس چوہے کی لیکر سوراخ کیجانب کھینچتا ہے
اور جب کوی چوہا کسی پانی کے دیگ مین گر پڑتا ہے اور نکل نہین سکتا دوسرا چوہا اپنی
دم کو اوس دیگ مین اوتارتا ہے کہ تا وہ چوہا اپنے ہاتھ اوس کے دم مین دیوے
یا اپنے دانتون سے پکڑتا ہے اور چوہے کو دیگ کے تہہ سے یعنی باہر اور اوپر لاتا ہے
اور کہتے ہین کہ درمیان چوہے اور بچھو کے عداوت ہے اگر کوی شخص دونون کو ایک
شیشہ مین رکھے درمیان ان کے عجیب خصومت واقع ہوتی ہے چوہا چاہتا ہے کہ دم کو
اوسکے پکڑ کر کاٹے اور بچھو ہر ساعت اوسکو ڈنک مارتا ہے یہانتک کہ دو مین سے
ایک غالب ہوتا ہے دوسرے قسم کے چوہے کو درم دزد اور درہم و دینار دزد کہتے ہین
اور نقل ہے کہ ایک شخص نے جال کو بچھا کر ایک چوہے کو پکڑا مادہ اوسکے پیچھے سے
آئی واسطے دریافت اس امر کے کہ حال اوسکا کیسا ہے اوسکو جال مین دیکھا کئی مرتبہ
جال کے گرد آئی اور پھر پس گئی اور ایک اشرفی لای اور نزدیک جال کے ڈالا
اسیطرح ایک ایک اشرفی باہر لاتی تھی اور ایک مدت تک صبر کیا یہانتک کہ جو کچھ

اوس کے پاس اشرفیون سے تہا سب کو باہر لائی اوس نے جب دیکہا کہ اوس شخص ڈ
چوہے کو ابھی تک رہا نہین کیا دوسری دفعہ پہر گئی اور اب کی مرتبہ خالی تھیلی لائی اور
اوسکو دیکہا کر گرا دیا جب اوس شخص نے دیکہا اور جانا کہ اب اسکے پاس کوی اشرفی
باقی نہین ہے چوہے کو فوراً جال سے رہا کر دیا اور اوسکے اعضا کے منافع بہت ہین کہ
یہہ رسالہ اوس کے بیان کی گنجائش نہین رکھتا اور عجائب حیوانات آبی سے سمک ہے
جسکو فارسی مین ماہی اور ہندی زبان مین مچھلی کہتے ہین اور چونکہ مچھلی پانی مین ہمیشہ
رہتی ہے اور احتیاج پاؤن کی اوسکو نہین ہے اسیواسطے پروردگار حکیم نے اوسکو
پاؤن نہین عطا کیئے اور چونکہ پیرنے مین محتاج پر کی تھی اسیواسطے پروردگار حکیم نے اوسکو
دو پر دیے ہین کہ اون پرون کے ذریعہ سے پیرا کرتی ہے اور اوسکو ایک لباس کپڑا مضبوط
مانند زرہ اور جوشن کے اوسکے بدن پر پہنایا ہے کہ تا بدنکو اپنے پانی سے بچاوے اور
جبکہ ہمیشہ پانی مین رہتی ہے اوسکو سانس لینا میسر نہین ہے کہ اوسسے اپنی
دل کو ٹھنڈا کرے اسیواسطے اوسکو پھیپڑا کہ پنکہا دل کا ہے خدانے نہین
دیا ہے اور واسطے اوسکے دل کی ٹھنڈک کے اوس کے کان کے جڑ مین
کئی سوراخ پیدا کیئے ہین کہ ہمیشہ اپنے موہنہ کو پانی سے بھرتی ہے اور اون سوراخو
پانی کو ہمیشہ نکالا کرتی ہے اور چونکہ آنکہہ اوسکی کمزور ہے اور پانی مین کوی
چیز دکھائی نہین دیتے اسیواسطے پروردگار نے اوس کے قوت شامہ
یعنے سونگہنے کے قوت کو زیادہ قوی کر دیا ہے کہ تا اندریعہ قوت شامہ کے
اپنی روزیکو حاصل کرے اور چونکہ مچھلی غذای انسان اور حیوان خشکی
اور تری اور اوڑنے اور چرنے والے جانورون کے ہے اسیواسطے پروردگار نے
نسل کو اوسکے بہت زیادہ پیدا کیا ہے اور پیٹ مین ایک مچھلی کے اسقدر
انڈے ہوتے ہین کہ شمار مین نہین آسکتے فتبارک اللہ احسن الخالقین

اور عجائب حیوانات ہوائی سے پتنگا ہے

عجایب حیوانات سے چوہے

اور عجائب حیوانات سے چوہا ہے اور چوہا ایک ایسا جانور ہے کہ بہت فساد کرنے والا
اور بہت پرحیلہ کہ فتیلۂ چراغ کو چراغ سے باہر لاتا ہے اور اوس چراغ سے بہت سے
گھرون کو جلا دیتا ہے اسیواسطے حدیث مین آیا ہے کہ وقت سونے کے چراغ کو بجھا
دینا چاہیئے۔ اور حساب وکتاب کے کاغذون کو دانتون سے کاٹ کر ضایع وبرباد
کردیتا ہے اور اوسکے حیلونسے طلب روزی مین کہا ہے کہ جب تیل کو کشتی شیشہ تنگ
و دراز گردن مین کرین بہت سے سنگریزون کو بوتل مین جمع کرتا ہے اور شیشہ مین
ڈالتا ہے تاکہ تیل موںہہ تک بوتل کے آجاتا ہے تب اوس تیل کو پیتا ہے اور اگر بوتل
بہت تنگ منہہ کے ہو دم کو اپنے اوس بوتل مین ڈالتا ہے اور چوستا ہے اور جب
چاہے کہ انڈے کو کسی سوراخ مین لیجاوے ہاتھ اور پیرون کو اپنے انڈے کے
گرد لاتا ہے اور دوسرا چوہا دم کو اوس چوہے کی لیکر سوراخ کیجانب کھینچتا ہے
اور جب کوی چوہا کسی پانی کے دیگ مین گرپڑتا ہے اور نکل نہین سکتا دوسرا چوہا اپنی
دم کو اوس دیگ مین اوتارتا ہے کہ تا وہ چوہا اپنے ہاتہہ اوس کے دم مین دیوے
یا اپنے دانتون سے پکڑتا ہے اور چوہے کو دیگ کے تہہ سے یعنی باہر اوپر لاتا ہے
اور کہتے ہین کہ درمیان چوہے اور بچھو کے عداوت ہے اگر کوی شخص دونون کو ایک
شیشہ مین رکھے درمیان ان کے عجب خصومت واقع ہوتی ہے چوہا چاہتا ہے کہ دم کو
اوسکے پکڑکر کاٹے اور بچھو ہرساعت اوسکو ڈنک مارتا ہے یہانتک کہ دو مین سے
ایک غالب ہوتا ہے دوسرے قسم کے چوہے کو درم دزد اور درہم و دینار دزد کہتے ہین
اور نقل ہے کہ ایک شخص نے جال کو بچھا کر ایک چوہے کو پکڑا مادہ اوسکے پیچھے سے
آئی واسطے دریافت اس امر کے کہ حال اوسکا کیسا ہے اوسکو جال مین دیکھا کئی مرتبہ
جال کے گرد آئی اور پھر پس گئی اور ایک اشرفی لای اور نزدیک جال کے رکھا
اسیطرح ایک ایک اشرفی باہر لاتی تھی اور ایک مدت تک صبر کیا یہانتک کہ جو کچھ

اوسکے پاس اشرفیون سے تہا سب کو باہر لائی اوس نے جب دیکہا کہ اوس شخص نے
چوہے کو ابھی تک رہا نہین کیا دوسری دفعہ پھر گئی اور اب کی مرتبہ خالی تھیلی لائی اور
اوسکو دیکہا کر گرا دیا جب اوس شخص نے دیکہا اور جانا کہ اب اسکے پاس کوئی اشرفی
باقی نہین ہے چوہے کو فوراً جال سے رہا کر دیا اور اوسکے اعضا کے منافع بہت ہین کہ
یہہ رسالہ اوس کے بیان کی گنجائش نہین رکھتا او عجایب حیوانات آبی سے سمک ہے
جسکو فارسی مین ماہی اور ہندی زبان مین مچھلی کہتے ہین اور چونکہ مچھلی پانی مین ہمیشہ
رہتی ہے اور احتیاج پاؤن کی اوسکو نہین ہے اسیواسطے پروردگار حکیم نے اوسکو
پاؤن نہین عطا کیے اور چونکہ پیرنے مین محتاج پر کی تھی اسیواسطے پروردگار حکیم نے اوسکو
دو پر دیے ہین کہ اون پرون کے ذریعہ سے پیرا کرتی ہے اور اوسکو ایک کپڑا مضبوط
مانند زرہ اور جوشن کے اوسکے بدن پہنایا ہے کہ تا بدنکو اپنے پانی سے بچاوے اور
جبکہ ہمیشہ پانی مین رہتی ہے اوسکو سانس لینا میسر نہین ہے کہ اوسسے اپنی
دل کو ٹھنڈا کرے اسیواسطے اوسکو پھیپھڑا کہ پنکہا دل کا ہے خدا نے نہین
دیا ہے اور واسطے اوسکے دل کی ٹھنڈک کے اوس کے کان کے جڑ مین
کئی سوراخ پیدا کیے ہین کہ ہمیشہ اپنے موہنہ کو پانی سے بھرتی ہے اور اون سوراخو
پانی کو ہمیشہ نکالا کرتی ہے اور چونکہ آنکہہ اوسکی کمزور ہے اور پانی مین کوئی
چیز دکھائی نہین دیتی اسیواسطے پروردگار نے اوس کے قوت شامہ
یعنی سونگہنے کے قوت کو زیادہ قوی کر دیا ہے کہ تا بذریعہ قوت شامہ کے
اپنی روزیکو حاصل کرے اور چونکہ مچھلی غذائی انسان اور حیوان خشکی
اور تری اور اوڑنے اور چرنے والے جانورون کے ہے اسیواسطے پروردگار نے
نسل کو اوسکے بہت زیادہ پیدا کیا ہے اور پیٹ مین ایک مچھلی کے اسقدر
انڈے ہوتے ہین کہ شمار مین نہین آسکتے فتبارک اللہ احسن الخالقین

اور عجائب حیوانات بحری سے تمساح کہ اوسکو نہنگ اور ہندی مین گھڑیال کہتے ہین
اور وہ بصورت سوسمار ہے یعنی گوہ کے اور پیٹھ اوسکی مثل پیٹھ کچھوے کے ہوتی ہے
اور اوسمین لوہا کام ہنین کرتا اور درازی اوسکے قد کی دہ گز تک ہوتی ہے اور اوسکو
چار ہاتھ اور پاؤن ہوتے ہین اور ایک دم اوسکی لمبی بمقدار چہ گز کی اور درازی
اوسکی سر کی دو گز کی ہوتی ہے اور ایک بہت چوڑا اچکلا سونہہ رکھتا ہے اور اوسکے
ساٹھہ دانت اوپر اور چالیس دانت نیچے ہوتے ہین اور بوقت کسی چیز کے کھانے کے
اوپر کا حصہ اوسکے موہنہ کا حرکت کرتا ہے اور نیچے کا حصہ اوس کے موہنہ کا حرکت
نہین کرتا بخلاف انسان اور باقی حیوانات کے کہ اون کے نیچے کا حصہ موہنہ کا حرکت
کرتا ہے اور اوپر کا حصہ اون کے حرکت نہین کرتا اور جب کوی چیز کہاتا ہے اور جڑ و نمین
اوس کے دانتون کے کوی چیز رہجاتی ہے تو اوس سے کیڑے پیدا ہوتے ہین اور جب
اوسکو تکلیف ہوتی ہے پس پانی سے باہر آتا ہے اور موہنہ کو اپنے مقابل آفتاب کے
کھولتا ہے پس ایک جانور آتا ہے اور اوسکے موہنہ مین جاتا ہے اور جو کیڑا کہ اوس کے
دانتون کی جڑون مین ہوتا ہے اوسکو پاک کرتا ہے اور جب وہ جانور کسیکو دور سے
دیکھتا ہے کہ آرہا ہے موہنہ سے گھڑیال کے باہر آجاتا ہے اور آواز دیتا ہے اور گھڑیال کو
دشمن کے آنیسے خبردار کرتا ہے تاکہ گھڑیال اپنی تئین پانی مین گرا دیوے اور گھڑیال
پانیمین ڈوب جاتا ہے اور جب جانتا ہے کہ وہ شخص چلا گیا پھر گھڑیال پانی کے باہر آتا ہے
اور پھر وہ جانور موہنہ مین گھڑیال کے جاتا ہے تاکہ باقی ماندہ کیڑونکو پاک کرے اور جب گھڑیال کو
معلوم ہوتا ہے کہ دانتونکی جڑین اوسکے کیڑون سے پاک ہوگئین موہنہ کو اپنے باہم مارتا ہے کہ اوس
دغاکو کھاجاوے اور پروردگار نے اسیواسطے ایک ہڈی سر پر اوس جانور کے مانند سوزن تیز کہ
پیدا کردی ہے کہ جب وہ ہڈی گھڑیال کے موہنہ کو آزار دیتی ہے اوسیوقت بسبب تکلیف
کے گھڑیال موہنہ کو کھولدیتا ہے اور وہ جانور اوڑجاتا ہے اور

نجات پاتا ہے تبارک اللہ احسن الخالقین اور واسطے اوس کے
اعضا کے فائدے اور منفعتین اور خاصیتین بیان کی گئی ہین اور عجائب حیوانات سے
سنگ آبی ہے ہاتھ اوسکے چھوٹے بہ نسبت اوس کے پیرون کے ہوتے ہین اور اسطرح
کہتے ہین ۔ کہ سنگ آبی اپنے تئین مٹی مین اسطرح سمیٹ کر لیپٹا ہے کہ گھڑیال گمان کرتا ہے
کہ مٹی کا ایک ٹکڑہ ہے پس اوسکے تئین نگل جاتا ہے جب گھڑیال اوسکی تئین نگل جاتا ہے
توسنگ آبی پیٹ اور انتین گھڑیال کے پھاڑ ڈالتا ہے اور اوسکے تئین ہلاک کر ڈالتا ہے
اور ان حیوانات کی قسمین آپس مین بڑی الفت رکھتے ہین کیونکہ اگر ایک اون مین سے
جال مین پھنس جاتا ہے تو اور جانور اوسی قوم و قبیلہ کے جمع ہو جاتے ہین اور ایسا بھی
ہوتا ہے کہ بعضے اون مین سے ایسی محبت و الفت کرتے ہین کہ اپنی تئین بھی جال مین پھنسا
دیتے ہین اور اگر مادہ تلف ہو جاتی ہے تو نر بعد اوسکے کسی اور مادہ سے جفت نہین ہوتا
اور اگر نر ضایع ہو جاتا ہے تو مادہ اسیطرح کرتی ہے اور شکاری لوگ نر کو شکار کرتے ہین
اور خصیہ اوسکا واسطے دردون اور بیماریون کے لیجاتے ہین اور اوسکو رہا کر دیتے ہین
اور ایسا بھی اتفاق ہوتا ہے کہ نر ایک بار جب جال مین پھنس جاتا ہے اور صیاد پہونچتا ہے یہ سنگ
آبی اپنی تئین اوندھا لٹا دیتا ہے اور اپنے پیر کے درمیان کو صیاد کو دکھا دیتا ہے کہ تا صیاد جانے
کہ خصیہ نہین رکھتا اور جال مین پھنسا کر چھوڑ دیا و لسبب اس حیلہ کے اوسکو رہا کر دیتا ہے اور عجائب
حیوانات سے سرطان ہے کہ فارسی مین اوسکو خرچنگ اور ہندی مین کیکڑا کہتے ہین اور وہ
ایسا جانور ہے کہ سر نہین رکھتا اور آنکھہ اوسکی شانہ پر اور مونہہ اوسکا اوسکے سینہ پر
ہوتا ہے اور آٹھہ پاؤن رکھتا ہے اور ایک طرف راہ چلتا ہے اور سال بھر مین
سات کھال اپنے بدن سے گراتا ہے اور مکان کے اوس کے دو در ہوتے ہین ۔
ایک دریائی مین ہوتا ہے اور ایک درخشکی مین اور جب کھال اپنے
بدن کی گراتا ہے وہ در کہ پانی مین ہوتا ہے اوسکو بند کر دیتا ہے تا کہ

اور عجائب حیوانات سے سنگ آبی ہے

اور عجائب حیوانات سے سرطان یعنی کیکڑا ہے

اور حیوانات پانی کے اوسکو آزار نہ پہونچا سکین اور وہ در کہ خشکی مین ہے کھول
دیتا ہے تا ہوا اوسمین داخل ہووے اور بسبب ہوا کے کھال اوسکی مضبوط
ہو جاوے اور واسطے اوسکے خاصیتین بہت لکھی گئی ہین بعض اوسمین سے یہ ہے
کہ اگر سر کو کوٹین اور زخم پر رکھین پیکان اور کانٹا جو کچھ زخم مین ہو باہر کھینچ لاتا ہے
اور اگر بچھو کے کاٹے ہوے پر رکھین نفع کرتا ہے اور اگر راکھ اوسکی آنکھ مین بطور
سرمے کے لگاوین آنکھ کی سفیدی کو کاٹ ڈالتا ہے اور نزول آب کو نفع کرتا ہے

عجائب حیوانات سے کشف یعنی کچھوہ ہے

اور عجائب حیوانات سے کشف یعنی کچھوہ ہے کہتے ہین کہ انڈے دیتا ہے اور چونکہ
سینہ اوسکا سخت ہے اور گرمی نہین رکھتا کہ انڈے پر بیٹھ سکے لہذا انڈون کے
برابر بیٹھتا ہے اور فقط تاثیر نظر سے بچے نکو نکالتا ہے اور کہتے ہین کہ جب نر چاہے کہ مادہ
ساتھ جمع ہو مادہ رضامند نہین ہوتے نر چاہتا ہے اور ایک قسم کی گھانس کا موتھا
اپنے مونہہ مین لاتا ہے اور آتا ہے خاصیت سے اوس گھانس کے مادہ اوسپر
مہربان ہوتی ہے اور فرمانبردار ہوجاتی ہے اور گھانس موتھا کا مثل صورت نر و مادہ کو
ہوتا ہے کہ زمین سے اوگتا ہے اور اوسمین خاصیتین بہت ہین اور کہتے ہین کہ
کبھی ہوتا ہے کہ کچھوہ سانپ کے دم کو اپنے مونہہ مین لیتا ہے اور سر کو
اپنے اندر کھینچ لیتا ہے اور سانپ اسقدر اوس کے پشت پر مونہہ کو
اپنے مارتا ہے کہ ہلاک ہو جاتا ہے اور کوئی نقصان اوسکو
نہین پہونچتا اور اوس کے واسطے بہت خاصیتین لکھی ہین از انجملہ یہ ہے
کہ اگر کسی بال کو کسی مقام سے اوکھاڑ کر کچھوہ کے خون کو دو تین بار اوس
مقام پر لگاوین پھر دوبارہ بال اوس مقام پر نہ اوگے گا
اور کچھوہ دریائی کے پتے کو اگر شہد کی ساتھ آنکھ مین مثل سرمے کے
کھینچین سفیدی کو آنکھ کی کاٹ دیتا ہے اور عجائب حیوانات سے نرقفین ہے کہ دریا مین ہوتا ہے بشکل کچھو

دریا مین غرق ہونے والون کو اسطرح نجات دیتا ہے کہ ڈوبنے والے کے نیچے آجاتا ہے
کہ اوسکے پیٹھ پر شناوری کرتا ہے اور باہر لاتا ہے اور جب چاہتا ہے کہ شکار مرغ کا
کرے مچھلی کو کھینچتا ہے اور پانی کے اوپر لاکر ڈال دیتا ہے اور آپ مچھلی کے نیچے
پانی میں قرار لیتا ہے اور پانی کو مٹیالا کر دیتا ہے تا بدن اوسکا پانی مین نہ معلوم ہو پس
جب مرغ نے مچھلی کو پانی پر دیکھا آتا ہے کہ مچھلی پر چونچ مارے اور اپنی غذا اوسے
کرے زیفین اسی اثنا مین فوراً جست کرکے مرغ کو شکار کر لیتا ہے اور عجائب
حیوانات سے مکر و حیلہ مین روباہ یعنی لومڑی ہے منجملہ اوسکے ایک حیلو نین یہ ہے کہ جب
بھوکی ہوتی ہے تو جنگل مین جاکر اپنے تئین سولا دیتی ہی اور اپنے تئین بیحس و بیحرکت رکھتی ہے
اسواسطے کہ جب کوئی جانور آوے تو یہہ گمان کرے کہ مردہ ہے پس جب جانور آوین کہ چونچین
اوسپر مارین اوسوقت بے تحاشا جست کرکے جانور کو شکار کر لیتی ہے اور کہتے ہین
کہ اپنے گھر مین کئی دروازہ بناتی ہے کہ اگر دشمن جس دروازہ سے کہ آوے وہ دوسرے
دروازہ سے باہر آتے ہی اور اپنے گھر کے گرد حنظل رکھتی ہے کہ تا بھیڑیا اوسکے گھر کا
ارادہ آنے کا نکرے اسواسطے کہ اگر پاؤن بھیڑیے کا حنظل پر پڑتا ہے ہلاک ہوجاتا ہے
اور بال اوسکے ہر سال ایکبار گرتے ہین پس انکو کھاتی ہے اور بالون کو نکال لاتی ہے
اور عجائب حیوانات سے طنین ہے کہ ایک قسم کا بڑا بھاری اور زہریلا سانپ ہے اور اوسکو
اژدہا کہتے ہین اور اسواسطے کہ آدمی اوس کے ضرر سے محفوظ رہین پروردگار نے ابر کو
اوسپر موکل کیا ہے کہ مانند سنگ مقناطیس کے اوسکو کھینچتا ہے اور وہ سانپ ابر کے
ڈر سے سر کو اپنے سوراخ سے باہر نہین نکالتا ہے اور ایک سال بھر مین صرف ایکمرتبہ
فصل بہار مین روے زمین پر اوس روز کہ آسمان خالی ابر سے ہوتا ہے باہر نکلتا ہے
اور پھر اپنے مقام پر جاتا ہے اور عجائب المخلوقات مین مذکور ہے کہ ایک اژدہے کو مردہ
پایا کہ طول اوسکے قد کا دو فرسخ کا تھا اور عجائب حیوانات سے گاؤ کوہی ہے کہ اوسکو

عجائب حیوانات لومڑی ہے

حنظل ...

اور عجائب حیوانات طنین یعنی اژدہا ہے

عجائب حیوانات گاؤ کوہی ...

لوزن فارسی مین اور ہندی مین بارہ سنگہا کہتے ہین اور یہہ جانور سانپ کا کہانے والا ہے
جب سانپ کو کہاتا ہے پیاس اوسپر غالب ہوتی ہے پس پانی پر آتا ہے اور پیاس کے
سبب سے فریاد کرتا ہے اور پانی نہین پیتا اس ڈرسے کہ مبادا زہر بدن مین اوس کے
دوڑ نہ جاوے کہ ہلاک ہو جاوے اور کہتے ہین کہ واسطے دفع زہر کے لیکڑہ کو دہونڈہتا ہے
اور کہالیتا ہے اور دفع زہر اپنے بدن سے کرتا ہے اور کہتے ہین کہ ہر سال اپنی پرانی سینگ
گرادیتا ہے اور نئی سینگ نکالتا ہے اور جب سینگ گرنے کا وقت ہوتا ہے تو ایسی جگہہ
جاتا ہے کہ کوئی اوس جگہہ نہین جاسکتا اسواسطے کہ اپنے تئین بے ہتہیار جانتا ہے اور
اوس مقام پر اتنے مدت ٹہرتا ہے کہ جب تک نئی سینگ نکالتا ہے تبارک اللہ
احسن الخالقین پس جو شخص کہول کے آنکہہ سے مشاہدہ انواع حیوانات تری
اور خشکی اور چرند و پرند اور شفقتین اور خاصیتین ان جانورون کے بارہ مین کرے اور
غور و فکر ان جانورون کے حیلو نمین جو طلب روزی مین اپنی کرتے ہین کرے اوسکو
کوئی شک وجود صانع اور قادر و توانا اور مدبر و حکیم و دانا مین باقی نرہے گا اور جان
قسمین جانورون کی بہت ہین بلکہ حد شمار سے باہر ہین لیکن جو کہ کتابون مین قسمین ان
جانورون کے مقرر کی گئی ہین ظاہرا ایک ہزار چار سو قسمین ہین بدین تفصیل کہ آٹہہ سو
قسمین اون مین دریائی ہین اور چہہ سو اون مین خشکی کے ہین اور کتاب کلینی مین حضرت
امیر المومنین سے روایت ہے کہ حقتعالے نے ایک ہزار دو سو حیوان خشکی کے پیدا
کیے ہین اور ایک ہزار دو سو قسمین دریائی پیدا کیے ہین اور جملہ ... ن سے پروردگار کے
ہواؤنکا چلنا اور تغیر ہواؤنکا ہے اول یہہ کہ بغیر ہوا زندگانی ممکن نہین ہے اسواسطے
کہ زندگی اوس گرمی سے ہے کہ حقتعالے نے اوس گرمیکو دلمین پیدا کیا ہے اور دل
کہ ظرف گرمیکا ہے محتاج ہے کہ ہوائے خنک یعنی ٹھنڈی ہوا اوسکو پہونچے جیسا کہ
ہوا اگر کسیکو نہ پہونچے تو ہلاک ہو جاویگا اسے جہت سے ہے کہ حلق کو کسی گہونٹ کے

پکڑین اور اسقدر مدت تک پکڑے رہین کہ ہوا اوسکو نہ پہونچے ہلاک ہو جاویگا اور فائدے
ہوا کے یہہ ہے کہ باہر آنے سے ہوا کے حنجرہ یعنی نرخرہ سے آوازین اور صدائین پیدا
ہوتے ہین اور جب زبان موہنہ مین حرکت کرتی ہے تو اوس حرکت سے کلام حاصل
ہوتا ہے اور پھر یہی ہوا اِس آواز کلام کو کان تک پہونچاتی ہے پس اگر ہوا نہوتی تو
کوئی بات نکرسکتا اور نہ کوئی چیز سُن سکتا اور اسیطرح اگر ہوا نہوتی تو کوئی اچھی یا بُری
بوکو دریافت نہ کرسکتا اِسواسطے کہ بو بذریعہ ہوا پیدا ہوتی ہے اور ہوا اوس بو کو مشام
تک پہونچاتی ہے پس اگر ہوا نہوتی تو کوئی بوے خوش و ناخوش کا ادراک نکرسکتا
اور فائدون سے حرکت ہوا کے یہہ ہے کہ کشتی کو اوتر کیجانب سے دکھن کو اور دکھن سے
اوتر کو یہہ ہوا لیجاتی ہے اگر یہہ ہوا نہوتی تو کشتی پانی پر ہرگز حرکت نکرتی اور فائدونسے
حرکت ہوا کے یہہ ہے کہ بروقت احتیاج باران کے بادل کے ٹکڑے ٹکڑے جمع کرتی ہے اور
ایک جگہہ سے دوسرے جگہہ ابر کو لیجاتی ہے اور سبب مینہہ برسنے کا جابجا یہہ ہوا ہوتی ہے
اور بوقت احتیاج بمدد گرمی آفتاب ابر کو پراگندہ کرتی ہے اور فائدون سے ہوا کے
یہہ ہے کہ درختونکو بار ور کرتی ہے اور کھیتونکو تر و تازہ کرتی ہے اور فائدونسے
ہوا کے یہہ ہے کہ جب ہوا تاثیر گرمی آفتاب سے گرم ہوتی ہے میوونکو اور غلونکو
پکاتی ہے اور درجہ کمال پختگی پر پہونچاتی ہے اور خشک کرتی ہے اور دوسرے
فائدے ہوا کے یہہ ہین کہ ہوا کا چلنا غلونکو پاک کرتا ہے پس اگر ہوا نہو غلہ
بہت سی خرابیون سے پاک و صاف نہین ہوسکتا اور زندگانی انسان کا عیش کے
ساتھہ بسر ہونا غیر ممکن ہوتا اور فائدونسے ہوا کے یہہ ہے کہ آگ کو روشن کرتی ہے
اگر ہوا نہوتی آگ شعلہ ور نہوتی اور کوئی آگ سے فائدہ نہ اوٹھا سکتا اور دوسرا
فائدہ ہوا کا یہہ ہے کہ جب کوئی چیز پانی سے تر ہو جاتی ہے اوسکو ہوا خشک کر دیتی ہے
پس بخوبی معلوم ہوا کہ اگر ہوا نہوتی زندگانی اور معاش ممکن نہ تھے بلکہ اگر ہوا نہو

اور فائدون سے حرکت ہوا کے یہہ ہے کہ بادلون کو جمع کرتی ہے

ور ایک مدت تک حرکت نہ کرے انسان اور حیوان اور نباتات سب ہلاک اور
ضایع ہو جاوینگے پس جب کہ انسان اور حیوان اور نباتات یہہ سب کے سب
کمال احتیاج ہوا کیطرف رکھتے ہین اسیواسطے پروردگار نے ہوا کو بہت زیادہ عالم
مین خلق فرمایا ہے تمام عالم کو اوسے ہوا سے پُر کر دیا ہے اور چونکہ احتیاج پانی کی
بہ نسبت ہوا کے کمتر ہے اسواسطے پانیکو بہ نسبت ہوا کے کمتر پیدا کیا ہے اور چونکہ احتیاج
آگ کی طرف مخلوقات کو بہ نسبت پانی اور ہوا کے کمتر ہے اسواسطے کہ سوا ے
انسان کے احتیاج آگ کیطرف اور مخلوقات کو ایسی زیادہ نہین ہے اسواسطے
پروردگار نے آگ کو بہ نسبت ہوا اور پانی کے بہت کم پیدا کیا ہے تبارک
اللہ احسن الخالقین اور تتمہ ... ن سے خلقت ابر ... درمیان آسمان
و زمین کے بحکم خدا مسخر یعنے مطیع و فرمانبردار ہے یہہ ہے کہ ابر بہت سے حقونکو
پانی کے بحکم پروردگار اوپر مرکب ہوا سبک رفتار کے سوار ہو کر ایک مقام سے دوسرے
مقام پر بیجاتا ہے اور بمقدار حاجت وہی ابر کبھی برف ہو کر اور کبھی پانی ہنکر برستا ہے
اور پہاڑون اور جنگلون مین ندیان اور دریا ہو کر جاری ہوتا ہے اور مردہ زمینونکو
زندہ کرکے طرح طرح کے پھولون اور گھاسون سے عمدہ عمدہ کپڑے اونھین بحکم
پروردگار پہناتا ہے اور از رو سے حکمت حکیم مدبر قدیر بادلونسے ایک ایک قطرہ
کرکے برستا ہے اگر اسطرح دفعتہ ایکبارگی کرکے آسمان سے زمین پر اوترتا کہ جسطرح
پرنالون سے پانی موسلہ دہار طریقہ سے گرتا ہے تو اکثر گھر گھر منہدم ہو کر خراب ہو جاتے
اور درخت ٹوٹ کر گر جاتے اور کھیتیان اور گھاسین اکثر ضایع و برباد ہو جاتین
اور راہین ایسی خراب ہو جاتین کہ سفر واسطے اکتساب معاش وغیرہ کے انسانونکو
محال ہو جاتا اور آدمی مرجاتے اگر پوچھین کہ کیون برف ملک سرد سیر مین ہوتی ہے
اور ملک گرم سیر مین نہین ہوتی کہہ تو کہ چونکہ زمین ملک سرد سیر کے بہت سخت ہے

برف کا برسنا اوس زمین پر فائدہ رکھتا ہے اسواسطے کہ برف اوپر ایسی زمین سرد
سیر کے پڑی رہتی ہے اور تھوڑا تھوڑا سا حصہ اوس برف کا پانی ہوتا ہے اور
زمین مین جذب ہوتا ہے اور دوسرا فائدہ اوسکا یہہ ہے کہ جو ٹھنڈھی پہاڑ ہین
اوسپر یہہ برف پڑتی ہے اور تھوڑا تھوڑا حصہ برف کا پانی ہوتا ہے اور روے
زمین پر جاری ہوتا ہے اور لیکن گرم سیر ملکون مین چونکہ زمین سست ہے اور گرم پہاڑ
برف ٹہرتی نہین اسیواسطے ایسے گرم مقامون پر برف نہین برستی اگر پوچھین کہ اولا کسواسطے ہی
اور اولہ کا کیا فائدہ ہے کہہ تو کہ اولہ غضبہاے پروردگار سے ہے کہ متوجہ گناہگارونکی
طرف ہوتا ہے اگر پوچھین کہ صاعقہ کسواسطے ہوتا ہے اور صاعقہ کا کیا فائدہ ہے کہہ تو کہ
صاعقہ بھی غضبہاے پروردگار ہی سے ہے اگر پوچھین کہ رعد و برق کا کیا فائدہ ہے
کہہ تو کہ ایک فائدونسے اوس رعد و برق کے یہہ ہے کہ جب کسان لوگ اوسکو
دیکھتے ہین رحمت پروردگار کے امیدوار ہوتے ہین اور متوجہ دعا ہوتے ہین اور
جب مسافر لوگ اوسکو دیکھتے ہین غضب پروردگار سے ڈرتے ہین اور استغاثہ
کرتے ہین اور پروردگار کو ساتہہ دعا کے یاد کرتے ہین اور پروردگارنے بھی کلام
مجید مین اوسکے طرف اشارہ فرمایا ہے جیسا کہ فرمایا ہے يُرِيكُمُ الْبَرْقَ
خَوْفًا وَّطَمَعًا یعنے دیکھاتا ہے تمھین برق یعنی بجلی کو واسطے خوف خدا کے اور طمع
رحمت پروردگار کے اور جان تو کہ خلقت انسان کے چونکہ نہایت عجیب ہے اور
مشتمل بہت سی حکمتون پر اور دلیل واضح اوپر معرفت پروردگار کے ہے اسیواسطے
کئی مقام پر کلام مجید مین حقتعالے نے ذکر اسکا خود فرمایا ہے اور روایت ہے کہ
سید الانبیا نے فرمایا۔ اَعْرَفُكُمْ بِنَفْسِهٖ اَعْرَفُكُمْ بِرَبِّهٖ یعنی تم مین سے جسنے
کہ اپنی تئین اچھے طرح پہچانا اپنے پروردگار کو اوسنے اچھی طرح پہچانا اور شمہ حکمتون کی
خلقت انسان کے یہہ ہے کہ پروردگار نے اپنی حکمت کاملہ سے واسطے بقاے

شمہ حکمتون کی خلقت انسان

نسل آدم کے منی کو غذاؤن سے کہ کھائی جاتی ہے ایجاد کیا ہے اور صلب مین باپ کے
اور ترائب مان مین اوسی منی کو جگہ دی ہے اور پیٹ مین عورت کے رحم یعنے بچہ دانکو
مانند ایک تھیلی کے اور واسطے مرور آلت تناسل کے پیدا فرمایا ہے کہ اوس آلہ کے
ذریعہ سے منی کو رحم تک پہونچا سکے اور از روے حکمت بغایت کے منی کو جہندہ
یعنی اوچھلتی ہوی حالت مین بنایا ہے کہ تا دفعۃً فورًا رحم مین قرار لیوے اور طبیعت
رحم ایک دفعہ شروع تاثیر خلقت انسان مین کرے اور عورت و مرد کو ایسی
خاصیتین جدا جدا عطا فرمائی ہین کہ جب ایک دوسریکو دیکھین اور بات چیت کرین
شہوت مین بھر جاوین اور حرکت مین آوین اور مانند مستون کے خاص حرکتین کرین
اور بعد حرکات مستانہ کے منی صلب مرد سے اور ترائب زن سے منتقل ہو کر رحم مین
قرار پکڑے اور حقتعالے نے بھی سوره طارق مین اسکے طرف اشاره فرمایا ہے یعنی
فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ يَّخْرُجُ
مِنْ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَآئِبِ کر ترجمہ اوسکا یہہ ہے چاہیے کہ نظر کرے
انسان کہ کس چیز سے خلق کیا گیا ہے خلق کیا گیا ہے آب جہندہ یعنی اوچھلتے ہوے پانی سے کہ باہر
آتا ہے میان صلب و ترائب اور صلب ہڈیان یعنے گریان پشت کی ہین اور ترائب
احتمال رکھتا ہے کہ استخوان سینہ ہو اور بعد اوسکے کہ نطفہ نے رحم مین قرار پکڑا رفتہ
رفتہ پروردگار اپنی قدرت کاملہ سے اوس نطفہ کو خون کر دیتا ہے اور اوسکو علقہ کہتے
ہین اور بعد اوسکے خون کو گوشت کرتا ہے اور اوسکو مضغہ کہتے ہین بعدہ گوشت سے
ہڈیان پیدا کرتا ہے اور گوشت کو ہڈیون پر اوگاتا ہے جیسا کہ حقتعالے نے
کلام مجید مین اشاره ان حالات کیطرف فرمایا ہے اور فرمایا ہے لَقَدْ خَلَقْنَا
الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ
مَّكِيْنٍ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا

عظاما فکسونا العظام لحما ۱۲ اور کتاب لطائف غیبی مین اہل تجربہ سے نقل ہے کہ
جب منی نے مرد وزن کے قعر رحم مین قرار لیا ہے رفتہ رفتہ وہ نطفہ مدور ہوتا ہے ۱ ۔
روز وہ سفید رنگ ہے بعد اوسکے وسط حقیقی مین اوس جسم مدور کے یعنی بیچ مین او
پہلے ایک نقطہ خون سے بہم پہونچتا ہے اور وہی مقام دل کا ہے بعد اوسکے دو نقطہ
اور خون سے بہم پہونچتی ہین ایکنقطہ اوپر دل کے اور وہی جگہہ دماغ کے ہے
اور ایکنقطہ داہنے جانب دل سکے نکلتا ہے اور وہی جگہہ جگر کی ہے اور یہہ تینون عضو
ابتدا خلقت انسان کے ان تینون عضو سے ہے تمام بدنمین بہت بڑے عظیم ہین
اور ان اعضا کو اعضاے رئیسہ کہتے ہین اور بعد اوسکے یہہ تینون نقطے خون کو کھینچتے
ہین ۔ اور بعد کو آپس مین ملجاتی ہین اور مجموعہ ان حالات کا مدت تین روز مین
واقع ہوتا ہے کہ چھہ روز تک محض ایک نقطہ تہا اور اب نو روز ہوے اور کبھی ایسا
ہوتا ہے کہ ایکروز آگے یا پیچھے حساب مین واقع ہوتا ہے اور اوسوقت بعد چھہ روز کے
مجموعہ جسم مدور دو روز مین رنگ خون ہوتا ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایکروز
یا دو روز آگے یا پیچھے واقع ہوتا ہے اور بعد بارہ[۱۲] روز کے علقہ گوشت سرخ ہوجا
تا ہے اور اب دل و دماغ و جگر ایک دوسرے سے ممیز ہونے لگتے ہین ۔
اور پیٹھ کی گڑیان ظاہر ہوتی ہین اور کبھی ہوتا ہے کہ دو روز آگے یا پیچھے یہہ خلقت
واقع ہوتی ہے پس اوسوقت پروردگار گوشت کو ہڈیون مین اوگاتا ہے
اور ہڈیون کو پوشاک گوشت کے پہناتا ہے اور حکمتہاے عجیبہ سے یہہ ہے کہ خون حیض کو
اطراف بدن سے رحم مین لاتا ہے اور لڑکے کی اوس سے پرورش ہوتی ہے اور
یہی باعث ہے کہ عورت ایام حمل مین خون حیض کو نہین دیکھتی ہے اور عجائب سے کہنون سے
یہہ ہے کہ پروردگار نے آنول کو خلق فرمایا ہے کہ ایک سرا اوسکا ملا ہوا ناف
طفل سے اور ایک سرا دوسرا اوسکا ملا ہوا موضع خون سے ہے کہ اوسکو جفت

مضغہ کو بنایا پھر بنایا
بعد اوسکے پس پہنایا
ہڈیون پر گوشت کو
ہڈیون پر گوشت کو
پہنایا ۱۲ منہ

کہتے ہین ہمیشہ خون حیض اوسے آنول کے راہ سے ناف طفل مین جاتا ہے اور ناف سے
جمیع بدن مین اوس کے دوڑتا ہے اور اوسے پرورش پاتا ہے اور جب لڑکا پیدا ہوتا ہے
اوسی آنول کو قینچی سے ناف تک لڑکے کے کاٹ دیتے ہین تبارک اللہ
احسن الخالقین اور ہیں سے پروردگار کے یہہ ہے کہ بدن انسانکو
محض ہڈی کے ٹکڑے سے نہین پیدا کیا ہے مگر ہڈیون کو بہت آپس مین جوڑ جوڑکر
ملا دیا ہے کہ بیٹھنا اوٹھنا سونا لینا دینا جانا آنا دوڑنا سہولت سے ممکن ہو سکے
اور فائدہ دوسرا یہہ ہے اگرچاہے بعض اعضا کو جنبش یعنی حرکت دیوے اور
بعض اعضا کو نہ جنبش دیوے اور دوسرا فائدہ یہہ ہے کہ اگر کوی آفت کسی عضو پر
پہونچے اثر اوسکا تمام بدن پر نہ پہونچے اور فائدہ دوسرا یہہ کہ بدن انسان اور
باقی حیوانات کے گرم وتر ہین اور ہمیشہ گرمی وتری بدن مین عمل کرتی ہے
اور بخارات یعنی بھاپ بہت بدن مین بہم پہونچتی ہے اور جوڑون سے ہڈیونکے
یہہ بھاپ باہر نکلا کرتی ہے پس اگر ہڈیان بدن مین بہت نہ ہوتین یہہ بخارات
بدن مین بہت رہا کرتے اور باعث بیماریونکا ہوتا اور جیسا کہ پایا گیا ہے علم
تشریح مین کہ مجموع بدن انسانی مین ہڈیان سوا ے اور چھوٹی چھوٹی
ہڈیون کے دوسو اڑتالیس ہڈیان ہین اور از انجملہ سر مرکب چھبیس ہڈیون کے
جوڑ سے ہے اور عجائب حکمتون سے سرکے یہہ ہے کہ پروردگار نے چار
ہڈیان مثل چار دیواری کے واسطے سر کے پیدا کی ہین اور کاسہ سر کو
مانند چھت کے اوس چار دیواری پر مقرر فرمایا ہے اور اوسمین مقام دماغ یعنے
بھیجہ کا کہ سر آمدہ ملک بدن ہے گردانا ہے اور چونکہ دماغ نہایت لطیف و شریف ہے
اور مقام حس و ادراک و فہم اور حافظہ اور خیال کا ہے پروردگار نے سات
طبقہ کے ذریعہ سے اوس دماغ کی حفاظت فرمای ہے اول ایک پردہ نازک کہ اوسکو

ردا گرد کھنچا ہے اور دوسرا پردہ سخت اوس پہ نازک پر کھنچا ہے تیسرے برم اوستخوان اور حرزم استخوان پر ایک اور پردہ کھنچا ہے کہ اوسکو سمحاق کہتے ہیں اور اوپر سمحاق کے گوشت کو پیدا کیا ہے اور اوپر گوشت کے پوست یعنے جلد یعنے کھال کو خلق فرمایا ہے اور کھال کے اوپر بالون کو اوگایا ہے تبارک اللہ احسن الخالقین اگر پوچھین کہ پروردگار نے کس لیئے سر کو گول پیدا کیا ہے کہہ تو کہ اوسمین بہت سے فائدے ہین ازانجملہ اون کے فائدون سے یہہ ہے کہ اوسکا یہہ شکل آنکہہ مین خوش نما ہے اور باقی شکلون سے اور دوسرا فائدہ اوسکا یہہ ہے کہ اگر کوئی پتھر یا لکڑی اوسپر لگے تھوڑی سی جگہہ کو دماغ سے توڑے بخلاف اور باقی شکلون کے اور فائدہ دوسرا یہہ کہ شکل مدور فراخ تر اور دوسرے شکلون سے ہے اس صورت مین کہ محیط اوسکا برابر ہووے اور دوسری شکلون کے ساتھہ اور فائدہ دوسرا یہہ کہ مونڈانا بالونکا اس مدور شکل کے ساتھہ زیادہ آسان ہے اور دوسری شکلون کے مقابلہ مین اور عجائب حکمتون سے ہڈیون کے یہہ ہے کہ پروردگار نے بہت سی ہڈیون کو جوف دار یعنے خولدار پیدا فرمایا ہے تا بھاری وزن مین نہو جاوین اور حرکت ان ہڈیون سے باسانی واقع ہو اور جوف ہڈیونکا مغز سے پر کیا ہے تا یہہ مغز غذا استخوان ہوا کرے اور چربی اوس ہڈی کی نہ پگھلے کہ بسبب حرکت کے خشکی ہڈی پر غالب نہو جاوے اور جب پروردگار نے بحکمت کاملہ دو سو اڑتالیس پارہ استخوان کی بدن انسان کو بروجہ احسن بہم ترکیب دیا ہے پس اون ہڈیون کو ساتھہ طناب رگ و پے کے ہر ہر ہڈی کو محکم اور استوار فرمایا ہے اور گوشت سے اوس ہڈی کو پر کیا ہے جیسا کہ گھر کو مٹی سے بھرتے ہین اور گوشت پر واسطے استحکام زیادہ اور عضو کے کھال کو کھینچا ہے جیسا کہ گھر کو بعد مٹی کے بھرنے کے چونی وغیرہ کر

بیان خلقت کے
سر کو گول کیواسطے
بنایا گیا ہے
اور اسکا فائدہ

کیگل اور گلکاری کرتے ہین تبارک اللہ احسن الخالقین

جان تو کہ گوشت کی خلقت مین چند فائدہ ہین اول یہہ کہ ہڈیان گوشت کے سبب سے محکم ہوتی ہین اور رخنہ وسوراخ اور درزین اوس کے ذریعے سے بند ہو جاتی ہین اور فائدہ دوسرا یہہ کہ چونکہ گوشت خون سے بہم پہونچتا ہے اور طبیعت اوسکی گرم وتر ہے بدن کو گرم وتازہ نگاہ رکھتا ہے تیسرا فایدہ اوسکا کہ اگر گوشت نہوتا ہڈیان بدن کی باہم رگڑ جاتین اور ٹوٹ جاتین چوتھا فائدہ اوسکا اگر گوشت بدن مین نہوتا بیٹھنا اور سونا دشوار ہوتا نہین دیکھتا تو کہ دُبلے آدمی کو بیٹھنے اور سونے سے اذیت ہوتی ہے تبارک اللہ احسن الخالقین

اور منجملہ حکمتون سے اونگلیون کے خلقت سے یہہ ہے کہ سب اعضا سے زیادہ حقیر اور کمزور ہین اور اسیطرح قیاس باقی اعضا پر کرنا چاہیئے چونکہ مقصود خلقت سے اونگلیون کے خدمت تمام بدن کے ہے اسیواسطے ترکیب اونگلی کی تین ٹکڑے سے ہڈی کی فرمائی ہے کیونکہ اگر ایک ٹکڑہ سے ہڈی کے یا دو ٹکڑے سے اونگلی بنای جاتی تو بہت سے کام فوت ہو جاتے مثلاً اگر چاہتا کہ مٹھی کو گرہ دیوے گرہ نہ دلیسکتا اور دشمن کو اپنے سے دفع نکرسکتا اور اسیطرح گول چیزون کو زمین سے اوٹھا نسکتا اور اسیطرح اگر چاہتا کہ ہتھیلی کو جمع کرے اور اوس سے پانی پیئے نہ پی سکتا اور کسی چیز کو لکہہ نہ سکتا اور اگر زیادہ تین ٹکڑے سے ہڈیون کے خلقت اونگلیون کی ہوتی اعتدال کی حالت سے زیادہ ہو جاتا اور اونگلی کے کم قوت حالت ہو جاتی اور حکمتون سے خلقت اونگلیون کے یہہ ہے کہ پروردگار نے چار اونگلیون کو باہم ملا ہوا پیدا کیا ہے اور انگوٹھے کو ان چار اونگلیون سے جدا بنایا ہے اور زیادہ قوت اوسکو عطا کی ہے تاکہ برابر قوت مین چارون اونگلیون کے ہووے اور چیزون کو باسانی

بیان فوائد خلقت گوشت

اونگلیون کے خلقت میں حکمتون کا بیان

زمین سے اوٹھا سکے اور اگر انگوٹھا چارون اونگلیون سے جدا اور دور نہوتا گول
چیزون کو اصلا اوٹھا نسکتا اور کوی چیز لکھہ نہ سکتا اور نہ سلای کر سکتا اور کانٹا
پاؤن سے کھینچ نہ سکتا اور حکمتون سے اونگلیون کے یہہ ہے کہ پروردگار نے
بعضون کو لمبا اور بعض کو چھوٹا پیدا کیا ہے اسواسطے کہ جسوقت ہتھیلی کو کاسہ
کرنا بضرورت پانی پینے کے منظور ہو اور اوسمین پانی پئین سب برابر ہو جائین اور
جب مٹھی کو گرہ دیوین مضبوط ہو جاوے اور اونگلیون کو سیدہا کھڑا کرین
لبشکل نصف دائرہ کے ہو اور دائرہ بہترین شکلونکا ہے اور حکمتون اونگلیونکی
یہہ ہے کہ پروردگار نے ان اونگلیون کو بہت سخت پیدا کیا ہے کہ کام کاج
کرنمین ضعیف نہون اور اس سختی کے ساتہہ اوسکے بیچ کو خالی یعنے خولدار
پیدا کیا ہے کہ تا حرکت کرنمین تیز و چالاک رہین اور جوف یعنی خول مین اوسکے
ایک مغز یعنے ایک قسم کا گودا پیدا کیا ہے کہ تا کام کاج کی حرکت سے خشکی
اون پر غالب نہو وے اور [illegible]ن سے اونگلیون کے یہہ ہے کہ پروردگار
نے اونگلیون کی ہڈی کو قوی پیدا کیا ہے اور سرے مین اوس ہڈی کے
ایک گڑہا مانند گھر نگینۂ انگوٹھی کے قرار دیا ہے اور دوسرے جوڑ کی ہڈی کے
سرے مین بھی یہہ گڑہا پیدا کیا ہے مانند نگین کے اور پہلے جوڑ کی ہڈی
کے سرے کو اوسکو بٹھایا ہے اور تیسرے جوڑ کو دوسرے جوڑ سے
اسیطرح ترکیب دی ہے اور جیسا کہ حامل کو چاہیئے کہ محمول سے زیادہ قوی
ہو اسیواسطے پہلا جوڑ دوسرے سے زیادہ مضبوط اور دوسرا تیسرے سے
قوی زیادہ ہے اور دو[illegible]ے حکمتون سے اون اونگلیون کے یہہ ہے کہ
مفصل یعنی جوڑ اونگلیونکا جو کہ ہمیشہ حرکت مین ہے اور ہڈی جب ہڈی پر
ہمیشہ رگڑی جاوے تو باعث ٹوٹ جانے ہڈی کا ہوتا ہے اسیواسطے

پروردگار نے غضروف نرم یعنی کرّی ملایم کو درمیان بندون کے پیدا کیا ہے کہ تا
ہڈیان آپس مین رگڑ نہ کھاوین اور رباطات کو مانند رسیون کے اوپر بندون کے
لپیٹا ہے تاکہ بند آپس سے جدا نہووین اور گڑہے کو بند کے سرے کے
بہت چوڑا نہین بنایا کہ تا گرہ سر بند کی اوسمے باہر نہ آوے اور بہت اوس گڑہے
کو تنگ بھی نہین کیا کہ تا گرہ سر بند کی آسانی سے اوسمین حرکت کرے اور دوسری
حکمتون سے اوس کے یہہ ہے کہ پروردگار نے اپنی حکمت کاملہ سے اونگلیونکو
کپڑا گوشت و پوست کا پنہایا ہے کہ تا جلدی ٹوٹ نہ جاوین اور آسانی سے
لکڑی اور پتھر وغیرہ کو زمین سے اوٹھا سکے اور حکمتون سے اوس کے یہہ ہے
کہ کپڑا اونگلیون کے ناخن کو پیدا کیا ہے اور اوسمین بھی چند فائدے ہین
پہلا فائدہ یہہ کہ چھوٹی اور بہت باریک چیزون کو مثل سوئی اور تل کے دانے
اور دانہ رائی وغیرہ کے اوٹھا سکے دوسرا فائدہ یہہ کہ بدن کو وقت ضرورت
کھجلا دے اور عجائب حکمتون سے یہہ ہے کہ جب بدن کے جس حصہ مین کھجلی
پیدا ہووے ہاتھ کی اونگلیان اوسکے اوسی حصہ پر واسطے دفع تنابش کے جا رہتی
جاتی ہین اور خطا نہین کرتی ہین تیسرا فائدہ یہہ کہ ناخن اونگلیون کے سرون کے
حفاظت کرتا ہے اور طرح طرح کے آفتون سے نگہداری کرتا ہے اور تھوڑا سا
بیان آنکھ کی خلقت کا پروردگار نے دس طبقے یعنی دس تہہ آنکھ مین پیدا کئے ہین
قطعہ کرد آفریدگار تعالے بصنع خویش + چشمت بہفت طبقہ و سہ آب منقسم
صلب و مشیمہ شبکہ زجاجے و لبس جلیدہ + پس بیض و عنکبوت و عنب قرن و ملتحم
پہلے طبقہ یعنی پردہ کو صلبیہ کہتے ہین اور دوسرے طبقہ کو مشیمی کہتے ہین اور
تیسرے طبقہ کو شبکی کہتے ہین اور درمیان طبقہ شبکی کے ایک جسم ہے مانند
شیشۂ بلور کے کہ پگھلایا ہوا ہووے اور اوسکو رطوبت زجاجی کہتے ہین

اور درمیان رطوبت زجاجی کے ایک جسم ہے سفید اور روشن اور مدوّر
یعنی گول اوسکو رطوبت جلیدی کہتے ہیں اس جہت سے کہ سفید و شفاف ہے
مانند جلید کے اور جلید اوس شبنم یعنے اوس کو کہتے ہیں کہ جو جم گئی ہو
اور اوسکو بردی بھی کہتے ہیں اسواسطے کہ مانند برد کے ہے کہ فارسی مین
اوسکو تگرگ یعنے اولہ کہتے ہین اور اوپر رطوبت جلیدی کے ایک جسم ہو
مانند انڈے کی سفیدی کے کہ اوسکو رطوبت بیضی کہتے ہین اور غذا اسکے
جلیدی اسی رطوبت سے ہے اور رطوبت زجاجی سے کہ نیچے اس رطوبت
ہے اور کہا ہے کہ دیکھنا چیزونکا رطوبت جلیدی سے واقع ہوتا ہے اور باقی
طبقین اور پردے اسباب اور آلات اس رطوبت جلیدی کے ہین اور اوپر رطوبت بیضی کے ایک پردہ بہت باریک مانند
مثل مکڑی کے جالے کی ہے اور اوسکو پردہ عنکبوتی کہتے ہین اور اوپر اوسکے پردہ عنبی ہے اور اوسکو پردہ عنبی اسواسطے
کہتے ہین کہ درمیان اوس کے ایک سوراخ ہے مانند اوس دانہ انگور کے کہ جسکو اوس کی
توڑ لیا ہو اور پروردگار نے اس سوراخ کو اسواسطے بنایا ہے کہ تا نور بینائی کا اوس سے
گذر کرے اور اس طبقہ کو ازروے حکمت کے پروردگار نے سخت اور
مضبوط پیدا کیا ہے خصوصاً حوالی سوراخ کو بہت سخت و مضبوط کیا ہے
کہ تا سوراخ اپنے حال پر رہے اور نظر کو کوئی ضرر و نقصان نہ پہونچے اور
نیچے اوس کے پردے پردے کرکے پیدا کیا ہے تا کہ رطوبت بیضی اوس
سوراخ کو کہ گذرگاہ نور بینائی ہے نہ خراب کر دے جانی تو کہ ان پردون کو
مختلف رنگ دیئے ہین سیاہ اور نیلا اور غیر اوسکے اور اوپر اوس کے
پردہ قرنی ہے اور چونکہ پردہ قرنی کا شفاف ہے نیچے اوس شے کے رنگ
پردہ عنبی کا نمودار و ظاہر ہے اور اس سب مجموعہ کو حدقہ یعنی آنکہ کا ڈھیلہ
کہتے ہین اور گرد اس حدقہ کے ایک جسم سفید چرب دار آیا ہے کہ اوسکو

طبقہ ملتحمہ کہتے ہین اور از روے حکمت کے پردہ قرنی کہ اوپر آنکھہ کے ڈھیلہ کے
اور جگہہ آفتون کی ہے لہذا اوسکو پروردگار نے چار طبقہ یعنی چار تہہ کرکے پیدا کیا
تا بعضی اگر طبقون مین سے کسی طبقہ کو کوی آفت پہونچے باقیماندہ اور طبقے آنکھہ کے
حفاظت کرین اور اسی جہت سے ہے کہ یعقوب نے کہا ہے کہ طبقات آنکھہ کے
مانند طبقات عالم اجسام کے تیرہ ہین اور طبقات عالم کے چار عنصر اور نو فلک
ہین اور عجائب خلقت سے آنکھہ کے یہہ ہے وہ مقام کہ محل بینائی یعنے روشنی
آنکھہ کی ہے مسور کے دانہ سے بھی بہت کم ہے اور اسی قدر کم مقدار مقام نور سے
آسمان اور چاند اور ستارے بیشمار دیکھائی دیتے ہین اور عجائب خلقت
آنکھہ کے یہہ ہے کہ آنکھہ مثل آئینہ کے ہے کہ تھوڑے سے گرد وغبار کے پڑنے
سے آنکھہ کو ضرر نقصان پہونچتا ہے اسواسطے پروردگار نے اپنی حکمت
کاملہ سے آنکھہ کے پلک کو ایسا پیدا کیا ہے کہ ہمیشہ حرکت کرتی ہے اور آنکھہ کے
آئینہ کو ہر وقت صیقل کیا کرتی ہے اور صاف کرتی رہتی ہے اور جو کہ مکھی کی آنکھہ
بہت ہی چھوٹی ہے اور اوسمین گنجائش پلک کی نہین ہے اسواسطے پروردگار نے
اوس مکھی مین ایسے ہاتھون کو پیدا کیا ہے کہ ہمیشہ وہ ہاتھ آنکھہ پر ملتے رہین اور
آنکھہ کو صیقل کرتے رہین اور صاف کرتے رہین جیسا کہ مکھی کی خلقت مین ذکر
ہوا اور عجائب خلقت سے آنکھہ کے یہہ ہے کہ جو دل مین پیدا ہوتا ہے خوشی اور
رنج سے پہلے اثر اوسکا آنکھہ پر ظاہر ہوتا ہے اور جو کہ آنکھہ دیدبان ملک بدن کی ہی
اسیواسطے پروردگار نے اپنی حکمت کاملہ سے بلندی گردن مین اوسکو جگہہ دی ہی
اور گردن کو اسطرح سے بنایا ہے کہ ہر طرف پھر سکے اور جب آنکھہ کو بہت نازک
اور لطیف پیدا کیا ہے اسواسطے اوس آنکھہ کی حفاظت کیواسطے طاقی پیشانی مین
اوسکو جگہہ دی ہے اور آنکھہ کے بھوون کو مانند سائبان کے سر پر اوس

بھیانی کے کھینچا ہے اور ایسی کھال کو غلاف آنکھہ کا بنایا ہے کہ اگر کوی آفت آنکھہ پر آجاوے یا سوجاوے اوس غلاف کی وجہسے آنکھہ ڈھک جاوے اور پلکون کو پیدا کیا ہے کہ تا مچھر اور مکھی وغیرہ آسانی سے جاگنے کی حالت مین آنکھہ مین داخل نہو سکے اور پلکون کو سیاہ رنگ پیدا کیا ہے کہ تا آنکھہ کی روشنی کو نقصان نہ پہونچا وے اگر پوچھین کہ پروردگار نے کسواسطے آنسو کو کھاری مزہ مین پیدا کیا ہے کہہ تو کہ اسواسطے کہ طبقہ ملتحمہ کی بسبب شوریت کے حفاظت کرے اسواسطے کہ طبقہ ملتحمہ مانند چربی کے ایک چیز ہے اور کھارین چربی کو عفونت سے نگاہ رکھتا ہے تبارک اللہ احسن الخالقین پس جو شخص کہ دل کی آنکھہ سے عجایب خلقت مین آنکھہ کے غور و فکر کرے اوسکو علم جزم ساتھہ وجود پروردگار دانا و توانا و حی و حکیم و مریدکارہ و سمیع و بصیر کے بہم پہونچتا ہے اور تھوڑا سا بیان حق تعالی ن سے کان کی خلقت یہہ ہے کہ پروردگار نے اوسکو ہڈی سے نہین پیدا کیا ہے کہ تا وقت سونیکے اور آرام کرنیکے باعث تکلیف کا ہو اور مانند سیپی کے اوسکو پیچ در پیچ پیدا کیا ہے کہ تا ہوا اوسمین بند ہو جاوے اور ہوا کلام کو کان تک پہونچا وے اور فایدہ دوسرا کان کے پیدا کرنے کا یہہ ہے کہ راہ جانورون کی بند ہو جاوے اور جانور اپنی تئین دماغ تک جلدی نہ پہونچا سکین اور دوسرا فایدہ یہہ ہے کہ ہوا نہایت گرم اور نہایت سرد ایک دفعہ کان مین داخل نہو سکے تا باعث ضرر دماغ کا نہو وے اگر پوچھین کہ پروردگار نے کسواسطے کان کے میل کو کڑوا پیدا کیا ہے کہہ تو کہ اسواسطے کہ جانور اوسسے نفرت کرین اور کان مین داخل نہو وین تبارک اللہ احسن الخالقین اور تھوڑا سا بیان ناک کی خلقت کا یہہ ہے کہ ہوا اوس مین لیتی ہوی ہے ہر سانس لینے مین

تھوڑا سا بیان کان کی خلقت کا

تھوڑا سا بیان ناک کی خلقت کا

تھوڑا سا حصہ اوس ہوا کا پھیپھڑے کی راہ سے دل مین پہونچتا رہتا ہے اور
دلکو ٹھنڈا کرتا رہتا ہے اور وہی ہوا دل سے بڑے بڑے رگون مین کہ دل سے
اوگی ہین داخل ہو اور بڑی رگون سے چھوٹی چھوٹی رگون مین جاوے
یہانتک کہ تمامی بدن مین پہونچے اور بدن کو ٹھنڈا کرے اور جب وہ ہوا
گرم ہوجاوے ساتہہ بخار ہاے فاسدہ کے ملکر جس جس راہ سے کہ ہوا
گئی تھی لوٹ کر واپس ہووے اور فائدون سے ناک کے یہہ ہے کہ تھوڑی
حصہ کو ہوا کے دماغ تک پہونچاوے اور دماغ کو تروتازہ کرے اور
اچھی اور بری بو دماغ تک پہونچاوے اور زندگی انسان اور حیوان کی
اسی سانس لینے پر منحصر ہے کہ اگر سانس لینا بند ہوجاوے زندگی فوراً
قطع ہوجاویگی اور بعضے عالمون نے کہا ہے کہ ایک رات و دن مین ہر انسان
چوبیس ۲۴ ہزار سانسین لیتا ہے اور کہا ہے کہ جب تک پھیپھڑا ایک بار سانس
لیتا ہے دل پانچ بار حرکت کرتا ہے پس دل ہر رات و دن مین ایک لاکھ
بیس ہزار مرتبہ حرکت کیا کرتا ہے اور ہر سانس کھینچنا پھیپھڑا کا اور حرکت
دل کی ہر مرتبہ ایک حیات تازہ کا خلعت منجانب منعم حقیقی و قادر لم یزل لایزال
بدن انسان کو پہنایا جاتا ہے سہ از دست و زبانے کہ بر آید
کز عہدہ شکرش بدر آید + در فائدون سے ناک کے یہہ ہے کہ اوس مین ہوا
ہمیشہ معتدل رہے کہ تا بہت ٹھنڈی ہوا پھیپھڑے اور دلکو کوئی نقصان نہ
پہونچاوے اور فائدہ دوسرے ناک کے یہہ ہے کہ حرف مخارج سے ساتھہ
آسانی کے باہر آوین نہین دیکھتا تو کہ جسکے ناک کو کاٹ ڈالین بعض حرفونکا
ادا کرنا اوسپر دشوار ہوتا ہے خاص کر کے مثل حرف نون کے ادا کرنا

تھوڑا سا بیان حکمتو
زبان اور دہان کی
خلقت کے

اوسپر بہت دشوار ہوتا ہے اور اوسکو چھینکنا کہتے ہین اور حکمتون سے ناک کے
یہہ ہے کہ پروردگار نے درمیان ناک کے ایک ایسی دیوار اپنی قدرت کے کہینچی ہی
کہ تا سقف دماغ اور ناک کی حفاظت کرے اور فائدہ دوسرا یہہ ہے کہ ناک کی
خلقت کو خوشنما پیدا کیا ہے کہ اگر ایک سوراخ ناک کا چھوڑ رکھتا تو بہت بدنما چہرہ
معلوم ہوتا اور تھوڑا سا بیان حکمتون سے زبان اور دہان کی خلقت یکے مینکی
یہہ ہے کہ جسوقت دل یہہ چاہتا ہے کہ اپنے مطلب اور مراد کو کسی کے دلمین بٹھاوے
فوراً حق سبحانہ تعالے زبان کو حکم فرماتا ہے کہ فضاے دہن یعنی مونہہ کے
راستہ مین دوڑے اور جس مخرج حرف کے ساتھ کہ حرکت کرے اوس سے
ایک آواز اور ایک حرف فوراً پیدا ہووے اور ترکیب سے حرفون کی
مراد دل کی سمجھی جاوے اور جان تو کہ پروردگار نے قصبۂ شش
یعنی پھیپھڑے کے گلے کو ساتھ پھیپھڑے کے مانند نا ے پوست کو سفید کر
بنایا ہے کہ پھیپھڑا بمنزلہ انبان ہے اور قصبہ اوسکا یعنی گلہ اوسکا بمنزلہ نے کے ہے
باہر نکلنے سے ہوا کے نرخرہ یعنی حنجرہ سے طرح طرح کی آوازین اور صدائین
اوس سے ظاہر ہوتے ہین اور حکمتون سے اوس قصبہ ریہ کے یہہ ہے کہ کتنے
ہزار آوازون کے مقابلہ مین آواز دو آدمیون کی آپس مین ملتے نہین پاتے ہین
جبکہ مونہہ آدمی کا ایک بالشت سے ہرگز زیادہ نہین ہے کتنے ہزار مونہون کے مقابلہ
ایک کا دوسرے سے مونہہ ملتے نہین ہین اور حکمت خاص اس مین ظاہر یہہ ہے کہ جورو
اور خاوند ایک دوسریکو باہم پہچانین اور اسیطرح مان اور باپ اپنے فرزندونکو
بمقابلہ دوسرون کی اولادون سے امتیاز و شناسائی بہم پہونچاوین کہ تا
محرم سے نامحرم اور وارث سے غیر وارث پہچانے جاوین اور اسیطرح
معاملات مین ایک دوسرے کو پہچانین کہ تا کوئی غلطی سے کسیکے حق کو دوسریکو

نہ پیدا ہوے پس اگر اختلاف آوازون اور مونہون مین نہوتا عالم بے انتظام ہوجاتا
اور بہت بڑا افساد و غدر دنیا مین ہر روز رہا کرتا کہ اوسکی اصلاح اور تدبیر ہونا
چارہ کار کسیکے پاس ہرگز ہرگز موجود نہوتین اور فائدونسے اس اختلاف کے
خداوند برتر دانا اور حکیم و علیم کے کمال قدرت اور حکمت کے نشانیان ہمہ
وقت ظاہر و ہویدا ہوا کرتے ہین اور اسیطرح ہمیشہ اور ہر وقت اور ہر آن اوسکی
قدرت اور حکمت کے نشانیان ظاہر اور روشن ہوا کرینگی تبارک اللّٰہ
احسن الخالقین جان تو کہ پروردگار نے اپنی قدرت کاملہ سے دو راہ
ملی ہوی مونہہ مین پیدا کی ہین ایک راہ گذر گاہ سانس لینے کی ہے اور یہہ راہ
ملی ہوی پھیپھڑے سے جاتی ہے اور اوسکو قصبہ ریہ کہتے ہین اور دوسری راہ
گذر گاہ کہانے اور پانی کی ہے اور وہ راہ ملی ہوی معدہ سے ہے اور اس
راہ کو عربی مین مری کہتے ہین اور پروردگار نے اپنی حکمت کاملہ سے واسطے
گذر گاہ سانس کے ایک ایسے سرپوش کو خلق فرمایا ہے اور اوس سرپوش کو
عربی مین لہات اور ہندی مین کوا کہتے ہین اور حکمت و مصلحت اس سرپوش کی خلقت
یہہ ہے کہ کہانا اور پانی اس راہ سے داخل نہووے اور وقت آواز دینے اور
بات کرنے کے یہہ سرپوش ہمیشہ اوٹھ جایا کرتا ہے پس اگر کہانے اور پینے کی
حالت مین اتفاق سے کوی چیز اس سانس لینے والی راہ مین چلی جاوے تو وہ
چیز کہانسی مین نکل جاتی ہے مگر بہت دقت و تکلیف سے وہ چیز کہانسی کے
ذریعہ سے نکلتی ہے کہ جسکو اچہو ہو جانا کہتے ہین اور جسکو جسوقت اچہو ہو جاتا
وہی شخص اچہو ہو جانے کی تکلیف و اذیت کو جان سکتا ہے اور پھیپھڑا جو دل سے
ملا ہوا ہے وہ ہمیشہ دلکو ہوا مثل پنکہہ کے دیا کرتا ہے کہ تا گرمی دل کے باعث
ہلاکت کا نہو جاوے اور جان تو کہ بادشاہ ملک بدن کا دل ہے اور تمامی عضو

بدن بحکم حضرت باری فرمانبرداری مین دل کے مصروف ہین اور پروردگار نے اوسکو ملک بدن مین کہ اکثر آفتون سے دور ہے ایسے جگہہ بدن مین اوسے عطا فرمائی ہے اور واسطے حفاظت دل کے ایک پردہ اوس کے اوپر پہنایا ہے اور گرد اوسکے ایک بڑا قلعہ مستحکم و مضبوط ہڈیون سے سینہ اور پشت یعنی پیٹھ اور پہلو سے بنایا ہے اور ہڈیون کو باہم ساتہہ پٹھون رباط اور رپے یعنی نس کے محکم کیا ہے اور گوشت اور پوست یعنی کھال سے اون ہڈیون کو قلعہ کے مثل کہگل اور رنج گارے کے جابجا بھر دیا ہے فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ اور تھوڑا سا بیان لڑکے کی پیدا ہونے کی حکمتون مین ہے اور وہ یہہ ہے کہ جب مان کے پیٹ مین پہلے لڑکے کا تمام و کمال بن چکتا ہے اور جگہہ اوسکے اوپر رحم مین رہنے کی تنگ ہوتی ہے الہام پروردگار سے حرکت مین آکر راہ باہر آنے کی ڈہونڈہتا ہے اور اپنے سر کو سب سے پہلے سہولت کے واسطے آگے کرکے مان کے پیٹ سے باہر نکل آتا ہے اور پروردگار اپنی رحمت سے مان باپ کو اوسپر شفیق اور مہربان فرما دیتا ہے کہ محافظت اور پرورش مین اوس کے بڑی کوشش اور جانکاہی کرتے ہین اور واسطے لڑکے کے غذا کے اوسی خون حیض کو جو رحم مین مان کے لڑکے کی غذا ہوا کرتا تہا اب اوسی خون حیض کو مان کی چھاتیون مین جاری فرما کر اوسی خون کو سفید اور خالص کر دیتا ہے اور لڑکے کو اس امر کا الہام فرماتا ہے کہ مان کی چھاتیون کو چوسا کرے اور چھاتیون کے سرون کو یعنی چھاتی کی بھٹنیون کو گول بنایا ہے کہ موہنہ مین لڑکے کے خوب جم کر بیٹھے کچہ سنا لڑکے کو آسانی سے ممکن ہووے اور بہت باریک باریک سوراخ مثل چھلنے کے چھاتیون کے سرون پر پیدا کیا ہے کہ تا دودہ ٹپک نہ جاوے اور بغیر بچہ کے چوسنے کے دودہ آپ سے آپ ہمہ وقت نہ نکلتا رہے اور جب لڑکا واسطے اسکے کام

تھوڑا سا بیان لڑکے کے پیدا ہونے کی حکمتون مین

اوسکی عورتین یعنی پیشاب اور پائخانہ کی جگہہ کو دیکھتے ہین بہت نادم اور شرمندہ
ہوتا اور دلگیر ہوتا اور جب دیکھتا کہ اور لوگ اوسکو پائخانہ اور پیشاب اوسکا
پاک کرکے وہان رہے ہین اور مدتون اور کئی دن ہین اوسکو لپٹتے ہین اور کبھی
جھولے مین اوسکو جھولاتے ہین کمال غصہ اور رنج اوسکو حاصل ہوتا اور دوسرا
دوسرا یہہ کہ اگر عقلمند پہلے ہی سے پیدا ہوتا مدتون دیوانہ اور حیران رہتا اور
دیکھنے سے انسان اور طرح طرح کے حیوانات اور آسمان اور زمین کی اوسکو
بہت بڑی حیرت ہوتی اور اسقدر پراگندہ یعنی پریشان دل ہوتا کہ کسی چیز کو
یاد رکھتا جیسا کہ ایک لڑکا اور ایک عقلمند آدمی کو جسوقت قید مین لیجاوین
وہ لڑکا بہت جلد زبان کو اوس قوم و گروہ کے یاد کرلیتا ہے اور ادب
اور قاعدہ ونکو اون سے بہت جلد سیکہہ جاتا ہے اور عقلمند آدمی اس بنا پر کہ
حیرت اور پریشانی اوسکو زیادہ حاصل ہوتی ہے کوئی چیز یاد نہین رکھتا
گویا سب چیز بسبب کمال حیرت اور پریشانی کے بھول جاتا ہے تیسرا
فائدہ یہہ کہ اگر ناداں اور بیعقل پیدا ہوتا اور لڑکپن کی حرکتیں نہ کرتا ماں باپ کے
نظرون مین عزیز و شیرین یعنی دل پسند نہوتا اور تربیت و تعلیم سے اوسکے
ماں باپ گلو نا ہوتے اور فائدہ دوسرا نادانی اور ضعف بدن سے لڑکے کے
یہہ بھی ہے کہ مدتون ماں باپ اوسکی تربیت کرتے ہین اور اپنے کاندہون
اور گودیون مین لیکر بڑا کرتے ہین تا ایک دوسریکو آپس مین پہچانین اور وارث
غیر وارث اور محرم سے نامحرم جدا اور ممتاز ہوین اور دوسرا فائدہ یہہ کہ ماں
باپ قدر فرزند کی جانین اور فرزند قدر ماں باپ کی جانین اور جسطرح لڑکا تھوڑا
تھوڑا بڑھتا ہے اوسکے عقل بھی اوسیطرح تھوڑی تھوڑی بڑھتی ہے اور تلاش
اور پیدا کرنے مین روزی کے عقلمند ہوجاتا ہے اور جوکہ مردون کو بزرگی و

وقار اور اعتبار اور ہیبت یعنی رعب فرود چاہیئے اسیواسطے پروردگار نے اون لوگوں بلوغ کے داڑھی اور مونچھ عطا کی ہے اور چونکہ عورتوں میں پاکی اور نزاکت اور لطافت مطلوب ہے مونہہ کو اون کے صاف و شفاف بغیر داڑھی و مونچھ اور بال کے خلق فرمایا ہے تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ پس چاہیئے کہ دل کی آنکھہ سے غور و فکر خلقت انسان میں کرے اور اسکو علم یقین ساتھہ وجود پروردگار توانا سمیع بصیر مرید کارہ کے ہم پہونچتا ہے جیسا کہ عقلمندوں کی عقل میں یہہ امر ثابت و تسلیم شدہ مان لیا گیا ہے کہ کام خدا کے کہ مشتمل اوپر حکمت کے ہیں آپ سے آپ حاصل نہیں ہوتے اور نادان اور عاجز سے وہ کام صادر نہیں ہوتے اور مخفی نرہے کہ بہت سا مقدار اسکا جو کچھہ کہ بیان ہوا عجائب حکمتوں سے مخلوقات کے تھا مفضل نے حضرت امام جعفر صادق ع سے سنکر لکھہ لیا کہ جان تو کہ سوچنا علامات اور آثار مصالح و بدایع میں مخلوقات خدا کے باعث معرفت پروردگار ہے اسیواسطے فکر و غور کرنا اوسکی قدرت کی نشانیوں میں بہت بڑا ثواب ہے اور کتاب کلینی میں حضرت امام جعفر صادق ع سے منقول ہے کہ افضل العبادة ادمان الفکر فی اللّٰہ وقدرتہ یعنی بہترین عبادت فکر کرنا خدا میں اور قدرت خدا میں ہے اور حقتعالے نے اپنے قرآن کے ساتھہ غور کرنے اور سوچنے کے اوسکی قدرت کی نشانیوں میں مدح و ثنا قرآن مجید فرماتا ہے جیسا کہ فرمایا ہے وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الخ ابوذر رضی اللہ عنہ کی ماں سے پوچھا کہ عبادت ابوذر رضی اللہ عنہ کے کیا تھے جواب میں کہا کہ ایک گوشہ مکان کا ابوذر رضی اللہ عنہ نے اختیار کیا تھا اور اپنے تمام دن کو حقہ غور کرنے اور سوچنے میں خدا کی قدرتوں کو نشانیوں میں اوس گوشہ مکان میں بسر کرتے تھے اور ضابطہ اور قاعدہ غور و فکر یہہ ہے کہ ذات خدا جو کہ

فکر ہرگز ہرگز تم کیا کرو اسطرح کہ خدا کیسا ہے اور کیونکر ہے یعنی اوسکی
اصل ذات اور صفات کیسی ہے اسواسطے کہ فکر تیرے اور وہم و عقل
تیری اوسکے کنہ ذات تک ہرگز ہرگز نہین پہونچ سکتی ہے محال ہے بلکہ
ہمیشہ فکر او غور کرنا اوسکی قدرت کی نشانیون مین چاہیئے جیسا کہ حضرت
صادق ع سے منقول ہے کہ مَنْ نَظَرَ فِی اللّٰہِ کَیْفَ ھُوَ ھَلَکَ
یعنی جو کہ ذات خدا مین فکر کرے کہ خدا کیسا ہے پس وہ شخص ہلاک ہوا اور
حضرت امام محمد باقر ع سے روایت ہے وَاِیَّاکُمْ وَالتَّفَکُّرَ فِی اللّٰہِ
وَلٰکِنْ اِذَا اَرَدْتُمْ اَنْ تَنْظُرُوْا اِلٰی عَظَمَتِہٖ فَانْظُرُوْا اِلٰی
عَظِیْمِ خَلْقِہٖ یعنی حذر کرو ذات خدا مین فکر کرنے سے اور لیکن اگر چاہو
کہ نظر کرو عظمت و بزرگی خداوند عالم مین پس چاہیئے تمکو کہ فکر اور غور
کرو اوسکی بڑی بڑی نشانیون مین قدرت کی کہ اوس نے اپنی مخلوقات کو
خلق کرنے مین کیسا کیسا حصہ اپنی قدرت کا اور کس طرح سے صرف فرمایا ہے
اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ مَنْ تَفَکَّرَ فِی
ذَاتِ اللّٰہِ اَلْحَدَ وَمَنْ تَفَکَّرَ فِی آلَاءِ اللّٰہِ وُفِّقَ
یعنی جو شخص غور و فکر ذات خدا مین کرے ملحد وکافر ہو جاتا ہے اور جو کہ
فکر و غور نعمتون مین پروردگار کے کرے وہ شخص من جانب خدا توفیق پاوےگا
اور اس مین شک کوئی نہین ہے کہ فکر کرنا نعمتون مین پروردگار کے باعث
توفیق ہے اسواسطے کہ بندہ جسقدر کہ فکر و غور نعمتون مین پروردگار کے زیادہ
کرتا ہے اوسیقدر معرفت اور محبت اوسکی خدا سے زیادہ ہوتی ہے اور اطاعت
اور عبادت اوسکی کامل ہوتی ہے **فصل** دلیل دوسری اوپر وجود
خدائے دانا اور توانا کے یہہ ہے کہ جب بے اعتقاد لوگون مین سے کہ خدا

ناشناس ہین مثل فرقہ زنادقہ و دہریہ کے جب کام انکا حد اضطرار تک پہونچتا ہے اور ہاتھہ ہر ایک
کوشش کا ان کے سب طرف سے کٹ جاتا ہے اور سب لوگون سے ناامید ہو جاتے ہین ایسی حالت مین
دل اونکا ایسے شخص کی طرف متوجہ ہوتا ہے کہ اون کو تہلکہ ورطہ بلا سے نجات دینے والا ہے
اور وہی شخص خدا ہے دانا و توانا و صاحب قدرت ہے بیت اے برادر گر شوی ناامید از ہمہ کس پس بیقین
امید تو بدانکہ دوست خدا + روایت ہے کہ ایک شخص فرقہ زنادقہ یعنی دہریہ سے خدمت جناب امام
علیہ السلام مین حاضر ہوا اور انکار وجود خداے تعالے سے کرتا تہا حضرت نے فرمایا کہ آیا کبھی دریا مین
کشتی پر بہی سوار ہوا ہے تو زندیق نے کہا کہ ہان سوار ہوا ہون امام نے کہا کہ احوال دریا کو دیکہا ہے
تو نے زندیق نے کہا کہ ہان اسطرح کہ جس روز ہوا ہے ہولناک یعنی طوفانی چلے کشتی کو طوفان نے
توڑا اور ناخدا وغیرہ اور اہل کشتی سب غرق ہو گئے اور مین ایک تختہ سے کشتی کے تہون پکڑ لیا پہر
وہ تختہ بہی اوس تختہ سے بہی محروم ہو کر تلاطم ہوا مین گرفتار ہوا یہانتک کہ دریا کے طوفان سے کنارہ پر آگیا
پس حضرت امام نے فرمایا کہ قبل اسکے کہ یہہ قضیہ واقع ہو بہروسہ تیرا اوپر کشتی اور کشتی بانون پر تہا بعد
اوسکے بہروسہ تیرا اوپر تختہ کے تہا پس جب یہہ سب موقوف تیرے ہاتھہ سے نکل گئے آیا ایسی حالت
ناامیدی مین مرنا تو نے اپنے اوپر ٹہان لیا تہا یا امید سلامتی کی بہی کیسی ذات سے تو رکھتا تہا پس زندیق چپ ہوا
بعد اوس کے حضرت نے فرمایا کہ سمجھ کہ صانع تعالے وہی شخص ہے کہ تو اوسوقت ناامیدی مین
تو امید اوسکی ذات سے رکھتا تہا اور وہی وہ شخص ہے کہ جسنے تجکو غرق ہونیسے نجات دی پس زندیق
حضرت کے دست حق پرست پر اسلام لایا اور دوسری روایت مین آیا ہے کہ حضرت صادق
سے پوچہا کہ دلیل اوپر وجود پروردگار کے کیا ہے حضرت نے فرمایا کہ سب سے بڑی
دلیل اوپر وجود صانع عالم کے میرا وجود ہے اسواسطے کہ وجود میرا یعنی ہستی میری اگر مجہسے ہو
تو وہ بہی دو حال سے باہر نہین ہے یا مین نے خود اپنی تئین اوسوقت بنایا کہ مین خود موجود
تہا اور یہہ محال عقلی ہے اسواسطے کہ ہست کو ہست کرنا محال عقلی اور باطل ہے اور اگر مین نے
اوسوقت خود کو موجود کیا کہ مین موجود نہ تہا یہہ بہی امر محال ہے کہ نیست سے ہست کرنا

اور ہر وقت یکسان ہے رُباعی — شناختہ کس ذات خدائے متعال + زان رو کہ
پوشیدہ باشد اور انہ مثال + یا انکہ مکان و جا نباشد اورا + باشد ہمہ جا بامہ کس در ہمہ حال + فصل
جب جانا تونے کہ نیستی اور فنا اوپر ذات پروردگار کے روا نہین ہے پس اعتقاد کرنا چاہیے کہ
خدا زمانی بھی نہین ہے اسواسطے کہ زمانی اوس چیز کو کہتے ہین کہ زمانہ یعنی کسی وقت مین پیدا ہوا
ہووے اور کیونکر ہوسکتا ہے کہ حق تعالے زمانی ہووے حالانکہ زمانہ نے وجود
خدا سے پایا ہے رباعی — سازندہ روز وشب زمانی نبود + ہستی دہ ہر مکان
مکانے نبود + در ذات خدا کجا و کے ممکن نیست + زان رو کہ زمانے و مکانے نبود
دوسرے جب بخوبی پہچانا گیا کہ پروردگار جسم نہین ہے اور کسی مکان اور کسی جہت مین نہین ہے پس اسکا
بھی اعتقاد کرنا چاہیے کہ خدا دیکھنے مین بھی ہرگز کسیطرح نہین آسکتا اور دیکھنا اوسکا دنیا و آخرت دونون
عالم مین محال ہے اسواسطے کہ شرط دیکھنے مین یہ ہے کہ جسم مکان اور جہت مین برابر نظر کے ہووے
تاکہ دیکھا جاوے اور ہمنے بیان کیا کہ پروردگار جسم نہین ہے اور کسی مکان اور کسی
جہت مین نہین ہے پس دیکھنا خدا کا دونون عالم مین محال ہے فصل جب یہ امر بخوبی
جانا گیا کہ حضرت حق سبحانہ تعالے جسم نہین ہے اور احتیاج کسی چیز کے ساتھ
نہین رکھتا پس جاننا چاہیے اور اعتقاد کرنا چاہیے کہ الم اور لذت دونون اوسکی
ذات مقدس کو عارض نہین ہوسکتے اسواسطے کہ لذت ایک تغیر خاص ہے کہ
بسبب حاصل ہونے [illegible] چیز کے کہ نفس [illegible] احتیاج رکھتا ہے [illegible]
ہوتا ہے اور الم [illegible] ایک چیز کے [illegible]
اوسکی طرف احتیاج [illegible] ذات مقدس سے محال پس الم و لذت بھی [illegible]
محال ہوگی دلیل دوسری [illegible] الم [illegible] اوسکی ذات پر جائز ہو تو لازم آویگا کہ [illegible] اور [illegible]
کے ہووے [illegible] ذات مین [illegible] دلیل دوسری یہ [illegible]
لذت طبع [illegible] بیان کیا کہ پروردگار جسم نہین ہے فصل جب یہ امر [illegible] گیا
کہ احتیاج اوپر ذات مقدس الہی کے محال ہے پس اعتقاد کرنا چاہیے کہ کوی صفت حادثہ عارض

ذات مقدس کو اوسکی نہین ہوتی اسواسطے کہ جو چیز عارض ذات مخلص کو اوسکو ہوتی ہے البتہ چاہیئے کہ صفت نقص سے ہووے اسواسطے کہ نقص
اوسپر محال ہے اسواسطے کہ مخلص ناقص [illegible] ذات [illegible] ناقص شخص پیدا کا رہا یا جاوے کہ
پیش [illegible] چاہیئے کہ وہ صفت کہ عارض ذات مقدس [illegible] صفت کمال ہو اور یہ [illegible] اسواسطے کہ یہہ امر اسی
بات سے لازم آتا ہے کہ پروردگار [illegible] کمال [illegible] بھی [illegible] اور
اسمین لازم آتا ہے کہ قبل حادث ہو [illegible] صفت [illegible] وہ کی ناقص ہو
اور یہہ امر بھی محال ہے پس جبکہ یہہ امر [illegible] ثابت ہوا کہ [illegible] اللہ [illegible] اور
صفت حادث اور تغیر سے منزہ اور مبرا ہے پس [illegible] اور مراد رضا اور محبت سے
اوسکے ثواب ہے اور مراد غضب اور قہر اور عداوت سے اوسکے عذاب اور عقاب ہے فصل
اگر پوچھین کہ وجود واجب الوجود حق تعالے عین ذات ہے یا زاید اوپر ذات کے جیسا کہ فرقہ
اشعریہ گمان کرتے ہین کہہ تو کہ وجود واجب الوجود عین ذات ہے اگر پوچھین کہ وجود ممکن
عین ذات ہے یا زاید اوپر ذات کے ہے اگر پوچھین کہ وجود کس معنی سے عین ذات واجب
ہے اور کس معنی سے زاید اوپر ذات ممکن کے ہے کہہ تو کہ وجود واجب الوجود عین ذات
اوسکا مطلب یہہ ہے کہ نیستی اور فنا اوسکی ذات پر محال ہے اور ذات اوسکی مصدر آثار
قدرت وکمال ہے بغیر اس کے کہ کوئی صفت وجود عارض اوسکی ذات کے ہو اور وجود
ذات ممکن مین غیر ذات اس معنی سے ہے کہ ذات ممکن ہو سکتا ہے کہ موجود ہو اور یہہ بھی
ہو سکتا ہے کہ معدوم ہو بغیر اسکے وجود عارض اوسکے ہو موجود نہین ہے اور مصدر آثار
قدرت وکمال ذات ممکن نہین ہو سکتی پس حاصل کلام یہہ کہ آثار قدرت وکمال کی ذات واجب تعالی سے
تنہا صادر ہوتا ہے اور آثار یعنی علامات قدرت وکمال ذات ممکن سے ساتھہ صفت وجود کے
صادر ہوتا ہے اگر کہین کہ کس دلیل سے وجود واجب تعالے عین ذات ہے کہہ تو کہ
اگر دلیل اسپر یہہ ہے کہ اگر وجود واجب تعالے زاید اوپر ذات مقدس کے ہو اوس کے ہو تو البتہ
صفت ذات ہوگا اور صفت محتاج ساتھہ کسی موصوف کے ضرور ہونا چاہیئے پس لازم آئیگا

الہی نہ جسم کے مانند ہے اور نہ مانند عرض کے ہے والا ضرور لازم آئیگا کہ محتاج ساتھ غیر کے ہو اور احتیاج اوپر ذات باریتعالیٰ کے محال ہے پس جب یہہ امر بخوبی ثابت ہو چکا کہ ذات پاک الہی کسی چیز کے مانند نہیں ہے اور جنس سے بھی کسی چیز کے نہیں پس یہہ نہیں کہا جاسکتا کہ خدا ایسا ہے اور کیا چیز ہے رباعی سے مانند خدا بہرچہ دانی نبود + ہرگز باقی مثال فانی نبود + در ذات خدا چون وچہ گفتن جہل است + زان رو کہ زجنس آنچہ دانی نبود + جو کچھہ کہ ہمنے کہا اسسے بخوبی معلوم ہوا کہ کوی کنہ ذات حق سبحانہ تعالےٰ تک نہیں پہونچسکتا اسواسطے کہ جب کہ اوسکا کوی مانند اور مثل نہیں ہے مخلوق اوسکی ذات کا ادراک کسیطرح نہیں کرسکتا پس اسی بنا پہ جو چیز دلمین خیال کے ذریعہ سے گذرے اور ذہن اوسکا ادراک کرے وہ چیز ضرور غیر خدا ہے رباعی سے در ذات خدا فکر بود عین خطا + شناش صفاتش زرہ صدق وصفا + مخلوق بود ہرچہ بخاطر گذرد آلودۂ خاطر نشود ذات خدا + پس جبکہ بخوبی یہہ امر ثابت ہوچکا کہ پروردگار جسم نہیں ہے اور کسی چیز کے مثل و مانند نہیں ہے پس چاہیئے اعتقاد کرنا کہ وہ بغیر اعضا مثل آنکھہ اور کان اور زبان اور دماغ اور ہاتھہ اور پیر وغیرہ کے نہیں رکھتا پس اگر کوی شخص اعتقاد کرے کہ پروردگار بدن اور اعضا رکھتا ہے وہ شخص ضرور کافر ہے اور اسیطرح اگر کوی شخص اعتقاد کرے کہ کھانا اور سونا اور بیٹھنا اور اوٹھنا اور آنا اور جانا اور حرکت کرنا اور ٹھہر جانا اوسکی ذات مقدس پر روا ہے وہ شخص بھی ضرور کافر ہے پس اعتقاد کرنا چاہیئے کہ پروردگار متکلم ہے اسطرح کہ جب چاہتا ہے کہ کسی مطلب کو اپنے پیغمبرون کے دل مین ڈالے اوس مطلب کو پیدا کرتا ہے ایک جسم مین اجسام سے مثل درخت اور ہوا وغیرہ کے اور اوس کلام کو بذریعہ درخت یا ہوا کے انبیا کے کانون تک پہونچاتا ہے۔ دوسرے یہہ اعتقاد کرنا چاہیئے کہ جو کہ مخلوق بذریعہ ہاتھہ اور اپنے سب اعضا کے کسی کام کو کرتا ہے خالق ہمارا بے احتیاج اور بغیر مدد

کسی ہاتھ اور پاؤن اور کل اعضا کے اوس کام کو کرتا ہے اور جبکہ کیفیت فعل خدا کا کیسکو
معلوم ہونا ممکن نہین ہے اور محال ہے پس یہہ ہرگز نہ کہنا چاہیئے کہ فعل خدا کیونکر اور کسطرح ہے
رباعی ؎ انکہ ز صنعتش یکے گردون است + از فہم وخیال قدر لتش بیرون است
بے نطق یا مرکن نیا کردہ جہان + کردار خدا چو ذات او بیچون است فصل جبکہ بیان کیا گیا یہ
کہ پروردگار جسم نہین ہے اور اعضا سے منزہ اور پاک ہے پس اعتقاد کرنا چاہیئے کہ جیسے
اس حواس ظاہرہ سے مثل باصرہ اور سامعہ اور شامہ اور ذائقہ اور لامسہ سے کہ ہم اوس چیز کا
ادراک کرتے ہین اور جو کچھ کہ حواس باطنہ سے ہم جسکو سمجھتے ہین پروردگار بے احتیاج
کے ساتھہ کسی حواس ظاہر و باطن کے اور بلا ذریعہ کسی چیز کے اوس چیز کو ساتھہ سب خصوصیات
جانتا ہے اور ادراک کرتا ہے اور کوی چیز کسی وقت مین اوپر اوسکے ذات مقدس کے
چھپی ہوی نہین ہے اور جبکہ عقل و فہم کسی مخلوقات کا مثل ذات خدا ساتھہ کنہ علم حقتعالے
کے بھی نہین پہونچ سکتا پس نہین کوی کہہ سکتا کہ علم اوسکا کیسا اور کیونکر اور کسطرح ہے
رباعی ؎ سازندۂ طاق رزنگار گردون + علمش بود از حساب و اندازہ برون + ہر ذرہ
کہ ہست و بود و خواہد بودن + داند ہمہ را ہمیشہ آن بیچون + اور چھپا نہ رہے کہ وہ لوگ کہ
جنہون نے کیفیت علم حقتعالے مین بہت دقت اور غور کیا ہے اون لوگون نے بہت
بڑے بڑے غلطیون مین اور گمراہی مین اپنی تئین ڈالا ہے فصل جبکہ یہہ امر بخوبی ثابت
ہوچکا کہ حقتعالے جسم نہین ہے پس اعتقاد کرنا چاہیئے کہ حق تعالے کسی مکان مین
اور کسی جہت یعنی کسی طرف مین بھی نہین ہے اسواسطے کہ مکان اور جہت بھی خصوصیات جسم سے ہے
پس اگر کوی اعتقاد کرے کہ پروردگار آسمان مین ہے یا زمین مین ہے یا پورب مین یا پچہم مین ہے یا اوتر
مین ہے یا دکھن مین ہے تو وہ بیشک کافر ہے اور اعتقاد کرنا چاہیئے کہ پروردگار باوجودیکہ کسی
مکان اور جہت مین نہین ہے مگر سب جگہہ حاضر ہے اسطرح پر کہ قدرت اوپر ہر چیز کے سب
جگہہ اور ہر وقت یکسان رکھتا ہے اور اسیطرح علم بھی اوسکا سب چیز کے ساتھہ ہر جگہہ

محال و باطل ہے لیکن اس دلیل سے صاف روشن اور ظاہر ہے کہ مین وجود مین لایا گیا ایسے ہست کا
ہون کہ نیستی اوسپر محال ہے یعنی مجکو ایسے شخص نے پیدا کیا ہے کہ نیستی یعنی فنا اور عدم اوسپر محال ہی
اور دلیل دوسری اوپر وجود واجب الوجود کے یہہ ہے کہ مین کہتا ہون کہ جو کہ غور کرے وہ
بخوبی جانتا ہے کہ جو کہ ہے اور چاہیئے کہ نیستی اوسکی ذات پر روا ہو اور غیر ہستی سے نہ پایا
گیا ہو یعنی پہلے عدم ہو کر موجود نہوا ہو تو اوسکو خدا اور واجب الوجود کہتے ہین اور یا یہہ
کہ نیستی اوسکی ذات پر روا ہو اور عدم سے وجود مین آیا ہو اوسکو ممکن الوجود کہتے ہین پس مین
کہتا ہون کہ اگر واجب الوجود کہ نیستی یعنی عدم اوسکی ذات پر روا نہین ہے یعنی محال ہے اگر
وجود اوسکا نہوتا تو کوئی ممکن موجود نہوتا اسواسطے کہ نیستی یعنی عدم اوپر سب ممکنات کے
روا اور جائز ہے اور جو چیز کہ نیستی اوسکی ذات پر روا ہے بے غیر موجود کے موجود نہین ہوتا ہی
اسواسطے کہ یہہ بخوبی ظاہر ہے کہ جو چیز کہ نیستی اور ہستی اوسکی ذات پر مساوی یعنی برابر ہو تو وہ
چیز خود بخود بغیر کسی پیدا کرنے والیکر موجود نہین ہو جاتی پس اگر غیر ممکن کہ ذات واجب الوجود کی
نہوتے کوئی ممکن موجود نہوتا پس ثابت ہوا کہ ایک ایسا واجب الوجود ہے کہ سب ممکنات نے
وجود اوسسے پایا ہے اور اسی دلیل سے کہ اوپر ذات واجب الوجود کے بیان کی گئی
بخوبی جانا گیا کہ حق تعالے ازلی اور ابدی ہے یعنی ہمیشہ سے تہا اور ہمیشہ رہیگا دلیل دوسری
یہہ کہ کہتا ہون مین ذات پروردگار عالمیان اگر ہمیشہ سے نہوتی اور اگر کسی وقت بیچ
وقتون کے معدوم ہوتی لازم آتا کہ ہرگز موجود نہوتا اسواسطے کہ کوئی اور دوسرا ایسا
نہین ہے کہ اوسکو موجود کرے اسواسطے کہ ہستی سب چیز کی اوسکی ذات سے ہے
اور نہایت یہہ بات ظاہر اور روشن ہے کہ معدوم آپ ہی آپ موجود نہین ہو سکتا پس
چاہیئے کہ حق تعالے ازلی ہو یعنی ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہیگا دلیل دوسری یہہ کہ
وجود حق تعالے کا عین ذات اوسکی ہے پس نیستی یعنی فنا اوسپر محال ہے اور انشاء اللہ
بیان ہوگا کہ وجود حق تعالے کا عین ذات اوسکی ہے رباعی حق را ز وجود

خود جدائی نبود + پیوستہ ز ہمنشینش رہائی نبود + آنکس کہ بر وروالود وصف عدم
شائستہ منصب خدائی نبود فصل اگر پوچھین کہ دلیل اوپر اسکے کہ پروردگار شریک نہین رکھتا
کیا ہے کہ تو کہ دلیل اوپر یگانگی خدا کے آیات قرآنی ہین یعنے سورہ قل ہو اللہ احد ہے کہ یہ
تمامی سورہ ثبوت یگانگی پروردگار مین نازل ہوا ہے اور از جملہ آیات سے یہہ آیہ ہے کہ اللہ لا الہ
الا ہو الحی القیوم یعنی اللہ تعالی کی ایسی ذات ہے کہ سواے اوسکے اور کوئی دوسرا خدا
نہین ہے اور وہ حی و قیوم ہے چھپا نرہے کہ یگانگی پروردگار مین حاجت دلیل عقل کی نہین ہے
اور نقلی دلیلین بہت ہین بلکہ ظہور اون دلیلونکا امر دین مین اس مرتبہ تک پہونچا ہے کہ
احتیاج کسی دلیل کے بیان کی نہین ہے اگر پوچھین کہ دلیل اوپر اس بات کے کہ پروردگار نے
مثل و مانند اپنی ذات و صفات مین نہین رکھتا کیا ہے کسی اور جنس سے جو کہ دنیا مین اوسکی
مخلوقات وغیرہ سے ہین نہین ہے اوسپر کیا دلیل ہے کہہ تو کہ اوسپر دلیل آیہ کریمہ لیس
کمثلہ شیء ہے کہ حق تعالے اس آیہ مین خود اپنے تئین وصف فرماتا ہے یعنی نہین ہے
مثل اوسکے کوئی چیز اور دوسری دلیل اوسپر یہہ ہے کہ کہتا ہون مین کہ اگر جنس سے کسی چیز کی
ہووے ایسی صورت مین لازم آویگا کہ اوسکا کوئی شریک بھی ہو اور پہلے ہم ثابت کر چکے ہین
کہ اوسکا کوئی شریک نہین ہے اور دلیل دوسری یہہ کہ جو کہ غیر ذات حق سبحانہ تعالے
جتنی چیزین ہین سب محتاج ہین اور ذات باری تعالے کسی چیز کی جنس سے نہین ہے اور
ساتھ کسی چیز کے تشبیہ [illegible] مثل و مانند نہین ہے اگر پوچھین کہ جسم و عرض کیا ہے
اور دلیل اوپر [illegible] جسم و عرض [illegible] کیا ہے کہہ تو کہ جسم نام ایک چیز کا ہے کہ
اوسکو [illegible] اور [illegible] ہووے اور شک نہین ہے کہ جو چیز کہ ایسی ہو وہ
ضرور محتاج ہوگی ساتھ اجزا کے اور ساتھ اوس چیز کے کہ اجزا کو آپس مین ملا کر ترکیب
دیوے اور عرض وہ چیز ہے کہ جسم کے ساتھ قائم ہو اور بے جسم کے اوسی عرض کا
موجود ہونا نہین ہو سکتا مثل رنگ اور بو اور مزہ اور مثل اوسکے پس ذات مقدس

کہ وجود واجب تعالے لئے ممکن ہو اسواسطے کہ ہر محتاج ساتھہ غیر کے ممکن ہوسکتا ہے اور
یہہ امر جانا گیا ہے اور مان لیا گیا ہے کہ ہر ممکن محتاج ہے ساتھہ ایک علت کے پس لازم
آتا ہے کہ وجود واجب تعالے محتاج ہو ساتھہ علت کے پس علت وجود واجب تعالیٰ
ممکن ہے یا واجب لیکن ممکن نہیں ہوسکتا کہ علت ہو اسواسطے کہ وجود سب ممکنات کا تابع وجود
واجب تعالے کے ہے اور لیکن ذات واجب بھی علت وجود نہیں ہوسکتی اسواسطے کہ علت
جب تک آپ موجود نہووے علت وجود کسی چیز کا کبھی نہوگی پس ثابت ہوا کہ وجود واجب
ضرور چاہیئے کہ عین ذات واجب ہووے **فصل** اگر پوچھیں کہ صفات ذات واجب تعالیٰ
مثل علم اور قدرت اور حیات اور سمع و بصر عین ذات واجب الوجود ہیں یا زاید ذات پر
اوس کے ہیں جیسا کہ اشعریہ نے خیال کیا ہے کہ تو کہ یہہ صفات عین ذات ہیں اگر
پوچھیں کہ یہہ صفات عین ذات واجب تعالے ہیں اسکے کیا معنی ہیں کہ تو کہ معنی اوسکے
یہہ ہیں کہ ذات کامل واجب الوجود بغیر اسکے کہ صفت علم اور قدرت اور حیات اور
سمع اور بصر عارض اوسکی ذات مقدس کے ہوں عالم اور قادر اور حیّ اور سمیع اور
بصیر ہے بخلاف ممکن الوجود کے کہ عالم اور قادر اور حیّ اور سمیع و بصیر اوسوقت تک
نہیں ہوتا کہ جب تک صفت علم و قدرت و حیات اور سمیع و بصر اوسکے عارض نہو اگر پوچھیں
کہ دلیل اوپر اس بات کے کہ یہہ صفات واجب عین ذات واجب الوجود ہیں کیا ہے کہ تو کہ
اگر یہہ صفات زاید اوپر ذات واجب الوجود کے ہوں ہرآئینہ ممکن ہوجائیگا اسواسطے
کہ ہر صفت محتاج ہے موصوف کے اور ہر محتاج ساتھہ غیر کے ممکن ہے اور جب
یہہ صفات ممکن ہوں تو ضرور ایک خالق کے محتاج ہوں گے اور ظاہر ہے کہ غیر ذات
واجب الوجود خالق ان صفات کا نہیں ہوسکتا پس اگر ذات واجب الوجود خالق ان
صفات کے ہو اوس حالت میں کہ یہہ صفتیں اوسمیں موجود نہیں ہیں پس لازم آتا ہے
یہہ امر کہ یہہ صفتیں پہلے اوسکے وجود کے موجود نہیں ہوں اور اگر جیسا کہ ان صفتوں کو

پیدا کیا ہے اوس حالت مین کہ ان صفات کے موجد ہو پس لازم آتا ہے
یہہ امر کہ اپنے کمال مین محتاج ہو ساتہہ ملانے ان صفات کے اور جو کچہہ کہ کمال اوسکا
بواسطہ غیر ہو حد ذات مین اپنے آپ ناقص ہوگا اور کسیطرح کا نقص اوپر ذات باکمال
ذو الجلال کے بالکل محال ہے اس دلیل سے نظر عقل مین ممکن نہین ہے کہ ذات
ناقص سے ایسے صفات صادر ہووین اور دلیل دوسری آیہ کریمہ لَیْسَ کَمِثْلِہٖ
شَیْءٌ ہے اسواسطے کہ اگر صفات ذات خالق زائد اوپر ذات خالق کے ہون ضرور ایسی
صورت مین لازم آیگا کہ خالق مثل مخلوق کے ہو اور دلیل دوسری قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ہے
اور اسمین ذرا سا شک نہین ہے کہ احدیت اوسوقت متحقق ہوتی ہے کہ ساتہہ ذات
مقدس الہی کے صفات زائدہ نہون اور رجان تو کہ یہہ تحقیق ائمہ علیہم السلام سے
متواتر ہے از انجملہ سرور اولیا رصلوات اللہ وسلامہ علیہ بعض اپنے خطبون مین فرماتے ہین کہ
من وصفہ فقد قرنہ ومن قرنہ فقد ثناہ ومن ثناہ فقد جزاہ
ومن جزاہ فقد جہلہ یعنے جسنے کہ وصف کیا خدا کو ساتہہ صفات زائدہ کے پس
اوسکو قرین کیا ساتہہ غیر کے اور جسنے کہ قرین کیا خدا کو ساتہہ غیر کے پس اوس نے خدا مین
دوئی کو قرار دیا اور جس نے کہ دوئی کو خدا مین قرار دیا پس بدرستیکہ اوس نے
جزو کو واسطے خدا کے ثابت کیا اور جس نے کہ جزو کو واسطے خدا کے قرار دیا
پس اوس نے خدا کو نہین پہچانا رباعی
پنہان بود از فہم و خرد ذات خدا
باشد پنہان و عالم از وے پیدا ✤ ذاتش ز صفت بری و لے عین صفات
عارف نکند صفاتش از ذات جدا ✤ فصل اگر پوچہین کہ عدل کیا ہے کہہ تو کہ عدل
اعتقاد کرنا ہے ساتہہ اس بات کے کہ حق تعالے جو کچہہ کہ اوسپر ناخوش اور قبیح ہے
نہین کرتا ہے اگر پوچہین کہ دلیل اسپر کیا کہ ہم اسکو جانین کہ خدا فعل بد کو نہین کرتا کہہ تو کہ
ہم اس بات کو بخوبی جانتے ہین کہ فعل بد نہین کرتا مگر وہ شخص کہ محتاج و نادان ہو یا بچہ

در بیان نبوت

بخلاف اوس شخص کے کہ جو بُرے کام کو جانے کہ یہہ بُرا ہے اور احتیاج اوسکی طرف نرکہتا ہو ہرگز اوس بُرے کام کو نہ کریگا اور ہمنے ساتہہ دلیل کے اِس بات کو جاناہے اور ثابت کردیاہے کہ حقتعالیٰ سب چیزکا جاننے والا ہے اور کسی چیز کا محتاج نہین ہے پس کسطرح بُرائی کسی کے ساتہہ نہ کریگا اور بدی اوسنے کبھی سرزد نہوگی رباعی

کردار خدا تمام احسان باشد + ناخوش نکند کسیکہ رحمٰن باشد + ہنیک نکند ہرانچہ ناخوش باشد + آنکس کہ نہ محتاج ونہ نادان باشد

فصل اگر پوچہین کہ نبوت کیاہے کہہ توکہ پیغمبری اعتقاد کرنا ہے ساتہہ اِس امر کے کہ خدا کے تئین پیغمبر ہین کہ یہہ لوگ خدا کی راہ بتانے والے اور ہدایت کرنیوالے خلق کے ہین اور سب سے بہتر اور افضل پیغمبرونمین جناب محمد بن عبد اللہ بیٹے عبد المطلب کے ہین اور حقتعالیٰ نے توراتہ اور انجیل مین کہ اوپر حضرت موسیٰ اور عیسیٰ کے نازل ہوئی ہے خوشخبری حضرت کے آنے کی ان کتابونمین دی ہے رباعی

احمد کہ زبہر او جہان شد موجود + ہم اول انبیا و ہم خاتم بود + موجود شد از بہر وجودش آدم ہرچند کہ آمد از آدم بوجود

اگر پوچہین کہ دلیل اوپر پیغمبرون کے سچائی کے کیاہے کہہ توکہ دلیل اوپر سچائی پیغمبرونکی معجزہ ہے اور معجزہ ایسی چیز ہے کہ سوائے ذات خدا کے کوئی دوسرا شخص قدرت اوسپر نرکہتا ہو مثل مردہ زندہ کرنے اور اندہے کو آنکہین دینا اور مثل اسکے پس جو کہ دعوی پیغمبریکا کرے اور حقتعالیٰ دعا اوسکی قبول کرے اور معجزہ ہاتھ پر اوس پیغمبر کے جاری فرماوے ہم بیقین اوسکو جانینگے کہ وہ پیغمبر اپنی دعوی مین سچاہے اِسواسطے کہ اگر وہ پیغمبر اپنے دعوی مین جہوٹا ہوتا خدائے دانائے عادل دعا اوسکی ہرگز قبول نکرتا اور معجزہ اوسکے ہاتھ پر کبھی ظاہر نکرتا اِسواسطے کہ معجزہ ہاتھ پر جہوٹے پیغمبر کے ظاہر کرنا اور تصدیق جہوٹے پیغمبر کی کرنا بہت بُرا کام ہے اور ہمنے دلیل کے ساتہہ جاناہے کہ حقتعالیٰ عادل ہے اور اوسنے کوئی بُرا کام کبھی نہین ہوتا اور معجزات ہمارے پیغمبر کے بہت ہین اور شیعہ اور سُنّی کے عالم اور سب بہتر فرقہ اُمت محمد سے کہ ان سب نے نقل معجزات کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ کی ہے شیخ طبرسی نے کہاہے کہ جو کچہہ معجزات سید کائنات کے لکہے گئے ہین تین ہزار معجزے ہین اور جان توکہ یہہ معجزے علاوہ اون معجزات کے ہین کہ اماموں اور جانشینون سے آنحضرت کے ظاہر ہوئے ہین اور ہم اِس رسالہ مختصر مین تہوڑی سی معجزات اونحضرت بیان کرتے ہین اور جملہ معجزات سے اونحضرت کے اوہ بہہ ہین کہ شب ولادت اور پہلے ظاہر کرنے دعوے پیغمبری کے دنیا مین اونحضرت سے ظاہر ہوئے ہین اور منجملہ اونکا یہہ ہے کہ شب ولادت اونحضرت لرزہ اوپر بنیاد کفر کے پڑا اور چودہ کنگرہ ایوان کسریٰ کے کہ بادشاہ آتش پرستون کا تہا اوس رات کو زمین پر گر پڑے اور وہ آتشکدہ فارس کا کہ ہزار سال سے آگ اوسکی نہ بوجہی تہی بجہہ گیا اور دریا ساوہ کا خشک ہوگیا اور بادشاہ لوگ اپنے تختون سے دفعۃً زمین پر نیچے گر پڑے اور عقل اون بادشاہونکی

فوراً سرنگون ہو گئے اور بڑے بڑے معبد ساحرون اور کاہنون کے یعنی جادوگرون اور
نجومیون کے [illegible] ہو گئے اور روزِ ولادت اوس عالیجناب کے سب بت بتخانون مین سرنگون یعنی زمین پر
گر پڑے اور جملہ معجزات سے اونحضرت م کے قبل اظہار پیغمبری یہہ معجزہ تہا کہ ابر حضرت کے سر پر
سایہ کیا کرتا تہا اور دوسرا معجزہ حضرت کا یہہ تہا کہ خود حضرت کا سایہ کسی چیز پر جہان جہان حضرت
تشریف لیجاتے تھے کبھی نہ پڑتا تہا رباعی امی لقبی کز انبیا اعلم بود + احمد لقبی که [illegible] بود [illegible]
سایہ بہی نہ بود ہمراہ که بود + محرم جائیکہ سایہ نامحرم بود + اور جملہ معجزات سے اونحضرت کے [illegible]
پیغمبری کہ قیامت تک باقی رہیگا قرآن ہے کہ کلمات اور عبارات اوس قرآن کے ایسے خوش اسلوبی کے
ساتھہ ترتیب پا گئے ہین کہ حد تشبیہ سے باہر ہین اور بڑے بڑے فصیح لوگون نے [illegible] ایک
سورہ مثل سورون قرآن کے لاوین ہرگز نہ لا سکے اور اوسکے لانے مین عاجز [illegible]
[illegible] سب کے سب قرآن کی مثل لانیمین عاجز ہو گئے کہ تو کہ اگر قدرت اس بات پر رکہتے کہ مثل
ایک سورہ قرآن کی سورون سے بناوین ضرور بناتے اور اونحضرت م کو بہت بڑا الزام دیتے
اور کوئی حاجت اسکی نہوتی کہ لشکر طیار کیئے جاوین اور لڑائی کیجاوے اور جہاد قائم ہووے [illegible]
جان و مال کو کافر لوگ اپنے معرض تلف مین لاوین اگر یہہ کہا جاوے کہ شاید ان لوگون نے مثل سورہ
قرآن کے کوئی سورہ بنایا ہووے اور وہ ہم تک نہ پہونچا ہو کہ تو کہ یہہ احتمال باطل ہے اسواسطے کہ
دشمنان دین اسلام ہمیشہ سے بہت تھے مثل یہود و نصاری اور گبر اور ملحد لوگون کے یہ سبہی
اس بات کو جانتے تہین کہ اگر یہہ لوگ ایک سورہ بھی سورہائے قرآن کے مثل بناتے اور طیار
کرتے دین کے دشمن لوگ اوسکے نقل ضرور کرتے اور وہ نقل ہم تک ضرور پہونچتی اور معجزات سے
اونحضرت م کے انشقاق قمر ہے کہ چاند کو ایک اشارہ سے دو ٹکڑے کر دیا اور معجزات سے اونحضرت م کے
یہہ ہے کہ جس شاخ خرما پر تکیہ کر کے حضرت خطبہ ادا فرماتے تھے جب ممبر حضرت کے واسطے بنایا گیا اور
واسطے خطبہ کے ممبر پر تشریف لیگئے شاخ خرما مفارقت پر حضرت م کے نالہ کرتا تہا اور مانند اونٹنی کے آواز
دیتا تہا جب حضرت اوسکو اپنی بغل مین لے لیتے تھے تو نالہ اور فریاد اوس شاخ خرما کی ساکن ہو جاتی تھی
اور [illegible] ات سے اونحضرت کے یہہ ہے کہ ایک عورت یہودیہ کہ نام اوسکا جبیدہ تہا حضرت م کو اوس ضیافت
مین بلایا اور ایک بھیڑی کو ذبح کیا اور پکایا اور زہر مین اوسکے گوشت کو آلودہ کیا پس جب حضرت م
رسول اور صحابہ نے چاہا کہ اوس بھیڑی کے گوشت کو کہاوین شانہ گوسفند نے بقدرتِ خدا کلام کیا کہ
یا محمد مجکو نہ کھائیے کہ مجھہ مین زہر کو ملایا ہے اور بعد اوسکے جبرئیل م نازل ہوے اور حضرت اور صحابہ کو
تعلیم کہا کہ بسم اللہ کہو اور خدا کو ساتھہ بزرگی کے یاد کرو اور اس گوشت کو کھاؤ اور بعد اوسکے حجامت کرو

جب ایسا کیا تو کوئی ضرر اور نقصان اوس زہر سے حضرت رسول ؐ اور جملہ صحابہ کو نہ پہونچا اور دوسری روایت مین
نقل ہوا ہے کہ اہل طائف نے ایک گوسفند کو پکا کر اوسمین زہر کو ملایا جب حضرت نے چاہا کہ تناول کرین
گوسفند کا تمام بقدرت خدا گویا ہوا کہ یا رسول اللہ مجکو نہ نوش کیجیے کہ مجھہ مین زہر ملایا ہے اور معجزات
سے اونحضرت ؐ کے یہہ ہے کہ مقام خیبر مین ایک پتھر کو حضرت ؐ نے اوٹھایا سب صحابہ نے سنا کہ وہ
پتھر دست مبارک مین اونحضرت کے تسبیح خدا کرتا تہا بعد اوسکے حضرت نے فرمایا کہ ٹکڑے ٹکڑے
ہو جا وہ پتھر تین ٹکڑہ ہو گیا اور ہر ٹکڑہ اوس پتھر کا ایک ایک قسم کی تسبیح خدا کرتا تہا اور معجزات سے اون
حضرت ؐ کے یہہ ہے کہ جنگ حدیبیہ مین صحابہ نے پیاس سے شکوہ کیا پس اونحضرت ؐ نے اپنا دست مبارک
پانی مین کوزہ کے ڈالا اونگلیون سے حضرت ؐ کے کیئے چشمے جاری ہوے صحابہ سب سیراب
ہوے بعدہٗ اپنے اپنے گھوڑون کو سیراب کیا اور باقی سب ظرفون یعنی برتنون کو اپنے بھر لیا اور
معجزات سے اونحضرت کے یہہ ہے کہ حدیبیہ کا کوان خشک ہو گیا پس اونحضرت نے ایک تیر ترکش سے
نکالا اور براء بن عازب کو اوس تیر کو حضرت نے دیکر فرمایا کہ جا اور اس تیر کو اوس خشک کوئین مین ڈال
دے جب براء بن عازب نے اسطرح کیا تو بارہ چشمے تیر کے نیچے سے فوراً جاری ہو گئی اور معجزات سے
اونحضرت ؐ کے یہہ ہے کہ چالیس آدمی کو بنی ہاشم سے کہ ہر ہر شخص اون مین ایک ایک مسلم گوسفند کو
کہا سکتا تہا اون چالیسون آدمیون کو فقط ایک ران گوسفند پختہ سے اور ایک صاع یعنی ساڑھے تین سیر
آٹے کی روٹی سے سبکو سیر کر دیا اور معجزات سے اونحضرت ؐ کے یہہ ہے کہ شہر مکہ مین ایک درخت کو
حضرت نے بلایا پس فوراً وہ درخت حضرت کیطرف دوڑا اور ہر شاخ اوس درخت کی ایک
تسبیح اور ایک تہلیل کرتے تھے پھر اوسی درخت کو حضرت نے فرمایا کہ دو ٹکڑے ہو جا اور پھر دونون
ٹکڑون کو حضرت نے فرمایا کہ آپس مین ملجاؤ دونون ٹکڑے اوس درخت کے فوراً آپس مین
مل گئے بعد اوسکے اوس درخت سے حضرت نے فرمایا کہ میری پیغمبری پر گواہی دے پس اوس درخت
گواہی حضرت کے پیغمبری پر بھی دی پھر حضرت نے درخت کو فرمایا کہ اپنے مقام پر پھر جا روایت مین
وارد ہوا ہے کہ یہہ معجزہ شہر مکہ مین اوس مقام پر واقع ہوا کہ جس جگہہ اونہون نحر یعنی قربانی کرتے
تھے اور معجزات سے اونحضرت کے یہہ ہے کہ جب حضرت ؐ مدینہ مین تشریف لاے اہل مدینہ
خدمت مین حضرت ؐ کے روز جمعہ حاضر ہوئے اور کمی باران یعنی مینہ کی کم برسنے سے شکایت کی
پس اونحضرت نے ہاتھ اوٹھا کر دعا کی فی الحال دعا اونحضرت کی قبول ہوئی کہ ایک ابر پیدا ہوا اور
برسنا شروع ہوا اور برابر پانی برس رہا تہا یہانتک کہ دوسرے جمعہ کو پھر اہل مدینہ خدمت مین

حضرت کے حاضر ہوے اور مینہ کے زیادہ برسنے کی شکایت کی کہ پانی نے ہمارے مکان کی دیوارونکو
خراب کیا اور ہمارے مسافرون کی راہ بند ہوگئی لپس آنحضرت نے پھر دعا کی کہ پانی برسنا بر
طرف ہوا اور معجزات سے آنحضرت صلعم کے یہہ ہے کہ مدینہ مین اونٹ نے بقدرت خدا حضرت سے
کلام کیا اور سوسمار یعنی گوہ نے حضرت سے کلام کیا اور حضرت کی پیغمبری پر گواہی ان جانورونے
دی اور معجزات سے آنحضرت صلعم کے خبر دینا بخبر غیب سے ہے اور درمیان وہ بیان حدیثین
اسکی نسبت بہت ہین از انجملہ حضرت نے خبر دی کہ حضرت امیر المومنین تین گروہ کے ساتھ محاربہ
کرینگے یعنی ساتھہ فرقہ ناکثین اور قاسطین اور مارقین کے دوسرے [illegible] غیبی سے آنحضرت کو
یہہ ہے کہ حضرت نے خبر دی کہ ریش مبارک حضرت امیر المومنین ع کے [illegible] سر کے خون سے
رنگین ہوگی دوسری خبر دی کہ حضرت امام حسن ع دشمنون سے صلح کرین گے [illegible] آخر کو زہر سے
شہید ہون گے دوسری خبر دی کہ حضرت امام حسین ع زمین کربلا پر دشمنون کی [illegible] سے
جاوین گے دوسرے خبر دی حضرت نے کہ عمار یاسر کو [illegible] سے جان کو
جو کچہہ کہ معجزات سے آنحضرت صلعم کے تحت بیان کیا ہے ایک قطرہ ہے [illegible] تھوڑا
ساحصہ ایک بہت بڑے حصہ سے [illegible] حضرت کی
احتیاج ساتھہ بیان اس قسم کے معجزات کے نہین [illegible] فکر او
دین و آئین آنحضرت صلعم کے کرتے ہین اور صبح فلاح [illegible] کو جب
مشاہدہ کرے اور اوپر احکام اور [illegible] حرام اور
مکروہ اور مباح سے مطلع ہو تو وہ [illegible] دین
اوسکا دین خدا ہے رباعی [illegible]
شک آور دگمراہ است + با دیدہ دل [illegible] معجزہ [illegible] لله است
رباعی ختم رسل آن نور خدا [illegible] با دیدہ
دل بہر طرف مینگرم + روشن شود از پرتو [illegible] اور [illegible] یہہ ہے
کہ بعضے کفار سے کہ اون کو فہم اور بصیرت [illegible] برگزیدہ خدا بزرگ
دیکھتے تھے بغیر اسکے کہ کوئی معجزہ حضرت صلعم سے [illegible] ایمان حضرت کے [illegible] لاتے تھے اور کہتے
تھے کہ چہرہ اس پیغمبر کا جھوٹے پیغمبرونکا ہرگز نہین ہے - بیت [illegible] دل ز نور حق فرہ
است + دیدن روے پیغمبر معجزہ است + بیان مین ثبوت نبوت کے کہ اہل ہوش اور

بصیرت کو اون ثبوتون سے علم و یقین حاصل ہوتا ہے یہہ ہے کہ مین کہتا ہون کہ محمد بن عبد اللہ
دعوی کرتے تھے کہ آسمانی کتابونمین مثل توریت اور انجیل و زبور کے مذکور ہے کہ ایک پیغمبر آویگا
وہ پیغمبر مین ہون اور مین افضل اور بزرگتر اور اعلم اون سب پیغمبرون سے ہون اور بعد میرے
کوی دوسرا پیغمبر قیامت تک اب نہ آئیگا اور اوصیا میرے اور اگلے پیغمبرون کے وصیون سے افضل
اور اعلم ہین اور اوپر صاحب عقل اور صاحب بصیرت کے پوشیدہ نہین ہے کہ اسطرح کا بہت
بڑا دعوی کوی نہین کرتا مگر وہی پیغمبر جو صادق القول ہے یا شخص مجنون اور جھوٹا اور جاہل اور دنیا
دوست اور ہوا پرست اور لا ابالی کہ اوسکے تئین کسی رسوائی اور ذلت سے کوی باک اور کوی
پرواہ نہو اور جو شخص کہ مشاہدہ احوال اور وضع اوس عالیجناب کا کرے علم جزم قطعی اوسکو حاصل
ہوگا کہ وہ حضرت معاذ اللہ مجنون اور جاہل اور کذاب اور لا ابالی کسیطرح نہ تھے پس یہہ
تحقیق ثابت ہوا کہ وہ پیغمبر برحق اور صادق القول تھے دوسرے احوال انحضرت ؐ سے یہہ ہے
کہ پیغمبرون اور باپ کے درمیان ایک ایسی قوم کے انحضرت کا نشو و نما ہوا کہ جاہل اور
کافر اور مشرک تھے اور بتون کو پوجتے تھے اور فرشتون کو خدا کی بیٹیان جانتے تھے اور
نہایت ہی بُرے بُرے کامون کے کرنے مین مثل اوسکے کہ آدمیونکا بلا جرم مار ڈالنا اور
شراب پینا اور زنا اور لواطہ کرنا اور جوا کھیلنا اور مثل ایسے بڑے بڑے گناہون مین ہمیشہ
مشغول رہتے تھے اور وہ لوگ نہایت بُری بُری خصلتون مین مثل تکبر اور حرص اور طمع اور
حسد اور بخل اور مثل وغیرہ مین اپنی تئین عادی کیئے ہوے تھے اور جب انحضرت ؐ کا سن شریف
چالیس برس کا جب پہونچا تو عہدہ پیغمبری پر مامور ہوے اور اس مدت مین درمیان ایسی قوم
بسر فرمایا کیئے اور ہرگز حضرت کی نسبت کوی کام خوشی اور صفت کا ایسی بُری قوم کے کبھی نہین
کیا بلکہ ہمیشہ کافر لوگ جو مکہ مین تھے حضرت کو ابو القاسم امین کہا کرتے تھے اور ساتھ امانت اور
کمال دیانتداری اور سچائی کے حضرت کی نسبت شہرت کا آوازہ ہمیشہ بلند رہا کرتا تہا اور بعد
اوسکے کہ حضرت نے اظہار پیغمبری کیا اور بہت بڑی دلیلین روشن اوپر معرفت اور خدا شناسی
حضرت نے بتلائین اور اپنی امت کو ہمیشہ راہ مجاہدہ نفس اور حاصل کرنا نیک خصلتونکا اور
ترک کرنا بُری خصلتونکا ان امور کی ہمیشہ راہ نمای فرمایا کیئے اور نیک کام پسندیدہ مثل
احسان اور صلۂ رحم اور ادا ے امانت اور سچائی اور طرح طرح کی اطاعات اور عبادات
ہمیشہ امت کو حکم فرمایا کیئے اور بُرے کامون سے مثل قتل نفس اور شراب پینا اور زنا

اور لواطہ کرنا اور جھوٹھ بولنا اور خیانت اور چوری کرنا اور جوا کھیلنے وغیرہ سے منع فرمایا
اور واسطے ہر ایک اِن گناہون سے ایک شرعی حد اور سزا حضرت نے معین فرمائی اور انواع معاملات
مثل بیع اور اجارہ اور مضاربہ وغیرہ کے حضرت ص نے ترتیب دیا اور واسطے رفع خصومت اور نزاع
حاکم لوگ پنچ فیصلہ کرنے والے مقرر فرمائے پس جو شخص کہ مشاہدہ ان افعال اور ان اوضاع کا
اور دین و آئین کا اوس حضرت کے کرے اور اِن باتون مین غور کرے وہ ضرور یقین کریگا کہ حضرت
محمد بن عبد اللہ جاہل اور جھوٹے پیغمبر نہ تھے بلکہ پیغمبر برحق اور مؤید خدا کی طرف سے تھے دوسرے
علم اور دانائی اور راستی حضرت کی امر پیغمبری مین اس قدر کافی ہے کہ حضرت مرتضے علی شاگرد اور
وصی اور جانشین حضرت ص کے تھے اور اسمین کوئی شک نہین ہے کہ حضرت علی ابن ابی طالب علیہ
السلام صاحب معجزات اور کرامات تھے اور امام اور استاد جمیع فاضلون اور فقیہون اور فصیحون
اور عقلمندون اور بلیغون کے ہین اور ہدایت کرنے والے سب عارفون کے اور زاہدون
اور عابدون کے ہین اور کمالات اوس عالیجناب کے اس درجہ پہ تھے کہ بہت سے کوتاہ نظر
لوگون مین سے اینک گمان کرتے ہین کہ وہ حضرت ع معاذ اللہ خدا ہین اور مالک یوم الدین ہین
اور اسیطرح علم اور دانائی اور احوال اور اوضاع اور طاعات اور عبادات اور دعوات اور
معجزات اور کرامات باقی اور بارہ امامون کے دلیل روشن ہے اوپر صدق اور راستی پیغمبری حضرت
سید المرسلین ص صلے اللہ علیہ و آلہ کے اگر پوچھین کہ یہہ دلیل کہ تمنے بیان کی ہے حق سبحانہ تعالی نے
بھی کلام مجید مین اوسکی طرف اشارہ فرمایا ہے قُلْ اِنَّمَا اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ اَنْ تَقُومُوا لِلّٰهِ مَثْنٰى
وَفُرَادٰى ثُمَّ تَتَفَكَّرُوا مَا بِصَاحِبِكُمْ مِنْ جِنَّةٍ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ
عَذَابٍ شَدِيدٍ اور شیخ طبرسی نے کتاب تفسیر مین معنی بین اس آیہ کے کلام ادا کیا ہے کہ مضمون
اوسکا یہہ ہے کہ کہہ اے محمد امت سے تئین کہ مین تمکو ایک موعظہ کرتا ہون کہ اگر اوسپر عمل کروگے
راہ حق کے تم پر کھل جائیگی اور موعظہ یہہ ہے کہ واسطے خدا کے از روے اخلاص کے بیجا و
اور مکابرہ کے دو دو ایک ایک شخص کو منتخب کرکے مامور کرو اور فکر کرو جب فکر کروگے تم آپ
خوبی جان جاؤگے کہ عہدہ بزرگ پیغمبری کا کہ بادشاہی دنیا اور آخرت ہے نہین کرتا ہے
مگر دیوانہ کہ باک رسوائی سے نہ رکھتا ہو یا عاقل کامل کہ مؤید خدا کی طرف سے ہو اور جو کہ مشاہدہ
احوال حضرت رسول اللہ ص کا کرے وہ بخوبی جانیگا کہ دیوانہ بے باک [illegible]ت رسول ص ہرگز ہرگز
نہین ہین پس چاہیئے کہ عاقل کامل اور مؤید خدا کیطرف سے ہون [illegible] اگر معراج سے پوچھین

کہہ تو کہ واجب ہے اعتقاد کرنا کہ حضرت سید المرسلین ص کو ایک رات حق سبحانہ تعالے اپنی قدرت
کاملہ سے مکہ معظمہ سے بیت المقدس کو لے گیا اور وہان سے اوسکے تئین آسمانون پر لے گیا اور آثار اور
نشانیان اپنی بزرگی اور قدرت کی اوسکو دکہلائین اور پہر خداوند عالم نے اسی رات کو مکہ کو
حضرت کی تئین پہونچایا اگر پوچھین کہ دلیل اسپر کیا ہے کہہ تو کہ یہہ امر ممکن ہے اور حق سبحانہ تعالی
سب چیز پر قادر ہے اور قرآن مجید نے بھی خبر اس واقعہ معراج کی دی ہے اور بہت سی
حدیثین متواتر اس بارہ مین وارد ہوی ہین پس جانتے ہین ہم کہ معراج پر جانا اوس فخر
بنی آدم کا حق ہے پس اگر کوی از روے بے عقلی اور جہالت کے اس بارہ مین انکار کرے
یا شک کرے مومن نہ ہوگا اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل ہے کہ جو تین چیز سے
منکر ہے وہ ہمارے شیعہ سے نہین ہے معراج اور سوال قبر اور شفاعت رباعی ہر کس
کہ بود منکر معراج رسول + باشد کافر نزد ارباب عقول + پرہیز کن از منکر معراج نبی + کو در رہ
دین است فریبندہ چو غول + اگر پوچھین کہ کون سا آیہ قرآن دلالت اوپر معراج کے کرتا ہے
کہہ تو کہ حق سبحانہ تعالے سورہ بنی اسرائیل مین فرماتا ہے سُبْحَانَ الَّذِی اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ
لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَى الَّذِی بَارَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِيَهٗ مِنْ
اٰيَاتِنَا اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ اور سورہ والنجم مین فرماتا ہے عَلَّمَهٗ شَدِيدُ الْقُوٰى ذُو
مِرَّةٍ فَاسْتَوٰى وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ
اَوْ اَدْنٰى فَاَوْحٰى اِلٰى عَبْدِهٖ مَا اَوْحٰى مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى اَفَتُمٰرُوْ
نَهٗ عَلٰى مَا يَرٰى وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى عِنْدَهَا
جَنَّةُ الْمَاْوٰى اگر حدیثوں سے معراج کے پوچھین کہہ تو کہ اس بارہ مین حدیثین بہت ہین اور
ہم اس رسالہ مختصر مین مضمونون سے اون حدیثون کے کہ جو کتاب امالی اور کتاب من لا
یحضر اور کتاب روضۃ الواعظین اور کتاب مجمع البیان اور تفسیر ثعلبی مین مذکور ہین بیان
کرتے ہین جان تو کہ حضرت جبرئیل ع نے حضرت رسول ص کو اوپر براق سوار کیا براق الاغ سے بڑا +
اور استر سے بہت چھوٹا تہا اور وہ دو بازو پرواز کے رکھتا تہا پس براق اوس حضرت ص کو
بیت المقدس کی طرف لے گیا اور اوس حضرت ص نے اوس جگہ نماز کو ادا فرمایا بعد اوسکے براق
حضرت ص کو آسمانون پر لے گیا۔ اور اہل آسمان نے حضرت کی تعظیم وتکریم کی یہانتک کہ حضرت
اوس مقام پر پہونچے کہ ارادہ الہی جہانتک پہونچنے کیواسطے متعلق ہوا تہا اور اوس مکان

مقدس مین پروردگار سے حضرتؐ نے کلام کیا حق سبحانہ تعالےٰ نے واسطے اوسکے تعین وصی اور جانشین فرمایا اور باقی اماموں کو حضرت امیر المومنین ؑ سے تا حضرت مہدی ؑ ہر ایک امام کو اوس کو نام اور صفت سے ذکر فرمایا اور لطف اوپر امامت ائمہ علیہم السلام کے فرمائی اور پچاس نماز اوپر حضرتؐ کے اور اوپر حضرتؐ کی امت کے واجب قرار دی پس حضرتؐ داخل بہشت ہوے اور میوہ بہشت کو حضرت نے کھایا اور جہنم کو حضرتؐ نے دیکھا اور وقت واپس ہونے گذر حضرتؐ کا اوپر پیغمبروں کے ہوا اور کسی پیغمبر نے کچھ حضرتؐ سے نہ کہا یہانتک کہ گذر حضرتؐ کا اوپر حضرت موسے علیہ السلام کے ہوا پس حضرت موسےٰ نے جناب رسالت پناہؐ سے پوچھا کہ کتنے نماز مین پروردگار نے آپ کی امت پر فرض فرمائین حضرت رسالت پناہؐ نے فرمایا کہ پچاس نماز موسےٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ آپ کی طاقت پچاس نماز کی کسیطرح نہین رکھتی ہے آپ پھر لوٹیے اور حقتعالےٰ سے نماز کی تعداد کم کرائیے حضرت رسالت پناہؐ بنابر شفاعت حضرت موسےٰ لوٹے اور سوال کم کرنے نماز کا درگاہ خدا مین عرض کیا حق سبحانہٗ تعالےٰ نے دعا کو حضرتؐ کے قبول فرمایا اور دس نماز کی تخفیف فرمائی جب حضرتؐ لوٹے اور حضرت موسےٰ سے پھر ملاقات ہوئی پھر حضرت موسےٰ نے پوچھا کہ اب کسقدر نماز آپ کی اُمت پر فرض ہوئی حضرتؐ نے جواب دیا کہ چالیس نماز پھر حضرت موسےٰ نے کہا کہ آپ کی امت چالیس نماز کی بھی طاقت نہین رکھتی پھر آپ [illegible] اور طلب تخفیف کیجیے القصہ رسالتمآبؐ بنابر التماس حضرت موسےٰ [illegible] مرتبہ [illegible] اور طلب تخفیف کی [illegible] مرتبہ [illegible] نماز [illegible] کے سوا [illegible] ہوئین اور پانچوین مرتبہ مین پانچ نماز کم ہوئی جب نماز [illegible] پھر قبول [illegible] کہ حضرت موسےٰ کے [illegible] نے فرمایا اگر پوچھین کہ [illegible] حضرت رسالت پناہ نے ابتدا مین از خود طلب تخفیف نماز کیون نہ فرمائی یہانتک [illegible] التماس حضرت موسےٰ سے طلب تخفیف کی کہ [illegible] ابن بابویہ [illegible] الرحمۃ نے کتاب من لا یحضر مین ایک حدیث نقل کی ہے کہ مضمون اوسکا یہہ ہے کہ زید بن علی صاحبزادہ جناب علی ابن الحسین زین العابدین علیہ السلام نے اپنے پدر بزرگوار سے پوچھا کہ اے پدر بزرگوار ہمارے جد حضرت رسولؐ نے جسوقت حقتعالےٰ نے اوپر پچاس نماز کو واجب کیا کسواسطے پہلے آپ سے حضرتؐ نے طلب تخفیف نماز خدا سے نہ کی یہانتک کہ لی شفاعت حضرت موسےٰ سے حضرت رسالت پناہؐ نے طلب تخفیف کی حضرت امامؑ نے جواب مین فرمایا کہ حضرت سید المرسلینؐ نے ایسی جلدی نہین کی کہ پروردگار اون کو ایک امر مین حکم فرماوے اور وہ

کہہ تو کہ واجب ہے اعتقاد کرنا کہ حضرت سید المرسلین ص کو ایک رات حق سبحانہ تعالے اپنی قدرت
کاملہ سے مکہ معظمہ سے بیت المقدس کو لے گیا اور وہان سے اوسکے تئین آسمانون پر لے گیا اور
نشانیان اپنی بزرگی اور قدرت کی اوسکو دکہلائین اور پھر خداوند عالم نے اسی رات کو مکہ کو
حضرت کی تئین پہونچایا اگر پوچہین کہ دلیل اسپر کیا ہے کہہ تو کہ یہہ امر ممکن ہے اور حق سبحانہ تعالی
سب چیز پر قادر ہے اور قرآن مجید نے بھی خبر اس واقعہ معراج کی دی ہے اور بہت سی
حدیثین متواتر اس بارہ مین وارد ہوئی ہین پس جانتے ہین ہم کہ معراج پر جانا اوس فخر
بنی آدم کا حق ہے پس اگر کوئی از روے بے عقلی اور جہالت کے اس بارہ مین انکار کرے
یا شک کرے مومن نہو گا اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل ہے کہ جو تین چیز سے
منکر ہے وہ ہمارے شیعہ سے نہین ہے معراج اور سوال قبر اور شفاعت۔ یا علی ہر کس
کہ بود منکر معراج رسول + باشد کافر نزد ارباب عقول + پرہیز کن از منکر معراج نبی + کو در رہ
دین است فریبندہ چو غول + اگر پوچہین کہ کون سا آیہ قرآن دلالت اوپر معراج کے کرتا ہے
کہہ تو کہ حق سبحانہ تعالے سورہ بنی اسرائیل مین فرماتا ہے سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَىٰ بِعَبْدِهِ
لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى الَّذِي بَارَكْنَا حَوْلَهُ لِنُرِيَهُ مِنْ
آيَاتِنَا إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ اور سورہ والنجم مین فرماتا ہے عَلَّمَهُ شَدِيدُ الْقُوَىٰ ذُو
مِرَّةٍ فَاسْتَوَىٰ وَهُوَ بِالْأُفُقِ الْأَعْلَىٰ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلَّىٰ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ
أَوْ أَدْنَىٰ فَأَوْحَىٰ إِلَىٰ عَبْدِهِ مَا أَوْحَىٰ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَىٰ أَفَتُمَارُونَهُ
عَلَىٰ مَا يَرَىٰ وَلَقَدْ رَآهُ نَزْلَةً أُخْرَىٰ عِندَ سِدْرَةِ الْمُنتَهَىٰ عِندَهَا
جَنَّةُ الْمَأْوَىٰ اگر حدیثوں سے معراج کے پوچہین کہہ تو کہ اس بارہ مین حدیثین بہت ہین اور
ہم اس رسالہ مختصر مین مضمونون سے اون حدیثون کے کہ جو کتاب امالی اور کتاب من لا
یحضر اور کتاب روضۃ الواعظین اور کتاب مجمع البیان اور تفسیر ثعلبی مین مذکور ہین بیان
کرتے ہین جان تو کہ حضرت جبرئیل ع نے حضرت رسول ص کو اوپر براق سوار کیا براق الاغ سے بڑا +
اور اشتر سے بہت چھوٹا تہا اور وہ دو بازو پرواز کے رکھتا تہا پس براق اوس حضرت ص کو
بیت المقدس کی طرف لے گیا اور اوس حضرت ص نے اوس جگہ نماز کو ادا فرمایا بعد اوسکے براق
حضرت ص کو آسمانون پر لے گیا۔ اور اہل آسمان نے حضرت کی تعظیم و تکریم کی یہانتک کہ حضرت
اوس مقام پر پہونچے کہ ارادہ الہی جہانتک پہونچنے کا واسطے متعلق ہوا تہا اور اوس مکان

مقدس مین پروردگار سے حضرتؐ نے کلام کیا حق سبحانہ تعالیٰ نے واسطے اوسکے تعین وصی
اور جانشین فرمایا اور باقی اماموں کو حضرت امیر المومنینؑ سے تا حضرت مہدیؑ ہر ایک امام کو اوس کو
نام اور صفت سے ذکر فرمایا اور نص اوپر امامت ائمہ علیہم السلام کے فرمائی اور پچاس نماز اوپر
حضرتؐ کے اور اوپر حضرتؐ کی امت کے واجب قرار دی پس حضرتؐ داخل بہشت ہوئے اور
میوہ بہشت کو حضرت نے کھایا اور جہنم کو حضرتؐ نے دیکھا اور وقت واپس ہونے گذر حضرتؐ کا
اوپر پیغمبروں کے ہوا اور کسی پیغمبر نے کچھ حضرتؐ سے نہ کہا یہانتک کہ گذر حضرتؐ کا اوپر حضرت موسے
علیہ السلام کے ہوا پس حضرت موسےؑ نے جناب رسالت پناہؐ سے پوچھا کہ کتنے نماز مین
پروردگار نے آپ کی امت پر فرض فرمائیں مین حضرت رسالت پناہؐ نے فرمایا کہ پچاس نماز
موسے علیہ السلام نے فرمایا کہ آپ کی امت طاقت پچاس نماز کی کسیطرح نہین رکھتی ہے آپ پھر لوٹیے
اور حقتعالیٰ سے نماز کی تعداد کم کرائے حضرت رسالت پناہؐ بنا بر شفاعت حضرت موسےؑ لوٹے اور سوال
کم کرنے نماز کا درگاہ خدا مین عرض کیا حق سبحانہ تعالیٰ نے دعا کو حضرتؐ کے قبول فرمایا اور
دس نماز کی تخفیف فرمائی جب حضرتؐ لوٹے اور حضرت موسےؑ سے پھر ملاقات ہوئی پھر حضرت
موسےؑ نے پوچھا کہ اب کسقدر نماز آپ کی اُمّت پر فرض ہوئی حضرتؐ نے جواب دیا کہ چالیس
نماز پھر حضرت موسے نے کہا کہ آپ کی امت چالیس نماز کی بھی طاقت نہین رکھتی پھر آپ لوٹیے
اور طلب تخفیف کیجیے القصہ رسالتمآبؐ بنا بر التماس حضرت موسےؑ پانچ مرتبہ لوٹے اور طلب
تخفیف کی چار مرتبہ مین چالیس نمازین حضرتؐ کے سوال سے کم ہوئین اور پانچوین مرتبہ مین
پانچ نماز کم ہوئی جب نماز پانچ تک پہونچی پھر قبول التماس کو حضرت موسے کے حضرت نے نفرمایا
اگر پوچھین کہ کیا باعث ہوا کہ حضرت رسالت پناہ نے ابتدا مین از خود طلب تخفیف نماز کیون
نہ فرمائی یہانتک کہ التماس حضرت موسےؑ سے طلب تخفیف کی کہہ تو کہ ابن بابویہ علیہ الرحمۃ نے
کتاب من لا یحضرہ مین ایک حدیث نقل کی ہے کہ مضمون اوسکا یہہ ہے کہ زید بن علی صاحبزادہ
جناب علی ابن الحسین زین العابدین علیہ السلام نے اپنی پدر بزرگوار سے پوچھا کہ اے پدر
بزرگوار ہمارے جد حضرت رسولؐ نے جسوقت حقتعالیٰ نے اونپر پچاس نماز کو واجب کیا
کسواسطے پہلے آپ سے حضرتؐ نے طلب تخفیف نماز خدا سے نہ کی یہانتک کہ بشفاعت
حضرت موسےؑ حضرت رسالت پناہؐ نے طلب تخفیف کی حضرت امامؑ نے جواب مین فرمایا کہ حضرت
سید المرسلینؐ نے ایسی جلدی نہین کی کہ پروردگار اون کو ایک امر مین حکم فرماوے اور وہ

حضرت فی الحال ایسے مقام پر آجاوین کہ خدا سے طلب تخفیف کرین بلکہ جب حضرت موسےٰ علیہ السلام تک
پہونچے اور اونھون نے شفاعت اور التماس کیا سید المرسلین ؐ نے شفاعت اور التماس حضرت
موسے علیہ السلام کو قبول فرما کر طلب تخفیف درگاہ خدامین کی دوسرے پھر زید صاحبزادہ نے حضرت
سوال کیا کہ اسکا کیا سبب ہے کہ جب نماز پانچ کے تعداد تک پہونچی پھر حضرت نے شفاعت
والتماس حضرت موسے علیہ السلام کو قبول نفرمایا حضرت امام ؑ نے جواب مین فرمایا کہ سید المرسلین ؐ نے چاہا کہ
آپکی امت باوجود اس تخفیف نماز کے پچاس نماز کا ثواب پاوین اسواسطے کہ حق سبحانہٗ
تعالےٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا کہ ترجمہ اوسکا
یہہ ہے کہ جو شخص ایک نیکی کو عمل مین لاوے پس اوسکے واسطے دہ گنا ہے اوس ایک نیکی کا اسیواسطے
جب سید المرسلین ؐ زمین پر تشریف لاے جبرئیل ؑ نازل ہوے اورعرض کیا کہ پروردگار آپکو
سلام فرماتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے کہ یہہ پانچ نماز ہماری نزدیک پچاس نماز کے برابر محسوب ہے
اور دوسرا سوال پھر زید بن علی ؑ نے کیا کہ اے پدر بزرگوار پروردگار بیمکان ہے اور پر
اوسکو ساتھہ مکان کے وصف نکرنا چاہیئے پس اس کے کیا معنی ہین کہ حضرت موسےٰ نے کہا
کہ جائے پروردگار پاس اور طلب تخفیف کیجیے پس حضرت امام نے جواب مین ایک کلام کو ادا
فرمایا کہ مضمون اوسکا یہہ ہے کہ جسطرح زمین مسجد خانہ خدا ہے اور جو شخص کہ ارادہ مسجد کر
جانیکا کرے اور مسجد مین جاوے البتہ وہ اوس نے خدا کے پاس جانے کا کیا اور خدا کے
پاس وہ گویا جا چکا اسیطرح آسمانون مین بھی بہت سے مکان ہین کہ اگر کوئی اوس مکان تک
جاوے گویا خدا تک جا چکا اور ابن بابویہ علیہ الرحمۃ نے کتاب امالی مین ایک حدیث نقل
کی ہے کہ مضمون یعنی اوس حدیث کا یہہ ہے کہ حضرت رسول ؐ بوقت لوٹنے بیت المقدس سے
گذر حضرت کا ایک قافلہ پر ہوا اون قافلون سے قریش کے ایک قافلہ والون نے اپنا اونٹ
گم کیا تھا اور ان لوگون کے پاس ایک ظرف پانی سے بھرا تھا حضرت نے اوس پانی سے
کچھہ نوش فرمایا اور باقی پانی کو حضرت نے گرا دیا جب حضرت سید المرسلین ؐ مکہ مین پہونچے
ونکو کفار قریش سے حضرت نے کہا کہ آج رات حق تعالےٰ نے مجکو بیت المقدس تک
لے گیا اور علامات اور آثار پیغمبران سلف کے اوس نے مجھے خدا نے دکھایا اور
گذر میرا اوپر قافلہ قریش کے فلان مقام پر ہوا اور اون قافلے والون مین سے
اپنا اونٹ گم کیا تھا اور مین نے اون سے پانی لیکر پیا اور باقی پانی کو گرا دیا پس ابوجہل ملعون

قریش سے کہا کہ اب موقع تمہارے ہاتھ پر پورے طور سے آگیا ہے اور اِن مین بعضے لوگ ایسے
ہین کہ بیت المقدس کو اونھون نے اپنی آنکھ سے دیکھا ہے اور وہان کے حالات کو خوبی جانتے
ہین اب محمدؐ سے پوچھو کہ بیت المقدس مین کتنے ستون اور کتنی قندیلین اور کسقدر در ہین پس
جبرئیلؑ نازل ہوے اور صورت بیت المقدس کو برابر آنحضرتؐ کے بقدرت وحکم خدا لٹکا دیا پس
جیسے جیسے چیز کا سوال کہ کفار قریش کرتے جاتے تھے حضرتؐ جواب باصواب ہر ایک
سوال کا دیتے جاتے تھے جب کفار قریش نے جواب کو بوجہ صواب سنا اب آپس مین
کہنے لگے کہ اب اسقدر صبر کرین کہ قافلہ بھی آجاوے اور جو کچھ کہ حضرت نے اوس کے
بارہ مین فرمایا ہے اون امور کو قافلے والون سے بھی پوچھین حضرت رسولؐ نے فرمایا کہ
دلیل راستی قول پر میرے یہہ بھی ایک اور ہے کہ قافلہ بوقت طلوع آفتاب بعد اِن کے پہونچ
جاویگا اور قافلہ مین جو اونٹ ہین اون سب اونٹون مین جو سب کے آگے آگے اونٹ ہے وہ
خاکستری رنگ کا ہوگا چنانچہ جب دوسرا دن ہوا لوگ عقبہ کے جانب گئے کہ حضرت رسولؐ کو
بالکل امتحان کرین پس سب کے سب انتظار قافلہ مین تھے کہ ناگاہ قافلہ اوسی ساعت مین
کہ حضرتؐ رسولؐ نے خبر دی تھی پہونچا قافلہ مین اور سب اونٹون کے آگے خاکستری رنگ کا
اونٹ تھا اور اونٹ کے گم ہونے اور پانی کی گرانی سے پوچھا اوسکو بھی اوسیطرح قافلہ
والون نے کہا کہ جسطرح حضرت رسالت پناہ نے فرمایا تھا اور تفسیر قمی مین حضرت صادقؑ
سے منقول ہے کہ جب حضرت رسالت پناہ نے خبر دی کہ قافلہ وقت صبح پہونچیگا کفار قریش نے
بعض لوگون کو قافلہ کے استقبال کو بھیجا اور ان لوگون نے بھیجنے والون سے سفارش کی
کہ جس مقام پر کہ قافلہ سے ملین قافلہ والون کو ٹھہرالیوین اسواسطے کہ کہا ہوا محمدؐ کا درست
نہو اور قافلہ اوسوقت صبح پر نہ پہونچے کہ جس وقت خاص کی حضرت رسالت پناہؐ نے
خبر دی تھی پس جبرئیل نازل ہوے اور قافلہ کو نہ چھوڑا کہ کسی کا توقف کرے اور اوسی
گھڑی اور وقت خاص پر کہ حضرت رسالت پناہؐ نے خبر دی تھی قافلہ پہونچا اور کفار قریش
باوجود دیکھنے ایسی ایسی معجزات باہرہ کے ایمان نہ لاے اور تکبر اور غرور کو اونھون نے
اختیار کیا [illegible] ہین کہ وہ جماعت کہ جو مذہب فلاسفہ رکھتی ہین یہہ گمان کرتے ہین کہ آسمان
قدیم ہین اور رخنہ اور خرق والتیام اسمین ممکن نہین ہے اور داخل ہونا آسمانون مین
محال ہے اور اسی بنیاد پر منکر معراج جسمانی ہوے ہین اور ان لوگون نے گمان کیا ہے

کہ صرف روح حضرتؐ کے معراج کو گئی نہ جسم حضرت کا آیا ایسے اعتقاد کرنیوالے کو مومن کہہ سکتے ہین یا نہین کہہ تو کہ صاحب اس اعتقاد کا مومن نہین ہے بلکہ یہہ مذہب زندیقون کا ہے کہ از روے گمان اور خیال بد ایسا اعتقاد فاسد کیا ہے اور یہہ اعتقاد مخالف اعتقاد جمیع پیغمبرانؑ اور اوصیا پیغمبران کے ہے اور ہمنے دلیل معراج کو مختصر طور سے بیان کیا ہے اور ائمہ معصومین علیہم السلام سے روایتین اس عالم کے حادث ہونےمین بہت ہین اور آیہ کریمہ قران مجید مین بھی دلیل روشن ہے حادث ہونے مین آسمانون کے جیسا کہ فرماتا ہے اِنَّ رَبَّکُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ اور ترجمہ اوسکا یہہ ہے کہ بدرستیکہ پروردگار تمہارا خدا ایسا خدا ہے کہ جسنے آسمانون اور زمینون کو چھہ روز مین پیدا کیا ہے اور اسمین کوئی شک نہین ہے کہ جو چیز کہ چھہ روز مین پیدا کیا جاویگی وہ ضرور حادث ہوگے اگر پوچھین کہ حادث اور قدیم کے کیا معنی ہین کہہ کہ حادث اوس چیز کو کہتے ہین کہ نہو اور پیدا ہوجاے اور قدیم وہ ہے کہ ہمیشہ سے تہا اور کوئی وقت اور کوئی زمانہ ایسا نہوے کہ اوسمین وہ موجود نرہا ہووے اگر پوچھین پہلے آسمانون کی خلقت کے رات اور دن نہ تہا پس حق تعالے نے یہہ کیونکر فرمایا ہے کہ آسمان اور زمین چھہ روز مین پیدا کیے گئے کہہ تو کہ ہوسکتا ہے کہ معنی اوسکے اسطرح ہون کہ پیدائش آسمان اور زمین اس مقدار مین تھی کہ اگر آسمان کو قیام ہوتا چھہ روز مین ہوتا اور لیکن مذہب اوس شخص کا کہ عالم کو قدیم جانتا ہے کہ یہہ آیہ قران معنی نہین رکھتا ہے اور ہمنے کتاب تحیۃ الزائرین مین قدیم ہونیکو عالم کے دلیل عقلی اور نقلی دونون سے باطل کیا ہے اگر پوچھین کہ خلقت آسمانون اور زمینون کی کیونکر واقع ہوئی ہے کہہ تو کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب اللہ تعالے نے چاہا کہ آسمانون اور زمینون کو بناوے حکم فرمایا حق تعالے نے ہواؤن کو کہ پانی کو ہلاوے یعنی خوب حرکت دیوے ہوا نے اسقدر پانی کو ہلایا یہانتک کہ کف یعنی پھین پانی کے اوپر پیدا ہوکر جمع ہوگیا پس اوس پانی کی موج سے کف اور دہوان بغیر آگ کا بلند ہوا اور آسمان بن گیا اور حق سبحانہ تعالے نے کلام مجید مین اوسکے ساتھہ اشارہ فرمایا ہے اور کہا ہے کہ ثُمَّ اسْتَوٰٓی اِلَی السَّمَآءِ وَهِیَ دُخَانٌ اور سفر اول سے توراتیہ سے نقل ہوئی ہے کہ حق سبحانہ تعالے نے ابتدا مین ایک جوہر کو پیدا کیا اور بنظر ہیبت الہی وہ جوہر پگہل گیا اور پانی ہوگیا۔

پس اوس پانی سے ایک بخار یعنے بھاپ مثل دہوئین کے پیدا ہوا اور آسمانونکو اوس دہوئین سے
پیدا کیا اور اوپر پانی کے ایک کف یعنی پھین ظاہر ہوا مثل کف دریا کے اور زمین کو اوس کف سے
پیدا کیا بعد اوس کے پہاڑون کو پیدا کیا اور زمین کو پہاڑو نسے مثل میخون کے ثابت اور
ساکن کیا اور حضرت امیر المومنین ؑ نے بعضے خطبون مین اپنی پیدائش آسمانون کی مثل اوس
تفصیل کے کہ اوپر ذکر ہوی بیان فرمائی ہے دوسرے اگر پوچھین کہ حضرت رسول ؐ پیشتر
اسکے کہ آدمیون کو ساتھ دین اسلام کے دعوت کرین حضرت خود کس دین پر تھے کہو تو کہ خود
حضرت ہمیشہ خدا پرستی اور دینداری اور طاعت اور عبادت خدا مین مشغول تھے شیخ مفید
علیہ الرحمۃ نے کتاب روضۃ الواعظین مین لکہا ہے کہ اجماع فرقہ شیعہ ہے کہ حضرت رسول ؐ
ہمیشہ سے رسول ؐ اور نبی تھے لیکن دین کو اپنے پہلے چھپاتے تھے حضرت روزہ رکھتے
تھے اور نماز کو ادا فرماتے تھے برخلاف اوس کے جو کہ قریش کرتے تھے اور جب
چالیس برس حضرت ؐ کی عمر شریف کے گذرے حق سبحانہ تعالے نے جبرئیل ؑ کو اون پر نازل
فرمایا اور حکم فرمایا کہ اظہار رسالت کرین اور یہہ اظہار ستائیسوین رجب کو کہ روز عید مبعث ہے
واقع ہوا دوسرے اگر عصمت انبیا ؑ سے پوچھین کہو تو کہ اعتقاد کرنا چاہیئے کہ سب اگلے پچھلے
جملہ گناہون سے اور سہو اور نسیان سے معصوم اور مبرا یعنی پاک اور صاف ہین اگر
پوچھین کہ دلیل اوپر عصمت انبیا کے کیا ہے کہو کہ دلیل اوسپر یہہ ہے کہ حق تعالے نے
عقلون کو پیغمبرون کے کامل کیا ہے اور دلون کو اون کے اپنی محبت اور طاعت مین مشغول
کرکے دنیا کو اون کی نظر ہمت مین بالکل بیمقدار اور ذلیل کر دیا ہے اور اسمین کوی شک نہین ہے
کہ صاحب اس حال کا ہرگز کبھی کسی گناہ کا مرتکب نہین ہوتا اور دوسری دلیل اسپر یہہ ہے
کہ اگر پیغمبر و نسے بھی گناہ ہوا کرتا تو باعث گمراہی امت کا ہوتا اور یہہ امر بہت قبیح اور بدہے
کہ خدای حکیم کسی شخص کو عہدہ پیغمبری پر بھیجے اور وہی پیغمبر باعث گمراہی امت کا ہو دلیل دوسری
یہہ ہے کہ پیغمبر لوگ بندگان مخلص پروردگار کے ہین اور شیطان کو اوپر مخلصون کے
کوئی تسلط نہین ہے اور مخلص بندون کو شیطان بہکا نہین سکتا اسواسطے کہ حق تعالے نے کلام
مجید مین شیطان سے نقل فرماتا ہے کہ اوس نے کہا لَاُغْوِیَنَّهُمْ اَجْمَعِیْنَ اِلَّا
عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِیْنَ اور ترجمہ اس آیہ کا یہہ ہے کہ ابلیس لعین حقتعالے سے کہتا ہے
کہ مین سب تیرے بندون کو اغوا کرتا ہون مگر بندگان مخلص کو تیرے پس جس حالت مین

کہا ہیں کہ پیغمبرون پر کوی تسلط اور اختیار اغوا نہین ہے پس کل پیغمبر معصوم ہون گے ا
دوسرے یہہ کہ ہر گنہگار ایک فاسق ہے اور اوپر قول فاسق کے کوی اعتماد نہین ہے
اسواسطے کہ حق تعالے قرآن مین فرماتا ہے کہ اِن جَآءَکُمْ فَاسِقٌ بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوْا
یعنی اگر لاوے تمہارے پاس فاسق کوی خبر پس نہایت اوسمین غور کرو اور اوس خبر کو
تحقیق کرو اور یہہ امر کسطرح ہو سکتا ہے کہ رسول خدا اون لوگون سے ہون کہ اون کے
قول پر معاذ اللہ اعتماد نہو دلیل دوسری یہہ کہ اگر نبی سے گناہ واقع ہو وہ بھی ظالم ہوگا
اور رجوع ظالمون کی طرف جائز نہین ہے اسواسطے کہ حق تعالے فرماتا ہے کہ وَلَا تَرْکَنُوْا
اِلَی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّکُمُ النَّارُ یعنی اعتماد و رکون ظالمون پر نکرو کہ تمکو آگ
لپیٹ لیوے اور یہہ امر کہ عقل مین جائز ہووے کہ پروردگار کسیکو منصب پیغمبری کا
دیوے اور اوس پیغمبر کو نسبت طرف حرام کے ہو دلیل دوسری یہہ کہ گنہگار ظالم ہے اور
ظالم شائستہ پیغمبری نہین ہے جیسے کہ حق تعالے کلام مجید مین فرماتا ہے کہ لَا یَنَالُ
عَہْدِی الظّٰلِمِیْنَ یعنی عہد میرا کہ پیغمبری اور امامت ہے ظالمون کو نہین پہونچتا دلیل دوسری
یہہ کہ بھیجنا پیغمبرون کو اسواسطے ہے کہ لوگون کو ساتھ حق کے رہنما کرین پس اگر گناہ اور سہو اور
نسیان سے پاک نہون گے ان کی قول و فعل پر علم بہم نہ پہونچیگا اور یہہ امر غرض الہی سے کمال
خلاف ہے اسواسطیکہ قرآن مین متعدد آیات مین حق تعالے نے عمل ظن سے منع فرمایا ہے پس
اوصاف ذمیمہ جو معصیت اور سہو کہ سنیون نے نسبت پیغمبرون کی طرف دی ہے سب افترا اور بہتان
اخراع ہین کہ ولادت اور وفات اور مقدار عمر حضرت رسالت پناہ کب اور کسقدر تھی پس کہیو کہ وہ
حضرت روز جمعہ بعد طلوع فجر سنہ فیل مین مکہ مین پیدا ہوئے اور بعد اسکے کہ عمر شریف آنحضرت
چالیس برس کی پہونچی حقتعالے نے حضرت کو رسول گردانا اور بعد اوسکے کہ منصب رسالت
حضرت نے پایا تیرہ برس حضرت مکہ مین رہے اور لوگون کو یگانہ اور بیگانہ سے اسلام کیطرف
دعوت فرماتے تھے اور ایک بڑی جماعت کو حضرت نے شرف اسلام سے مشرف فرمایا اور
بعضے لوگ مدینہ سے مکہ مین آکر شرف اسلام سے مشرف ہوئے یہانتک کہ حضرت خدیجہ کبریٰ
اور جناب ابو طالب کہ حامی اور کفیل حضرت کے تھے دونون نے وفات پائی بعد اسکے جناب
رسالتمآب ظلم سنگدلان مکہ سے ہجرت فرما کر مدینہ مین تشریف لائے اور دس برس مدینہ مین
خلق کو طرف دین اسلام کے دعوت کرتے رہے اور بعد دس سال کے دار فنا سے

طرف دار البقا کے رحلت فرمائی اور سن شریف حضرت کا تریسٹھ سال کا تھا اگر پوچھیں کہ والد
بزرگوار آنحضرت کے عبد اللہ اور مادر گرامی آپ کی آمنہ تھیں کس وقت میں ان بزرگون نے
وفات پائی کہو تو کہ حضرت عبد اللہ پدر بزرگوار آپ کے جب فوت ہوئے تو آپ دو برس کے
تھے اور بعضون نے کہا ہے کہ قبل پیدا ہونے آنحضرت کے جناب عبد اللہ نے وفات
پائی اور بھی مختلف قول اس بارہ میں ہیں اور مادر گرامی آپ کی حضرت آمنہ نے جب انتقال
کیا کہ آپ چار سال کے تھے اگر پوچھیں کہ امامت کسکو کہتے ہیں کہو تو کہ امامت اعتقاد کرنا ہے
ساتھ اس بات کے کہ بارہ امام کہ اول اون کے امام المتقین امیر المومنین علی ابن ابی طالب
ہیں اور آخر اون کے حضرت مہدی ائمہ بحق ہیں اور شیعہ اور تابع ان اماموں کے سب
اہل نجات سے ہیں رباعی از لعد بنی خواجہ و خورشید غلام + میدان کہ دوازدہ
امام اند امام + آن مہر جہان فروز شک نیست کہ مہر + گردو بدوازدہ ہشت در تمام
اگر پوچھیں کہ دلیل اوپر امامت ائمہ اثنا عشر کے کیا ہے کہو تو کہ دلیل اوپر اس مدعا کے بہت
ہے اور فقیر نے کتاب اربعین میں چالیس دلیلیں اوپر امامت بارہ اماموں کے بیان کی
گئی ہیں اور اس رسالہ میں چند دلیلیں اون دلیلوں سے بوجہ اختصار بیان کئے جاتے
ہیں دلیل ۱ یہ ہے کہ شیعہ اثنا عشری کثر اللہ سوادہم ہر جگہ پر بہت موجود ہیں اور سبھون نے
نقل کیا ہے کہ حضرت رسالت پناہ نے حضرت امیر المومنین کو وصی اور جانشین اپنا کیا اور
اسیطرح تا صاحب الزمان ہر ایک اماموں میں سے ایک نے دوسرے کو اپنا جانشین
کیا اور بہت سی روایتون سے فرقہ شیعہ کے کہ ہمیشہ اطراف عالم میں پراگندہ اور منتشر ہیں
نتیجہ یہ جانا چاہیے کہ بارہ امام ائمہ بحق ہیں اگر کہیں کہ فرقہ سنی بھی عالم میں بہت ہیں اور ہر زمانہ
میں کہتے ہیں اور نقل کرتے ہیں کہ پہلے حضرت ابو بکر بعد حضرت عمر اور حضرت عثمان
امام ہیں کہو تو کہ سنی لوگ اگرچہ بہت ہیں لیکن یہ نقل نہیں کرتے ہیں کہ حضرت رسول نے ان کو اپنا وصی اور جانشین کیا
اگر کہیں کہ سنی لوگ کس دلیل سے اس جماعت کو امام کہتے ہیں کہو کہ سنی لوگ کہتے ہیں کہ حضرت رسول بغیر تعین کسی جانشین کے
دنیا سے گئے اور چونکہ کام دنیا اور دین کا بغیر امام کے انتظام پا نہیں سکتا حضرت ابو بکر اور حضرت عمر نے
اور ایک جماعت صحابہ سے حضرت رسالت پناہ کو نہ غسل دیا اور نہ دفن کیا اور سقیفہ بنی ساعدہ میں
اکٹھا ہوئے اور بغیر مصلحت جناب امیر المومنین علی ابن ابی طالب کے کہ باب مدینۃ العلم تھے اور
علاوہ صحابہ مثل سلمان و ابوذر و مقداد و عمار یاسر وغیرہم مقرر کرنے میں امام کے

نزاع اور جدال آپس مین کرنے لگے یہانتک کہ انجام کار حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ از راہ مکر او پر انصار کے غالب
ہوئے اور حضرت عمرؓ نے ہاتھ حضرت ابوبکرؓ کا پکڑ کے حضرت ابوبکرؓ سے سب سے پہلے بیعت کی
اور جیسے کہ جاہلوں کا شیوہ ہے اس بیعت مین موافق ہوئے اسیواسطے حضرت ابوبکرؓ امام ہوگئے
اور حضرت عمرؓ کو بھی حضرت ابوبکرؓ کے ہین یعنی حضرت ابوبکرؓ نے اپنے مرتے وقت حضرت عمرؓ کو
امام کیا اور حضرت عثمانؓ کے بموجب وصیت حضرت عمرؓ ایک جماعت نے بیعت کی اور ساتھ
بیعت کے امام ہوئے یہہ ہے عمدہ دلیل سنیون کے اوپر امامت ان تینون یار حفا کار کی
اگر پوچھین کہ آیا سنی لوگ جو کہتے ہین کہ امامت ساتھہ بیعت چند کس کے حاصل ہوتی ہے کیونکر
ایک جماعت کا اعتقاد یہہ ہے کہ امامت حاصل نہین ہوتی اوسوقت تک کہ جب تک رضامندی
سب عالمون کی کہ اوس زمانہ مین ہون نہو اور یہہ واقعہ طرفہ تر عجیب ہے کہ اس شرط کے ساتھ
بھی سنی لوگ حضرت ابوبکرؓ کو امام جانتے ہین باوجودیکہ صحیح بخاری اور مسلم وغیرہ مین ا
کتابون مین سنیون کے لکھا ہے کہ حضرت علی ابن ابی طالبؑ کہ سردار سب عالمون سے
اس دنیا مین بعد پیغمبرؐ کے ہین اور باقی بنی ہاشم چہ مہینہ تک راضی خلافت حضرت ابوبکرؓ
ہرگز نہوئے اور بہت سی روایتین کتابون سے سنیون کی جیسے کتاب اربعین مین نقل کی ہین
کہ اون اکثر روایتون سے صاف اس امر پر دلیل روشن ہے کہ حضرت علی ابن ابی طالبؑ
ہرگز خلافت پر ان تینون کے کبھی راضی نہ تھے بلکہ ہمیشہ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ اور
حضرت عثمانؓ سے حضرت شکوہ کرتے تھے اور کہتے تھے کہ میرے اوپر تم لوگون نے
ظلم کیا ہے اور حق کو میرے تم لوگون نے چھین لیا اور خطبہ شقشقیہ وغیرہ اوپر اس مطلب کے
دلیل روشن ہے اور راویان اہل سنت سے سب نے اتفاق کیا ہے کہ سعد بن عبادہ کہ سید
اور بزرگ قوم اور قبیلہ خزرج کا ہے اور بڑے بزرگتر انصار سے ہے امنے اپنی
معہ اپنے تابعین کے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ سے تا حیات اپنے بیعت نہین کی اور
اہل نقل یعنی اہل حدیث نے نقل کیا ہے کہ انجام کار یہہ ہوا کہ واسطے خاطر حضرت
عمرؓ کے خالد بن ولید سر راہ اوپر سعد کے گذرا اور تیر سے اوسکو ہلاک کیا اور
شہرت دی کہ جنون نے اوسکو مارا ہے اور عجائب اہل سنت سے یہہ ہے
کہ قاضی القضاۃ انکا کہ نہایت اوسکو بزرگ جانتے ہین وہ لکھتا ہے کہ اجماع اونکا
درست ہوا کہ سعد بن عبادہ کو قتل کر ڈالا اور برائی اس قول کی اوپر عاقل کے پوشیدہ

نہین بعد ابن ابی الحدید نے شرح نہج البلاغہ مین کہاہے کہ فروہ بن عمر نے ابوبکر کے ساتھ بیعت نہین
کی اور کہا اوسنے کہ مین بیعت نہین کرونگا مگر ساتھ علی ابن ابیطالبؑ کے اور یہ شخص بزرگان صحابہ سے
ہے پیر اوسی کتاب مین اوسنے کہاہے کہ خالد بن سعد بن العاص نے بھی ابوبکر کے ساتھ بیعت
نہین کی کہ بیعت نہین کرونگا مین مگر ساتھ علی ابن ابیطالبؑ کے اور یہ مرد بھی بزرگان صحابہ سے
ہے القصہ جب بیت سے عالمون نے سنیون کے اس امر کو پایا اور بخوبی جانا اور دریافت
کیا کہ اجماع اوپر خلافت ابے بکر کے واقع نہین ہوا اسیواسطے اکثر سنیون نے اس قول کو
ترک کر کے ایک جماعت نے انکی کہا ہے کہ جب پانچ شخص ساتھ کسی کے بیعت کرین وہ امام
ہو سکتا ہے اور اونہون نے کہا ہے کہ خلافت ابوبکر کی پانچ شخصون کے ساتھ واقع ہوئی
عمر اور ابو عبیدہ اور اسید بن حضیر اور بشیر بن سعد اور سالم بن مولا ابو حذیفہ اور اونہون نے
کہا ہے کہ امامت عثمان کی بھی ساتھ رضامندی پانچ شخصون کے حاصل ہوئی اور یہ مذہب
اکثر فقہا و متکلمین بصرہ کا ہے اور ایک جماعت نے علماے کوفہ سے اعتقاد کیا ہے کہ خلافت
ساتھ رضامندی اور بیعت دو شخص کی بھی ہم پہونچ سکتی ہے جیسا کہ دعویٰ ساتھ دو گواہ کے
ثابت ہو جاتا ہے اور دوسری جماعت نے یہ بھی کہا ہے کہ خلافت ساتھ بیعت ایک شخص
کے بھی ثابت ہو جاتی ہے۔ پس اے دوستان اہلبیت شکر کرو اور ملاحظہ کرو اور غور کرو کہ
محبت نے عمر کی کیا کیا سنیون کو حیران کر رکھا ہے اور فکر ہاے غلط مین ڈال دیا ہے اگر
پوچھین کہ سنی لوگ امام مین کون کون شرط کرتے ہین کہ تو کہ سنی لوگ امام مین تین شرطون کو
واجب جانتے ہین شرط اول یہ کہ امام عادل ہو اور یہ طرفہ اجلہ ہے کہ سنی لوگ امام مین شرط
عدالت کو بھی واجب جانتے ہین اور ساتھ اس شرط اور حال کے تینون یار جفاکار کو امام جانتے
ہین باوجودیکہ حضرت رسولؐ کی ان تینون نے بہت سے موقع پر مخالفت کی ہے اور کتاب اربعین
مین ہمنے اوسکو بیان کیاہے کہ تھوڑا سا اوس بیان سے ہم اس مقام پر بھی عنقریب بیان کرینگے
انشاء اللہ تعالے دوسری شرط یہ کہ عالم ہو اور یہی امر طرفہ تر ہے کہ علم کو بھی امام مین شرط جانتے
ہین اور ساتھ اسی حال کے ان تینون یار جفاکار کو کہ کمال جاہل صحابہ سے تھے امام جانتے ہین
اور نقل ہے کہ ستر مقام پر حضرت امیر المومنینؑ نے غلطیون کو عمر کے بیان فرمایا ہے اور ہر مرتبہ
بوقت غلطی کرنے کے عمر کا مقولہ یہ تھا کہ کہتا تھا لولا علی لهلك عمر یعنی اگر علی علیہ السلام
نہ ہوتے تو عمر ہر آئینہ ہلاک ہو جاتا اور ابن ابی الحدید کہ عالمون سے سنیون کے ہے اور بھی انکے

[illegible] جو اون [illegible] کرتے ہین کہ [illegible] نے منع کیا زیادتی مقدار مہر سے اور کہا کوئی زیادہ
سنت سے آیندہ مہر نہ اردیوے یا پس اندوے آن کے ایک عورت نے عمر کو الزام دیا پس
عمر نے کہا کلّ [illegible] افقہ من عمر حتی المخدرات فی الحجال یعنی سب لوگ عمر سے زیادہ عقلمند
ہین یہانتک کہ وہ عورتین کہ جنھون نے پردون مین پرورش پائی ہے اور ابن ابی الحدید نے ایک
عجیب وغریب اور روایت نقل کی ہے کہ ایکروز عمر کا گذر لڑکون مین اوسوقت ہوا کہ وہ لڑکے سب کے
سب آپسمین کھیل رہے تھے پس عمر نے لڑکون سے کہا کہ جسوقت سے کہ ہم تمھاری جماعت سے
جدا ہوے کوئی نیکی ہمنے دنیا مین نہ دیکھی پس ایک عقلمند لڑکے نے عمر سے کہا کہ تو ایسا کلمہ نازیبا
اور محض نامعقول کہتا ہے حالانکہ اوسی درمیان مین تو نے پیغمبر خدا کو دیکھا ہے اور تمام دنیا اونکی عزت
کی اونکی زیارت کرنا چہرہ اور جمال مبارک کا پیغمبر خدا کے ہے پس بغور سنتے اس کلمہ معقول کے عمر
نے ایک مٹھی خاک کی اوٹھائی اور اپنے مونھہ مین ڈالی اور کہا کل الناس افقہ من عمر
حتی الصبیان یعنی سب لوگ عقلمند ہین عمر سے یہانتک کہ لڑکے جو نابالغ اور بیعقل ہین اور
کتاب اربعین مین انکے جہل کا بیان ہمنے تفصیل کے ساتھ کیا ہے۔ تیسری شرط یہ ہے کہ
بہرا اور اندھا امام کو نہونا چاہیئے۔ چوتھی شرط یہ ہے کہ امام بے ہاتھ وپیر کا یعنی لولا لنگڑا نہووے
اور پانچوین شرط یہ ہے کہ امام کو چاہیئے کہ اہل رائے اور تدبیر سے ہووے چھٹی شرط یہ ہے کہ
امام کو ضرور چاہیئے کہ بہادر بھی ہووے اور یہ شرط بھی طرفہ شرطون سے ہے کہ بہادری کی صفت کو
بھی شرط امامت جانتے ہین حالانکہ زمانہ حضرت رسولؐ مین معرکون مین جہاد کے تین مرتبہ بھاگے
ہوے کو امام جانتے ہین ساتوین شرط یہ ہے کہ قریشی بھی امام کو ہونا چاہیئے اور ایک جماعت نے اس
شرط کا اعتبار نہین کیا ہے اگر پوچھین کہ شرط امامت مذہب شیعہ مین کیا ہے کہ تو کہ مذہب شیعہ
مین امام کو چاہیئے کہ معصوم ہو سب گناہون اور سہو اور نسیان سے اور جو کچھ کہ دلالت اوپر عصمت
انبیا کے کرتا ہے دلالت اوپر عصمت ائمہ کے بھی کرتا ہے اور دلیلین عصمت انبیا کے جو تین
بیان ہو چکین اور دلیل دوسری یہ کہ کہتے ہین ہم کہ جب سب لوگ معصوم نہین ہین اور ان پر
خطا جائز ہے پس لاچاری ہے کہ ایسا امام ہو کہ انکو رہنمائی کرے اور خطا سے راہ صواب تک
پہونچاوے پس اگر امام بھی غیر معصوم اور جائز الخطا ہو تو اوسکے یہ امر لازم آتا ہے کہ اوسکو بھی کوئی
امام چاہیئے اور یہ بھی باطل ہے اسواسطے کہ خلاف اجماع ہے اور اوسکے لازم اور ایک امر آتا ہے
کہ ہر زمانہ مین امام لوگ بھی غیر تعداد اور غیر متناہی ہون اور یہ بھی محال عقل ہے اور دلیل دوسری

یہ کہ امام حافظ شرع ہے پس اگر امام معصوم نہ ہوگا شرع ساتھہ اوس کے امین اور محفوظ نرہے گی
اور جب شیعہ اثنا عشری عصمت کو امام مین شرط جانتے ہین اسی واسطے واجب جانتے ہین
کہ مقرر ہونا امام کا جانب خدا سے ہونا چاہیئے نہ خلق کی جانب سے اس واسطے کہ عصمت
ایک امر ہے مخفی اور پوشیدہ اور بغیر حق سبحانہ تعالے کے کوئی اُس امر مخفی پر اطلاع نہین کرتا
اور بہت ایسا ہوتا ہے کہ خلق خدا کسی کے ساتھہ بیعت کرین اور واقع مین وہ شخص منافق ہووے
اور دوسری شرط امام مین فرقہ شیعہ جانتے ہین کہ امام سب سے زیادہ اعلم یعنے علوم کا جاننے والا
اور سب سے زیادہ بہادر اور سب سے زیادہ کریم ہو تاکہ تقدیم مفضول کے اوپر فاضل
کے لازم نہ آوے اس واسطے کہ تقدیم مفضول کے اوپر فاضل کے قبیح ہے اور جان تو
جب سُنی لوگ امام مین عصمت کو شرط نہین کرتے ہین اور لازم نہین جانتے اس امر کو کہ تعین
امام کا حق تعالے کی جانب سے ہونا چاہیئے اور امامت مین بیعت ایک شخص یا دو شخص
یا پانچ شخص کی کافی جانتے ہین چنانچہ تعین امام ہی اسی بنا پر ساتھہ جماعت بنی اُمیّہ و
بنی عباس کے بیعت سُنی لوگون نے کرلی اور ان ظالمون کو بہی ان لوگون نے خلیفہ جان لیا
کہ یہ بنی اُمیہ و بنی عباس مین کیسے کیسے منافق و ظالم تھے اور زمانہ امامت اور خلافت مین
اپنے کیسے کیسے علانیہ فسق و فجور ان ملعونون نے ظاہر کئے اور اہل بیت رسول کے سب
بے عزتی اور رسوائی مین کوئی دقیقہ ان ظالمون نے اپنے ایام حکومت مین اوٹھا
نہین رکہا یہانتک کہ ان کے قتل کرنے مین ان کے ہمراہی اور رہبر دی ان لوگون نے
کی از آنجملہ یزید ملعون کے ساتھہ ان لوگون نے بیعت کی اور یہ تو بخوبی سب کو معلوم
ہے کہ یزید ملعون نے اپنے تہوڑے زمانہ حکومت مین کیا کیا کام اور کیسے کیسے
ظلم کیئے فرزند رسول کو شہید کیا خانۂ خدا کو خراب کیا مدینۂ رسول کو غارت کیا اور اہل
مدینہ کو قتل کیا اور جملہ بنی اُمیہ سے کہ جس نے ساتھہ یزید کے بیعت کی اور ساتھہ
بیعت کے یزید خلیفہ اور امام ہوا عبد الملک بن مروان ملعون تہا کہ کمال دشمنی اہل بیت
رسول کے ساتھہ کرتا تہا اور حجاج بن یوسف نیابت عبد الملک بن مروان سے
حاکم عراق تہا اور حجاج بن یوسف وہ ملعون ہے کہ جس نے بہ حکم عبد الملک منجنیق
سے خانۂ خدا کو خراب اور مسمار کیا اور آیۃ العلامہ شافعی نے کتاب حیٰوۃ الحیوان مین کہا
ہے کہ جس قدر کہ حجاج نے ان لوگون کو قتل کیا سوائے معرکہ جنگ کے وہ ایک

لاکھ تیس ہزار آدمی تھے اور اوس نے نقل کیا ہے کہ پچاس ہزار مرد اور تیس ہزار عورت اوس کے قید خانہ مین مرے اور اوس مین تیس ہزار فقط عورتین برہنہ تہین اور مرد اور عورتون کو اوس قیدخانہ مین اس شقی نے ایک جگہ قید کیا تہا اور قیدخانہ مین اوسکے چہت نہ تہی گرمی مین آفتاب مین اور جاڑے مین باران یعنی مینہ مین قیدی لوگ اپنی زندگی کو بسر کرتے تھے اور جب یہ ملعون مرا اور جہنم مین داخل ہوا اسی ہزار قیدی اسکے قیدخانہ مین اوس وقت موجود تہا اور بعضون نے کہا ہے کہ مجوسی لوگ یعنے آتش پرست فقط تین لاکہ اسکے قیدخانہ مین قید تھے اور اونے نقل کی ہے کہ ایک روز اس ملعون نے اپنے منشی سے پوچہا کہ کتنے آدمیون کو ہمنے تہمت لگا کر قتل کیا ہے منشی نے جواب مین کہا کہ اسی ہزار آدمی ہین کہ جنکو تونے تہمت لگا کر قتل کیا ہے اور اسی ظلم کے ساتھ بیس برس یہ ملعون حاکم عراق رہا ہے اور نقل کرتے ہین کہ جب حجاج پیدا ہوا تہا سوراخ دبر نہین رکہتا تہا پس سوراخ دبر مین اسکے بذریعہ دستکاری یعنے جراحی کیا گیا اور اپنے زمانہ حیات اور حکومت مین اکثر فخر کے ساتھ کہا کرتا تھا کہ بہترین لذتون کا میرے نزدیک خون بہانا ہے دوسرے اور بڑے گروہ سے کہ ساتھ بیعت کے امام سُنیون کا ہوا ولید بن یزید فاسق ہے صاحب حیوۃ الحیوان نے نقل کیا ہے کہ ولید مشغول شراب پینے مین رہتا تھا اور لہو اور لعب اور عیش و طرب مین اپنی اوقات بسر کیا کرتا تہا اور گانے بجانے والون کے ساتھ اکثر رہا کرتا تہا اور عود نوازی کیا کرتا تھا اور جس مقام پر کہ جاتا تھا ڈفلہ بجانے والے اوسکے واسطے ڈفلہ بجایا کرتے تھے اور اسقدر فسق و فجور اوس سے صادر ہوتا تھا کہ انجام مین ولید پلید فاسق اوسکا نام مشہور ہوگیا اور نقل کرتے ہین کہ ایک روز یہ ملعون مست تھا اور ایک کنیز کے ساتھ مباشرت اسنے کی تھی اسی اثنا مین موذن لوگ آئے اور اس ملعون کو خبر کی کہ وقت نماز آگیا ہے اوسکو چاہیے کہ باہر آوے اور مسلمانون کے ساتھ نماز ادا کرے ولید پلید ملعون نے عالم مستی مین قسم کھائی کہ اس کنیز جنب کو مین بھیجتا ہون کہ پیش نمازی اونکی کرے پس لونڈی مست اور جنب یعنے حالت نجاست مین مسجد مین گئی بعد و لید ملعون پوشیدہ مسجد مین آیا اور پیش نمازی اہل سنت اور جماعت کی کی اور لوٹ گیا اور پھر نقل کرتے ہین کہ ولید نے ایک حوض شراب سے بھرا تھا اور جب نشاط یعنے نشہ

عود دیکہ کر ... باجہ ...

شراب کا اس ملعون کو چڑھتا تھا تو اپنے تئین اوس حوض مین شراب کے ڈال دیتا تھا
اور بہت بڑی بڑی بے ادبیان دین اسلام مین اس ملعون سے وقتاً فوقتاً واقع ہوئی
ہین کہ نقل اوسکی نہایت قبیح ہے اور ہر عاقل پر ہرگز یہ امر پوشیدہ نرہیگا کہ اہل سنت
وجماعت کے امام لوگ اسی قبیل سے اکثر ہوا کیئے ہین اور یہ یقین جانو کہ جو شخص اہل بیت
رسالت علیہم السلام کو ترک کرے کہ عصمت اور طہارت انکی دلیل عقلی کے ساتھ ثابت ہوئی ہے پس وہ
شخص ایسے مکار اور جعلساز امامون کے پھندے مین ضرور پڑیگا ؎ ہر کہ گریزد ز
خراجات شاہ + بارکش غول بیابان شود + دلیل دوسری اوپر امامت ائمہ اثنا عشر
کے یہ ہے کہ حضرت رسولؐ سے پوچھا کہ خلیفہ بعد آپ کے کتنے ہین حضرتؐ نے
فرمایا کہ خلیفہ بعد میرے بارہ ہین اور اس حدیث کو سنیون نے اپنی کتابون مین کہ
نہایت معتبر ہین مثل صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور مسند احمد بن حنبل وغیرہ مین ساتھ
مختلف عبارتون کے ان لوگون نے نقل کیا ہے اور ایک عبارت اون عبارتون
سے یہ ہے کہ لا یزال ھذا الامر قائما حتی یقوم الساعة و یکون فیھم اثنا عشر خلیفة کلھم
من قریش اور دوسری عبارت اس طرح پر ہے ان ھذا الامر لا ینقضی حتی یمضی فیھم اثنا عشر
خلیفة کلھم من قریش اور علاوہ اسکے اور دوسری عبارتین بھی انکی کتابون مین واقع ہوئی
ہین القصہ یہ حدیث بھی نہایت صحیح حدیثون سے اہل سنت کے ہین اور کسی سنی کو صحت
مین اس حدیث کے کوئی شک نہین ہوسکتا اور احادیث شیعہ اس باب خاص مین
اس قدر زیادہ ہین کہ یہ رسالۂ مختصر گنجایش بیان کی نہین رکھہ سکتا اور بعضی حدیثین بطریق
سنیون کے بنام ائمہ اثنا عشر مذکور ہے اور کتاب اربعین مین نقل ان حدیثون کی
ہیئے کر دی ہے اور یہ دلیل روشن ہے اوپر ائمہ اثنا عشر کے اس واسطے کہ شیعہ و
سنی دونون فرقے حضرت رسولؐ سے روایت کرتے ہین کہ امت میری بعد میرے
تہتر فرقے یعنے گروہ مین جدا ہو جاوے گی ایک گروہ اوس مین سے ناجی اور رستگار
ہے اور باقی فرقے اہل جہنم سے ہین اور اس تہتر فرقے مین کوئی گروہ سوائے شیعہ
اثنا عشری کے امام کو بارہ نہین جانتے ہین پس معلوم ہوا کہ فرقہ ناجی شیعہ
اثنا عشری ہے اور ائمہ اثنا عشر ائمہ بحق ہین اور پوشیدہ نرہے کہ سفر اول
توراة مین حق تعالےٰ نے خوشخبری پیدا ہونے سے حضرت رسولؐ اور بارہ

اماموں کی نسل حضرت اسمعیلؑ سے حضرت ابراہیمؑ کو دی ہے اور ہمنے عبارت توراۃ کو کتاب اربعین مین بیان کیا ہے دلیل تیسری امامت ائمہ اثنا عشری کی یہ ہے کہ ہر ایک نے ان مین سے دعوےٰ امامت کیا ہے اور معجزات ظاہر کئے ہین اور اس مین کوئی شک نہین ہے کہ جو شخص دعوے امامت کا کرے اور معجزات ظاہر کرے وہی شخص امام ضرور ہوگا جیسا کہ نبوت مین بیان ہوا اور معجزے ان بارہ اماموں کے شیعہ اور سنی دونوں کی کتابوں مین مذکور ہین اور شیعوں نے بہت سی کتابین ان بارہ اماموں کے معجزات مین تصنیف کی ہین کہ یہ رسالہ اونکے بیان کی گنجایش نہین رکھہ سکتا دلیل چوتھی یہ ہے کہ درمیان شیعہ اور سنی کے یہ حدیث معروف اور مشہور ہے اور سرحد یقین کو یہ حدیث پہونچ گئی ہے کہ حضرت رسولؐ نے نزدیک زمانہ وفات کے اپنی متوجہ اپنی امت کی طرف ہوکر فرمایا کہ انی تارک فیکم الثقلین ما ان تمسکتم بھما لن تضلوا ابدا کتاب اللہ وعترتی اہلبیتی ولن یفترقا حتی یردا علی الحوض اور معنے اسکے یہ ہین کہ بدرستیکہ مین چھوڑتا ہوں تم مین دو بزرگ چیزوں کہ اگر اون دونوں چیزوں سے لپٹے رہوگے ہرگز گمراہ نہ ہوگے اور وہ دونوں بزرگ چیزین کتاب خدا کی اور عترت میری ہے کہ اہل بیت میرے ہین اور یہ کتاب خدا اور عترت میری آپس سے جدا نہونگے یہانتک کہ حوض کوثر پر میرے پاس پہونچین اگر پوچھین یہ حدیث کس طرح اور کیونکر دلیل ہاو پر امامت ائمہ اثنا عشر اور حقیت مذہب شیعہ اثنا عشری کی ہے کہہ تو کہ اس حدیث سے سمجھا جاتا ہے کہ روز قیامت تک ہمیشہ ایک معصوم اہل بیت پیغمبرؐ سے ساتھ کتاب خدا کے ہوتا ہے کہ پیروی اوسکی باعث گمراہی نہین ہوتی اور سوائے فرقہ شیعہ اثنا عشری دوسرا گروہ بہتر فرقوں مین سے فرقہ ناجی نہین ہے اور ائمہ حق ائمہ اثنا عشر ہین دلیل پانچوین قول حق سبحانہ تعالےٰ ہے اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین اور ترجمہ اوس کا یہ ہے کہ خدا سے ڈرو اور سچون کا ساتھ دو اگر پوچھین کہ یہ آیہ کیونکر دلیل ہے اوپر اس مدعا کے کہہ تو کہ اس آیہ سے سمجھا جاتا ہے کہ سچوں کا ساتھ دینا اور پیروی سچوں کی کرنا واجب ہے اور ظاہر ہے یعنے بارہ امام فرقہ شیعہ کے باتفاق شیعہ وسنی سب کے سب ائمہ صادق ہین اور آیہ انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا

دلیل انکی سچائی یہ ہے اور حاصل معنی اس آیہ کے یہ ہین کہ اللہ تعالے دور کرتا ہے
تم سے اے اہل بیت رسالتؐ نجاست اور برائی کو اور پاک کرتا ہے تمہین ساتھ بہترین
پاکی کے بخلاف سنیون کے امامون کے کہ صدق و راستی ان مین معلوم نہین ہے
اس واسطے کہ صدق و راستی مین انکے خلاف ہے اور فرقہ شیعہ ہمیشہ انکے تئین ظالم
اور کافر اور کاذب جانتے چلے آئے ہین پس معلوم ہوا کہ ائمہ بحق ائمہ اثنا عشر ہین اور
فرقہ رستگار بہتر فرقون مین فرقہ شیعہ اثنا عشری ہے کہ یہ فرقہ پرہیزگون اور راستبازون کا
ہے کہ صدق اور راستی ان کی اجماع اور اتفاق سے ثابت ہے دلیل ششم یہ کہ ہم نے
اوپر بیان کیا ہے کہ چاہیئے کہ امام معصوم ہو اور امام سنیون کے ازروے اجماع و اتفاق
کے معصوم نہین ہین پس ثابت ہوا کہ ائمہ بحق ائمہ اثنا عشر ہین دلیل ساتوین یہ کہ
بیان کیا ہم نے چاہیے امام کا علم سب سے بہت زیادہ ہو اور اجماع اور اتفاق
سے امام سنیون کے اعلم نہین ہین دلیل آٹھوین قول حق سبحانہ تعالے ہے لاینال
عہدی الظالمین اور ترجمہ اس آیہ کا یہ ہے کہ عہد یعنی امامت میرے ظالمون کو نہین
پہونچتا ہے دلیل نوین قول حق تعالے ہے ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار
اور ترجمہ اس آیہ کا یہ ہے کہ میل و رغبت نہ کرو طرف ظالمون کے کہ آگ لے لیوے
تمکو دلیل دسوین قول حق تعالے ہے ان جاءکم فاسق بنبأ فتبینوا اور ترجمہ اس آیہ
کا یہ ہے کہ قول فاسقون پر عمل نہ کرو اگر پوچھین ان تینون آیات قرآن سے کیونکر
سمجھا جاتا ہے کہ مذہب حق مذہب شیعہ اثنا عشری ہے اور ائمہ بحق بارہ امام ہین
کہہ تو کہ ان تینون آیات سے بخوبی سمجھا جاتا ہے کہ امامت ظالمون کو نہین پہونچتی ہے
اور میل و رغبت ظالمون کی طرف نہ چاہیے کرنا اور قول پر فاسقون کے عمل نہ کرنا
چاہیے اور سنی لوگون کے امام ظالم اور فاسق تھے پس امامت انکی باطل ہے
اگر پوچھین کہ کس دلیل سے سنیون کے امام ظالم اور فاسق تھے کہہ تو کہ ابوبکر اور
عمر اور عثمان برسون کافر اور بت پرست اور شارب الخمر تھے اور بعد کہ مدتہائی
طلب سے اظہار اسلام کیا سنیون کے اعتراف اور اقرار سے مقامون پر مخالفت
حضرت رسولؐ کی ان تینون نے کی ہے ان وقتون مین سے ایک وقت وہ تہا کہ
حضرت رسولؐ نے جنگ حدیبیہ مین کفار سے صلح کی عمر نے اون حضرتؐ پر سب سے

پہلے اعتراض کیا اور خاطر مبارک حضرت کے رنجیدہ کیا اور اسلام مین شک لایا
اور عمر نے کہا ما شککت منذ اسلمت الا یومئذ یعنے مین نے شک کسی روز نہین کیا
جس روز سے کہ اسلام لایا مین آج کے دن تک یعنے آج کے روز مین نے شک
کیا اور یہ حدیث کتاب الجمع بین الصحیحین مین ہے کہ عمدہ سُنیون کی کتابون مین سے ہے
اور یہ حدیث دلیل روشن ہے اوپر مرتد ہونے عمر کے اور راویون نے شیعہ اور سُنی
کے نقل کیا ہے کہ سید المرسلین ص نے اپنے مرض الموت کے زمانہ مین اُسامہ غلام زادہ
کو اپنے امیر کیا اور حکم دیا کہ ابوبکر اور عمر اور غیر انکے مہاجر اور انصار سے خدمت مین
اُسامہ کے جاکر جنگ کفار کو روانہ ہون اور اُسامہ نے خیمہ کو باہر لے جاکر نصب کیا
اور حضرت رسالت پناہ نے فرمایا کہ انفذوا جیش اسامۃ لعن اللہ من تخلف عن جیش
اسامۃ یعنے روانہ کرو لشکر اُسامہ کو اور خدا لعنت کرے اوپر اوس شخص
کے کہ لشکر اُسامہ سے تخلف یعنے انحراف کرے اور غرض حضرت رسالت پناہ
کی ایک یہ تھی کہ مدینہ منافقین سے خالی ہو جاوے اور کوئی منافقون مین سے
مدینہ مین رہ نہ جاوے تاکہ حضرت مرتضے علی ع سے کوئی شخص امر امامت مین منازعہ
کرے اور دوسری غرض اون حضرت کی یہ تھی کہ یہ امر بخوبی عقلمندون کے خاطر نشان
ہو جاوے کہ ابوبکر اور عمر اور عثمان ہرگز قابلیت سرداری لشکر کی نہین رکھتے ہین
پس کیونکر قابلیت سرداری اور امامت کل عالم کی رکھہ سکتے ہین اور غرض دوسری
حضرت کی یہ تھی کہ بزرگ لوگ اس بات کو بخوبی سمجھین کہ اگر ابوبکر اور عمر اور عثمان لائق
امامت ہوتے تو حضرت رسالت پناہ وقت مرض الموت ان منافقون کو اپنے سے
کسی طرح جُدا نہ کرتے اور تتمہ اس حکایت کا یہ ہے کہ ابوبکر و عمر و عثمان اور باقی منافقین
نے باہر جانے مین اُسامہ کے ساتھہ اس قدر غفلت اور کسل کو اختیار کیا کہ مرض
حضرت رسالت پناہ کا بہت بڑھ گیا اور اس اثنا مین ابوبکر اور عمر اور عثمان اور
دوسرے گروہ منافقون اور مومنون سے مجلس حضرت رسول ص مین حاضر ہوئے حضرت
رسول ص نے فرمایا کہ ایتونی بدوات وقرطاس اکتب لکم کتابا لن تضلوا بعدی یعنے
کاغذ اور قلم اور دوات میرے پاس لے آؤ کہ لکھون واسطے تمہارے اوس چیز کو
کہ تا بعد میرے گمراہ نہ ہو تم اور جب عمر نے جانا کہ غرض حضرت ص کی یہ ہے کہ نص روشنہ

عہدِ غدیر کو تازہ فرمادین اور تصریح امامت حضرت امیر المومنینؑ کے کرین جیسا کہ ارادہ
اپنے شروع کیا اور ایک روایت کے موافق اسنے کہا کہ قد غلب علیہ الوجع [illegible]
فان عندکم کتاب اللہ یعنے تحقیق کہ مرض اوسپر غالب ہوا ہے اور قرآن تمہارے
پاس ہے کافی ہے تمکو کتاب خدا یہہ عبارت کتاب جمع بین الصحیحین مین ہے کہ عمدہ
سنیون کے کتابون سے ہے اور دوسرے کتابون مین نقل ہوی ہے کہ عمر نے کہا
ان الرجل لیہجر یعنے بدرستیکہ یہہ مرد ہذیان کہتا ہے غرض کہ ایسی رخنہ اندازی
عمر نے کی اور ہر طرح سے نہ چاہا کہ وصیت نامہ لکھا جاوے اختلاف اور آوازین مجلس حضرتؐ مین
بلند ہوئین پس حضرتؐ نے فرمایا کہ باہر جاؤ کہ سزاوار نہین ہے کہ میرے روبرو کوئی
نزاع واقع ہو۔ موہنہ ایسے احمق کا سیاہ ہووے کہ اس بیچارہ کو اپنا امام جانتے
پوشیدہ نہ ہے کہ جو اختلاف کہ امت کے درمیان مین واقع ہوا اور جو خون کہ ناحق
دنیا مین بہایا گیا سبب اوسکا عمر بن الخطاب ہوا کہ اگر وہ وصیت نامہ لکھنے کا مانع نہوتا
آدمی ضرور اسکو جانتے کہ ہمکو کس کی پیروی کرنا چاہیئے پس خلاف نہ کرتے اور وادی
ضلالت یعنے گمراہی کے کوچہ مین نہ پڑتے اور ایک دوسرے کو ناحق نہ قتل کرتے
ابن عباس جسوقت اس قصہ کو یاد کرتے تھے اسقدر روتے تھے کہ آنسو آنکھونسے جاری ہوجاتے
تھے اور زمین تر ہوجاتی تھی اور کہتے تھے کہ سب سے بڑھکر یہہ مصیبت تھی کہ کسیطرح رسولخدا
کو وصیت نامہ نہ لکھنے دیا کہ امت گمراہی سے نجات پاتی اور حضرت امام جعفر صادقؑ سے
روایت ہے کہ دنیا مین ایک چھچہ خون کا گرایا نہین جاتا ہے کہ عمر اوسمین شریک ہے ع لعنت بعمر
کہ ظلم ناحق فن اوست ؛ رحمت بکسے کز دل و جان دشمن اوست ؛ بگردن شمر ہم بند کردن
اوست ؛ خون شہدا تمام برگردن اوست ؛ اور طرفہ تر یہہ امر ہے کہ نوادی بزرگان علمائے
اہل سنت سے ہے شرح صحیح مین کہتا ہے کہ اسپر اتفاق ہے کہ جو عمر نے حضرت رسولؐ کو
وصیت نامہ کے لکھنے مین منع کیا تھا یہہ دلیل اوپر دانائی عمر کی ہے اسواسطے کہ عمر جانتا تھا
کہ حضرت رسولؐ ایسی چیز لکھینگے کہ اوسکی تعمیل اونیون پر دشوار ہوگی پس جب
مخالفت لکھے ہوئے کی کرینگے مستحق دوزخ کے ہوجاوینگے اسے عاقل ذرا غور کر
اور دیکھ اس ابلہ کو کہ عمر سب سے زیادہ جاہل تھا اوسکو سید المرسلین سے اعلم شمار کرتا ہے
اور باقی حکایت اس قصہ پُر غصہ کے یہہ ہے کہ جب حضرت سید المرسلینؐ نے دنیا سے

انتقال فرمایا ابھی حضرتؐ کو دفن تک نہین کیا تھا کہ ابوبکر اور عمر اور ایک درجماعت سقیفہ
مین حاضر ہوے اور آدمیونکو فریب دینا شروع کیا اور کہا کہ علی ابن ابیطالبؑ کو کوئی خواہش طرف
خلافت کے نہین ہے اور عرب بھی کوئی رغبت اور خواہش اونکے خلافت کی طرف نہین رکھتے
اسواسطے کہ علی ابن ابیطالبؑ نے انکے عزیز دنکو بہت قتل کیا ہی اور بہت سی گفتگو کی بعدہ عمر نے
ہاتھ ابوبکر کا پکڑ کر اونکے ساتھ بیعت کی اور جاہلونکو یہہ گمان تھا کہ امامت ساتھ بیعت کے
درست ہوتی ہی پس بعضون سے رضامندی کے ساتھ اور بعضون سے زور اور جبر کے ساتھ بیعت لیکے
اور کتاب اربعین میں [illegible] بہت سی حکایتین سنیونکی کتابون سے ہمنے نقل کی ہین کہ جو دلالت
کرتے ہین کہ حیلہ و مکر کے ساتھ لوگون سے بیعت لے گئے اور جب حضرت امیرؑ ماتم سید المرسلینؐ سے
فارغ ہوے جاہل اور فاسق لوگ بہت ابوبکر پاس جمع تھے چونکہ حضرت رسولؐ نے حضرت امیرؑ کو
ساتھ صبر کے وصیت کی تھی اوسی بنیاد پر اور بہ وصیت اوس عالیجنابؐ کے حضرت امیرؑ نے عمل کیا
اور تلوار کو نیام سے نہ کھینچا اور بعد اوسکے کہ جاہلون کو بہت سی نصیحتین حضرتؑ نے کین کوئی فائدہ
نہوا اور طریقہ صبر کو مقدم کر کے عبادت رب العزت مین مشغول ہوے اور حضرتؑ نے جاہلونکو جاہلونکے ساتھ
چھوڑا اور ساعد لکے کہ ابوبکر نے اپنی امامت کو جاہلون اور احمقونکے بیعت کے ساتھ محکم اور مضبوط کیا اور کسیکو سامہ
پاس بھیجا کہ مین احتیاج عمر کے ساتھ رکھتا ہون اوسکو چھوڑ دو اور اپنے ساتھ مت لیجا بہرحال ابوبکر اور عمر دونون نے
حضرت رسولؐ کے مخالفت لشکر اسامہ سے کر کے خلاف حکم رسولؐ کیا اور واجب اللعن ہوگئے اور طرفہ یہ ہے
کہ ابوہاشم کہ بزرگ علمائے سنیونسے ہی کتاب جامع مین کہتا ہی کہ مخالفت حضرت رسولخداؐ کے زمانہ حیات مین
نہین کرنا چاہیے لیکن بعد وفات رسولخداؐ مخالفت کرنا چاہیے اسواسطے کہ ابوبکر نے نہ چاہا کہ عمر ہمراہ اسامہ کے
جاوے اور یہہ دلیل ہے کہ مخالفت رسولؐ بعد وفات کرنا چاہیے اے دوستان اہلبیت ان گفتگو و طرز گفتگو
اور اعتقادون پر مخالفون کے تامل اور غور کرو اور شکر کرو کہ جو لوگ عمر دوست کو دل ہین اون لوگون نہین ہے
تم نہین ہو بالیقین کہ اگر ان گفتگو اور تقریرون کو جانورون پر عرض کرین تو جانور بھی سنبہونہ ہینسنگے
یہہ کونسی عقل ہے کہ باوجود سے کہ حق تعالے کلام مجید مین فرماتا ہے وما ینطق عن الھویٰ
ان ھو الا وحی یوحی یعنے رسول ہمارا کوئی گفتگو اپنی خواہش و رغبت سے نہین کرتا بلکہ
کوئی گفتگو اوسکی نہین ہے مگر ساتھ وحی الہی کے باوجود اس آیہ کے مخالفت حضرت رسولؐ کو جائز
جانتے ہین اور عداوت ابوبکر و عمر کو دلیل اپنی گمراہی کی گردانتے ہین اور ظلم اور مخالفت ابوبکر و عمر
یہہ ہے کہ جب حضرت رسولؐ نے دنیا سے رحلت کی ابوبکر اور عمر نے باہمدیگر مصلحت و مشورہ کیا

کہ اہل بیت رسول صلعم کے پاس مال دنیا سے کچھ بھی نہ چھوڑنا چاہیئے تاکہ میل و رغبت لوگوں کی انکی طرف کم ہو پس ابو بکر نے زمانۂ حضرت رسول صلعم سے اس حدیث کو بنایا اور پیغمبر پر بھی تہمت کی اور وہ حدیث جعلی یہ ہے کہ نحن معاشر الانبیاء لا نورث وما ترکناہ صدقۃ یعنے ہم جماعت پیغمبران کوئی ہم سے میراث نہیں لیتا اور جو کہ ہم چھوڑتے ہین صدقہ ہے اور عمر نے اور بعضے اور منافقون مین سے گواہی دے کہ ہمنے بھی اس حدیث کو حضرت رسول صلعم سے سنا ہے اور جو جاہل اور بیوقوف تھے اور قرآن نہین جانتے تھے نہ سمجھے کہ یہ حدیث مخالفت قرآن کے ساتھ رکھتی ہے اسواسطے کہ حق سبحانہ تعالے قرآن مین فرماتا ہے کہ ورث سلیمان داؤد یعنے میراث لے سلیمان نے داؤد سے اور زکریا سے حقتعالی نقل فرماتا ہے کہ فھب لی من لدنک ولیا یرثنی حاصل معنی اسکے یہ ہین کہ زکریا حق تعالے سے عرض کرتے ہین کہ مجھکو اتنا ولی عنایت کر کہ میراث مجھ سے لیوے بہرحال اسی جھوٹی حدیث کی بنیاد پر فدک اور عوالی کو اور اسکے ذکیل حضرت فاطمہ سے لیا باوجودیکہ حضرت رسول صلعم نے اپنے زمانہ حیات مین حضرت فاطمہ کو بخشدیا تھا باوجودیکہ گواہ اور صاحب تصرف تھے یعنے جسکا کہ قبضہ پہلے سے ہو اوسکو گواہی وغیرہ کی ضرورت نہین ہے حضرت فاطمہ سے گواہ طلب کیے جب اوس مظلومہ نے گواہ گذرانے کہ حضرت رسول صلعم نے اوسکو بخشا ہے پس اون منافقون نے گواہون کو رد کیا ساتھ اس بات کے کہ ایک گواہ اوسکے حضرت امیر المومنین ع تھے اور دوسرے ام ایمن کہ حضرت رسول صلعم نے اوسکو بہشت کی بشارت دی تھی اور صحیح بخاری اور مسلم مین کہ عمدہ کتابہاے سنیون سے ہے مذکور ہے کہ حضرت فاطمہ ع اور ابو بکر اور عمر سے آزردہ تھین یہانتک کہ دنیا سے گیئن بعد اسکے انہین دونو کتابون اور دوسری کتابون مین سنیون کے منقول ہے کہ حضرت رسول صلعم نے فرمایا کہ فاطمۃ بضعۃ منی من یوذیھا یعنے فاطمہ ع میرے پارۂ جگر ہے جو شخص آزار دیتا ہے جو اوسکو آزار دیتا ہے پس ان دونو نقل سے سنیون کے معلوم ہوا کہ ابو بکر اور عمر دونون ملعون اور کافر ہین اور مرتد ہین اسواسطے کہ ان دونون نے آزار حضرت فاطمہ ع کو دیا اور آزار حضرت فاطمہ کا آزار حضرت رسول اللہ صلعم کا ہے اور حق تعالے کلام مجید مین فرماتا ہے

ان الذین یوذون اللہ ورسولہ لعنھم اللہ فی الدنیا والاخرۃ یعنے بدرستیکہ وہ جماعت کہ آزار خدا اور رسول صلعم کو دیتے ہین لعنت خدا مین گرفتار ہین دنیا اور آخرت مین پس ثابت ہوا کہ ابو بکر اور عمر نے کہ ایذا حضرت فاطمہ ع اور حضرت رسول صلعم کو دی ملعون ہین دنیا اور آخرت مین

اور موافق روایت ابن احمد کہ درمیان سنیون کے ساتھ خطاب فخر خوارزم کے مشہور ہے ابن عباس سے
روایت کرتے ہین کہ قال رسول اللہ یا علی ان اللہ تعالی زوجک فاطمة وجعل صداقها
الارض فمن مشی علیها مبغضا لها مشی حراما مضمون حدیث یہ ہے کہ حضرت رسول
نے علی ابن ابی طالب سے کہا کہ یا علی بدرستیکہ اللہ تعالے فاطمہ کو تیرے عقد مین لایا اور مہر فاطمہ مین
کل زمین کو خدا نے دیا پس جو شخص کہ بغض فاطمہ دل مین رکھتا ہوا اوسکو راہ چلنا زمین پر حرام ہے اے
دوستو چشم انصاف نظر کرو اور غور کرکے دیکھو کہ بھائی عمر اور ابوبکر کی کس مرتبہ پر ہے کہ فدک کو
چھین لیا اوس شخص سے کہ تمام زمین اوسکے مہر مین دی گئی ہو اور جان تو کہ چھین لینا فدک کا اور
ظلم اوپر حضرت فاطمہ کے بہت روشن اور واضح ہے اسی بنا پر وہ ایک جماعت خلفائے بنی امیہ
اور بنی عباس سے کہ اونکی طبیعتون مین کسیقدر انصاف تھا فدک کو اولاد فاطمہ کے تیئن دیں
دیا پہلا اونمین کا خلفائے بنی امیہ مین سے عمر بن عبد العزیز ہے کہ صالح بنی امیہ کہکے مشہور ہے
اور بعد اوسکے خلفائے بنی عباس سے ماموں اور معتصم اور واثق ہین کہ ان بادشاہون نے
فدک کو قبضہ مین اولاد فاطمہ کے دیا ہے جب نوبت متوکل بادشاہ تک پہونچی اسنے فدک کو پھر
اولاد فاطمہ سے لے لیا بعد اوسکے منتصر بادشاہ نے پھر فدک کو سپرد اولاد فاطمہ کے کر دیا
بعد اوسکے مکتفی بادشاہ نے پھر فدک کو لے لیا بعد اوسکے مقتدر بادشاہ نے کہ خلفائے بنی
عباس سے تھا پھر فدک کو اولاد فاطمہ کے تیئن سپرد کر دیا اور کتاب لطائف الطوائف مین
نقل ہے کہ ایک روز ہارون الرشید نے جناب امام موسی رضا علیہ السلام سے کہا کہ فدک کو
حد دیجیے کہ مین آپ کو واپس کر دون اسواسطے کہ مین اسکو بخوبی جانتا ہون کہ اس بارہ مین
ظلم کمال اہل بیت رسول پر ہوا ہے امام علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر حد فدک کو تیرے واسطے
بیان کرون تو تیرا دل ہرگز قبول نہ کرے گا کہ فدک کو مجھے تو واپس دیوے ہارون الرشید نے
قسم کھائی کہ ضرور واپس دون گا امام علیہ السلام نے فرمایا کہ پہلی حد اوس فدک کی عدن
یعنی جزیرہ یمن ہے رنگ ہارون اس بات سے متغیر ہو گیا پھر ہارون نے کہا کہ دوسری حد
فرمائی امام علیہ السلام نے کہا کہ دوسری سمرقند ہے رنگ ہارون زرد ہو گیا اور پھر ہارون
نے کہا کہ تیسری حد فرمائی امام نے فرمایا کہ تیسری حد افریقہ مغرب ہے رنگ ہارون کا تندی
سے ساتھ سرخی کے بدل گیا اور بکمال غضب اسنے کہا کہ چوتھی حد فرمائی امام نے فرمایا کہ
چوتھی حد دریائے ارمینیہ ہے رنگ ہارون سرخی سے پھر ساتھ سیاہی کے مبتدل ہو گیا اور

اور ایک مدت مدید تک ہارون سر نیچے کیے رہا بعد اسکے جب اسنے سر اوٹھایا تو اسنے کہا کہ اے کاظم علیہ السلام تمنے حدود اور ممالک کو ہمارے نام لیا یعنے جو جو ملک کہ ہمارے قبضہ مین ہین حق بنی فاطمہ ہے اور بنی عباس ہمنے غصب و ظلم کیا ہے حضرت امام ہمنے فرمایا کہ اے ہارون مین نے پہلے تجھ سے اسی واسطے نہین کہا تھا کہ ان حدود پہ تو راضی ہرگز نہ ہوگا اور تونے مجھسے نہین سنا اور وہ ! اور وہ قباحتین کہ عمر نے کین وہ یہ ہین کہ جب اسنے دیکھا کہ حضرت مرتضے علی اور جماعت بنی ہاشم خلافت ابی بکر پر راضی نہین ہوتے ہین آگ کو اوٹھایا اور دروازہ پر حضرت فاطمہ علیہ السلام کے گیا اور حضرت امیر علیہ السلام اور حضرت امام حسن علیہ السلام اور حضرت امام حسین علیہ السلام اور ایک جماعت بنی ہاشم کو اوس گھر مین تھے عمر نے آگ اوس گھر مین لگائی اور شمشیر زبیر کو توڑا اور بنی ہاشم کو سختی کے ساتھ بیعت ابو بکر کے واسطے لے گیا اور قول حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ سے کہ اللھم وال من والاہ و عاد من عاداہ پر کچھ غور و پرواہ نہ کیا اور یہ قباحت عمر کتاب شرح نہج البلاغۃ وغیرہ سنیون کی کتابون مین بخوبی مذکور ہے اور دوسرے اوس ملعون کے بدعتون مین سے یہ ہے کہ اوس ملعون نے متعہ کو کہ حق تعالے نے از روئے رحمت حلال فرمایا تا لوگ زنا نہ کرین عمر نے اوسکو حرام کر دیا اور اسی طرح حج تمتع کو بھی حرام کیا اور منبر پر کہا کہ متعتان کانتا فی عہد رسول اللہ ص انا احرمھما واعاقب علیھما اور اس کلام عمر کو ابن ابی الحدید نے شرح نہج البلاغۃ مین نقل کیا ہے اور معنی اسکے یہ ہین کہ متعہ اور حج تمتع جو زمانہ رسول صلعم مین حلال تھا مین دونو کو حرام کرتا ہون اور عذاب کرونگا اوس شخص کو کہ جو ان دونون کامون کو کرے اور کتاب صحیح بخاری اور مسلم مین مذکور ہے کہ عمر نے حج تمتع کو حرام کیا اور کتاب جمع بین الصحیحین مین بیان ہوا ہے کہ عمر نے عورتون کے متعہ کو حرام کر دیا اور کتاب صحیح ترمذی مین مذکور ہے کہ مسئلہ متعہ کو لوگون نے عبد اللہ بن عمر سے پوچھا عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ حلال ہے لوگون نے کہا کہ تیرے باپ نے تو اوسکو حرام کر دیا ہے جواب مین کہا کہ باپ نے میرے اوسکو حرام کیا اور حضرت رسول ص نے اوسکو سنت کر دانا کیونکر کوئی شخص ترک سنت کر کے اور تابع میرے باپ کا ہووے اور نقل ہے کہ کوئی شخص متعہ کرتا تھا کہا کہ کس دلیل سے

تو حلال جانتا ہے جواب مین کہا [illegible] مین میری تحقیق قول عمر ہے کہ متعہ پر اوسنے کہا کہ متعہ زنا ہے
پیغمبر مین حلال تھا مین اوسکو حرام [illegible] اور فاعل جس چیز کو کہ خدا اور پیغمبر نے حلال
کیا ہے عمر کیا چیز ہے کہ اوسکو حرام [illegible] اور لیکن قبایح عثمان لعنۃ اللہ علیہ ابلیس سے بھی
زیادہ مشہور ہے از انجملہ حضرت [illegible] نے بعنے حکم اور مرضی خدا کے دو تون منافقون کو
مدینہ سے اپنے زمانہ میں نکال [illegible] درگاہ سے ان کو اخراج کر دیا تھا جب نوبت
خلافت عثمان کی پہونچی [illegible] ان دونون منافقون کو مدینہ مین پھر لایا اور مروان
کو وکیل اپنا کیا اور اوسکو [illegible] اختیار [illegible] اور جناب ابوذر غفاری
رحمہ اللہ کہ از بزرگان صحابہ [illegible] رسول [illegible] تھے اور حضرت رسولؐ جناب
ابوذر غفاری کو بہت دوست [illegible] تھے اور حضرت رسول جناب ابوذر کے
بسبب انکے سچائی اور راستی [illegible] بہت تعریف انکی فرمایا کرتے تھے عثمان نے
جناب ابوذر ایسے بزرگ صحابی رسولؐ کو مدینہ سے نکال کر ملک شام کو بھیجدیا چونکہ
ملک شام مین معاویہ بہت [illegible] کیا کرتا تھا اور برخلاف کتاب خدا اور سنت
رسولؐ عمل کیا کرتا تھا اور [illegible] ابوذر راست گوئی جوان کا شعار طبیعت تھا کیا
کرتے تھے معاویہ ملعون نے شکوہ جناب ابوذر کا عثمان کو لکھا عثمان بے ایمان نے حکم
کیا کہ اوپر پالان چوبی کے حضرت ابوذر کو سوار کیا اور بہت جلد مدینہ کو لے گئے
اور اوس پالان چوبی کے باعث [illegible] ران مبارک جناب ابوذر کی بہت زخمی ہوگئی
تھے بعد اسکے پھر عثمان نے [illegible] مین بلا کر جناب ابوذر کو پھر مدینہ سے نکال دیا اور
ربذہ کو کہ جہان انکا مقام [illegible] تھا ابوذر غفاری کو بھیجوا دیا اور قبایح عثمان
ملعون سے یہ ہے کہ اپنے ماموں ولید نام کو عثمان نے حاکم کوفہ کیا اور یہہ ملعون شراب
پینے مین مشہور تھا اور تاریخ شیعہ اور سنی مین لکھا ہوا ہے کہ ولید ملعون ایک روز
مست تھا اور نماز صبح کو اوسی حالت مستی مین چار رکعت بجالایا بعد اوسکے مونہہ آدمیونکی
طرف کر کے کہا اور کہا کہ ایک نشاط طبیعت مین مین اپنی رکھتا ہون اگر تم لوگ چاہو تو
مین نماز کو اس وقت حالت نشاط مین زیادہ بجالا سکتا ہون اور بعد اسکے کہ گواہون
نے گواہی دی کہ ولید نے شراب [illegible] پی ہے عثمان اس امر پر راضی نہوتا تھا کہ ولید
پر شراب [illegible] کی حد جاری کرے [illegible] تک کہ حضرت امیر المومنین علی ابن ابیطالبؑ نے

لتبایع عثمان بے ایمان

ولید پر حد شرعی جو شراب پینے پر خدا کی جانب سے مقرر ہے جاری فرمائی بالآخر ظلم اور فسق اور عصیان یعنے گناہ عثمان اس حالت تک پہونچا کہ مومن اور مسلمان اکثر ایک دل اور ایک جہت ہوگئے اس بات پر کہ یا عثمان بے ایمان کو معزول کرین یا قتل کرین اور چونکہ عثمان بسبب اوس محبت کے جو دنیا کے ساتھ اپنے دل مین رکھتا تھا اپنے معزول کرا دینے پر راضی نہ ہوا مومنون نے اتفاق کیا کہ اوسکے گھر کے دروازہ کو جلا دیا اور گھر مین عثمان کے سب گھس گئے اور عثمان کو قتل کرڈالا اور چونکہ مومنین عثمان کو مومن اور مسلمان نہین جانتے تھے اسی واسطے تین روز تک کوچہ مدینہ مین لاشہ عثمان کی پڑی ہوئی تھی اور کوئی متوجہ دفن و کفن کی طرف عثمان کے نہوتا تھا یہان تک کہ بعضے عثمان کے دوستون مین سے رات کے وقت لاش عثمان کو لیجاکر قبرستان یہود مین دفن کردیا اور جو کچھ کہ برائیان ابوبکر اور عمر اور عثمان کی اس رسالہ مین ہم نے بیان کی ہین ایک قطرہ ہے دریا سے اور ایک بہت تھوڑا حصہ بہت بڑے حصہ سے ہے اور کتاب اربعین مین اکثر برائیان ان کی ہمنے بیان کی ہین اور انکے کفر و نفاق کے ثبوت کو ہم نے بیان کیا ہے اور جو کچھ اس رسالہ مین یا کتاب اربعین مین ہم نے بیان کیا ہے دربارہ ظلم و کفر و فسق ابوبکر و عمر و عثمان کے سنیون نے خود اپنی معتبر کتابون مین اسکا ذکر کیا ہے اور اوسکا اون کو خود اقرار ہے اور چونکہ محبت نے انکی سنیون کو کور دل تمام رکھا ہے اسی واسطے حق کی طرف کبھی براہ نہین چلتے اور جو کچھ کہ ہم نے بیان کیا اوسسے بخوبی معلوم ہوا کہ سنیون کے امام ظالم اور فاسق ہوتے آئے ہین پس لایق امامت کی طرح نہین ہو سکتے اس سے ثابت ہوا کہ امامان بحق ائمہ اثنا عشری ہین کہ دامن ان بزرگوارون کا ہمیشہ آلایش معصیت سے پاک و صاف ہے اگر پوچھین کہ ابوبکر کون ہے اور نسب و سکا کیا ہے اور کس کام کا تھا کہہ تو کہ بیٹا ابو قحافہ کا ہے اور اہل تاریخ سے نقل ہے کہ ابو قحافہ شغل بعمل قوم لوط تھا ابن جذعان ایک مرد تھا کہ مکہ مین کھانا پکایا کرتا تھا اور لوگونکی ضیافت کیا کرتا تھا اور ابو قحافہ اوسکے مکان کے کوٹھے کی چھت پر آواز دیا کرتا تھا اور آدمیون کو کھانا کھانے کے واسطے بلایا کرتا تھا اور اجرت اسکی ایک درہم پاجو

پچھ کہ کھانے کی مقدار سے بڑے طباقون کی تہ مین باقی رہ جاتا تھا لیا کرتا تھا
اور یہہ شخص طائفہ تیم سے ہے کہ جو سب سے زیادہ خسیس یعنے ذلیل گروہ قوم
عرب مین اس طائفہ سے نہین ہے اور نقل ہے کہ جب لوگون نے ابوبکر سے
بیعت کی اور اوسکو خلیفہ اپنا بنایا ابو قحافہ نے ابوبکر سے کلام کیا کہ اے فرزند یہہ
کیا باعث ہوا کہ باوجود موجود ہونے بنی ہاشم کے کہ صاحب رفعت اور شان
اور بلند مرتبہ ہین تیری خلافت پر لوگ راضی ہوگئے باوجود اس بے نام و
نشان ہونے اور پستے مرتبہ تیرے ہونے کے کہ نہ تو تجکو کوئی فخر اور نہ تجکو کوئی
علم اور شجاعت اور نہ کرم نہ کوئی عبادت تیرے لئے ہے پس ابوبکر نے جواب
مین کہا کہ چونکہ مین عمر مین بہ نسبت اورون کے بڑا ہون اسی وجہہ سے میری
خلافت پر راضی ہوگئے پس ابو قحافہ نے جواب مین ابوبکر سے کہا کہ اگر خلافت
اوپر کلان سالی کے ہے تو مین عمر مین تجھسے بھی بڑا ہون پس چاہیئے تھا کہ لوگ
میرے ساتھہ بیعت کرتے اور مجکو خلیفہ بناتے اور ابوبکر کی مان کا نام سلما ہے
اور عرب مین ساتھہ زنا کے مشہور تھی اور جو کہ عرب کمال ننگ عورت زانیہ
کے ہمسائگی سے رکھتے تھے اسی وجہ سے کہتے ہے ابوبکر کی مان کو عربون نے
نکال دیا تھا اور گھر اسکی مان کا ابطح مین تھا اور ایک جھنڈا سرخ اوسکے مکان پر
لگا رہتا تھا کہ علامت زناکار عورتون کی عرب مین یہی رہتی تھی نقلا کہتےہین
کہ عمر کون ہے اور نسب اوسکا کیا ہے کہہ تو کہ عمر بیٹا خطاب کا ہے اور کتاب
نہایت الطلب حنبلی مین مذکور ہے کہ خطاب الاغ فردش تھا اور کلبی نسابہ
شافعی نے کہا ہے کہ صہاک لونڈی ہاشم بن عبد مناف کی تھی اور حبشیہ تھی اور
نفیل ہاشم کے بیٹے نے اوسکے ساتھہ مقاربت کی عبد المطلب نے بہم پہونچا بعد اوسکے
عبد المطلب نے اوسی صہاک سے مقاربت کی نفیل پیدا ہوا کہ دادا عمر کا ہے یہہ
بیان سنیون کا نسب عمر کے بارہ مین ہے لیکن جو کہ بعض شیعون نے درباره
نسب عمر کے نقل کیا ہے یہہ ہے کہ صہاک لونڈی ہاشم کی تھی اور بعضون نے
کہا ہے کہ لونڈی عبد المطلب کی تھی یہان تک کہ یہہ لونڈی منتقل ساتھہ ہشام
بن مغیرہ کے ہوئی چونکہ ہشام ساتھہ صہاک کے گمان زنا رکھتا تھا اوسکو پاپیادہ کا

پہناتا تھا اور ازار بند مین پائجامہ کے قفل چڑھا دیا کرتا تھا کہ تا زنا نہ کر سکے پس
نفیل کہ ایک غلام غلامان قریش سے تھا صہاک کے ساتھ اوسکو ایک میل اور
لگاؤ پیدا ہوا اور چاہا کہ اوسکے ساتھ زنا کرے صہاک نے عذر کیا کہ پائجامہ میں
اوسکے قفل چڑھا ہوا ہے پس نفیل نے پیرون کو اوسکے درخت مین لٹکایا کہ تا گوشت
اوسکے بدن کا کھنچ جاوے اور تھوڑا تھوڑا سا پائجامہ کو نیچے کھینچا یہان تک کہ
جب بدن کھینچا پائجامہ ڈھیلا ہو کر نیچے آیا نفیل نے اوسکے ساتھ مقاربت کی اور
ایک مدت تک اسی طرح دونون مشغول زنا مین رہے یہان تک کہ صہاک
حاملہ ہوئی اور خطاب کو پوشیدگی کے ساتھ اسنے جنا جب خطاب بڑا ہوا نظر اوسکی
شرمگاہ مادر پر پڑی اوسکو خوش معلوم ہوا پس مان کے ساتھ بھی اسنے جفتی کھائی
اور ایک مدت تک اسی طرح مان بیٹے جفتی کھایا کیے یہان تک کہ صہاک پھر
حاملہ ہوئی اور پوشیدگی مین ایک لڑکی کو اسنے جنا اور درمیان نوکرون اور
خدمتگارون کے کے اسنے ڈال دیا پس ہشام بن مغیرہ نے اوسکو پایا اور اپنے
گھر اوٹھا لایا اور اوسکی پرورش کی یہان تک کہ وہ لڑکی بڑی ہوئی اور نام اوسکا
حنتمہ رکھا پس خطاب نے اوسکے ساتھ پھر مقاربت کی عمر پیدا ہوا اور صحیح بخاری مین
ایک عبارت ہے کہ مضمون اوسکا یہ ہے کہ ایک روز حضرت رسول م بیان
نسب کا ایک جماعت کے فرما رہے تھے اسی اثنا مین عمر انکے بعض خجالت کے
مارے ہو گیا اور عمر نے کہا کہ یا رسول اللہ ص عیبون کو میرے آپ ظاہر فرماتے
ہین اور یہ بات نہایت روشن اور ظاہر ہے کہ جو شخص جب تک اوسکا ایسا
نسب نہو گا دشمن امیر المومنین علی ابن ابی طالب ع اور اون کی اولاد کے کبھی نہین
ہوگا اگر یہ پوچھین کہ عثمان کون ہے اور نسب اوسکا کیا ہے تو کہ عثمان کی بیا ... تھا
اور کلبی نسابہ شافعی نے کہا ہے کہ عثمان ... دف نوازی کیا کرتا تھا اور نقل ہے
کہ کمر کو اپنے ہلایا کرتا تھا کہ عورتین اس ہیئت کو دیکھکر ہنسین اور عثمان گایا کرتا تھا
اور عورتین تالیان بجایا کرتین تھین اگر یہ پوچھے کہ معاویہ کہ جسکی لوگ اوسکو نہایت دوست
رکھتے ہین اور اوسکی بڑی تعریف کرتے ہین کون ہے اور نسب اوسکا کیا ہے کہ تو
معاویہ ملعون ہے کہ ہر روز حضرت امیر المومنین ع کے ساتھ دشمنی کا برتاؤ دینے کیا

اور شا مقابلہ مین حضرت ؑ کے لے اور امام شقین سے لڑا اور وہ بیٹا ابوسفیان کا ہے اور ابوسفیان ایسا ملعون ہے کہ اسنے جنگ احد مین دندان مبارک حضرت رسول ص پر پتھر مارا اور دندان مبارک حضرت رسول ص کے توڑے اور ماں اس ملعون کی ہند ہے کہ جگر حضرت حمزہ جو پیغمبر ص کے چچا تھے بعد انکے شہید ہونے کے اس ملعونہ نے کلیجہ کو حضرت حمزہ کے نکالا اور نگل گئی فورًا اس ملعونہ کو بعد نگل جانے کے غثیان یعنے متلی پیدا ہوئی اور کلیجہ کے ٹکڑے اسکے شکم نجس سے فورًا نکل گئے اور خدا نے نہ چاہا کہ ایسے شہید راہ خدا کے کلیجہ کے ٹکڑے اس ملعونہ کے شکم نجس مین دیر تک رہین فورًا بعد نگل جانے کے خدا نے اسکے پیٹ سے نکال دئے اور بیٹا اس ملعون کا یزید ملعون ہے کہ جگر گوشۂ حضرت رسول ص کو اس ملعون نے شہید کیا اور خانۂ خدا کو خراب کیا اور مدینہ رسول ص کو غارت کیا اور اہل مدینہ کو قتل کیا کیا خوب اس مضمون کو شاعر نے نظم کیا ہے ؎ داستان پسر ہند مگر نشنیدی ؂ کہ ازو و سہ کس او بہ پیمبر چہ رسید ؂ پدر او لب و دندان پیمبر بشکست ؂ مادر او جگر عم پیمبر بمکید ؂ خود بناحق حق داماد پیمبر بگرفت ؂ پسر او سر فرزند پیمبر ببرید ؂ برچنین قوم تو لعنت نکنی شرمت باد ؂ لعن اللہ یزیدًا و علیٰ اٰل یزید ؂ اور کلبی شافعی نے کتاب مثالب مین کہا ہے کہ عمارہ اور مسافر اور ابوسفیان اور ایک مرد اور ہند معاویہ کے ماں کے پاس پہونچے اور ہند حاملہ ہوئی اور معاویہ کو جنا اور درمیان ان چار شخصون کے اس معاویہ ملعون کے نطفہ کو ابوسفیان ملعون کے گردن مین باندہا اور ہند ایک عورت بہت پرشہوت تھی اور سپاہیون کو بہت دوست رکھتی تھی اور بعضون نے کہا ہے کہ معاویہ ملعون کے دادیون سے حمامہ نامے ایک عورت ہے اور وہ ایک زناکار عورتون مین مشہور ہے اور ایک علم رکھتی تھی کہ علامت اوسکی ایک زناکاری کی یہی تھی ابو اسمعیل سانی کہ علمائے اہل سنت سے ہے نقل کرتا ہے کہ کتاب مثالب مین کہا ہے کہ مسافر بن ابی عمیر نے کئی سال ہند کے ساتھ زنا کیا ہے اور اوسکے ساتھ وعدہ کرتا چلا آیا کہ تیرے ساتھ مین عقد کرونگا جب ہند حاملہ ہوئی اور چند مہینہ اوسکے حمل پر گذر گئے مسافر بن ابی عمر رسوائی سے ڈر کر بھاگ گیا اور نعمان بن منذر پاس چلا گیا پس ابوسفیان نے ہند کی ...

اور بعد تین مہینے کے معاویہ ملعون پیدا ہوا اور یہ امر صحت پر ظاہر ہے کہ جب
کوئی شخص ایسا صاحب نسب نہ ہوگا دشمنی حضرت امیر المومنین علی ع کے کبھی نہ رکھیگا
رباعی ہر کہ بود شش بغض علی ہست لعین ؛ باشد ز زنا نطفۂ آن دشمن دین ؛ ہر دل
کہ درو ہست ز بغض علی ع ؛ نا پاک بود صاحب آن دل بیقین ؛ اور کتاب فردوس
دیلمی میں کہ عمدہ سُنیون کی کتابون میں ہے مذکور ہے کہ ایک عورت خدمت میں
حضرت امیر المومنین علی ع کے آئے اور کہا کہ یا علی ع میں آپ سے دشمنی رکھتی ہون
حضرت ع نے جواب میں فرمایا کہ پس تو سلقلق ہے عورت نے کہا کہ سلقلق کے
کیا معنی ہین حضرت ع نے فرمایا کہ سنا ہے مین نے حضرت رسول ص سے کہ مجھسے فرماتے
تھے کہ یا علی ع تیری دشمنی نہ رکھے گی عورتون میں سے مگر سلقلق میں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ سلقلق کیا ہے حضرت نے
فرمایا کہ سلقلق وہ عورت ہے کہ خون حیض کو راہ دبر سے یعنے پاخانہ کے مقام سے
اپنے دیکھتی ہے عورت نے کہا سچ کہا ہے رسول اللہ ص نے کہ وقتی مین یہی حالت
رکھتی ہون اور مان اور باپ میرے اس حالت سے میری خبر نہین رکھتے مین رباعی
بدخواہ علی ع کافر مطلق باشد ؛ بدخواہی وے دشمنی حق باشد ؛ ہر زن کہ بود درہ دل
او بغض علی ع ؛ بے دغدغہ آن نجس سلقلق باشد ؛ اگر پوچھین کہ عائشہ اور حفصہ کہ
سُنی لوگ ان دونون سے بہت دوستی رکھتے ہین یہ کون ہین کہہ تو کہ عائشہ بیٹی
ابوبکر کی ہے اور حفصہ بیٹی عمر کی ہے اور چونکہ بلا مین اور محنتین دنیا کی ہمیشہ متوجہ
پیغمبرون کی اور مقربان درگاہ الہی کے رہا کی ہین اسی بنا بر حضرت رسول اللہ ص بھی
ان دونون بلاؤن کو اپنے عقد مین لائے تھے چنانچہ حضرت نوح ع اور حضرت لوط پیغمبر بھی
ساتھ دو بدکار عورتون کے مبتلا ہوگئے تھے اور عائشہ اور حفصہ نے حضرت رسول ص
سے مخالفت کی ہے اور حضرت کو آزار پہونچائے ہین اور حضرت کے راز کو فاش
کیا ہے یہان تک کہ حق سبحانہ تعالے نے قرآن مین انکی مذمت فرمائی ہے اور وہ
آیات کہ مذمت مین ان دونون کے واقع ہوئے ہین سورہ تحریم مین ہین اور اس سورہ مین
حق تعالے نے ان دونون کو ساتھ زن نوح اور لوط کے تشبیہ دیکی ہے کہ دونون کافر
تھین اور ہمیشہ یہ دونون ساتھ حضرت امیر المومنین علیہ السلام اور فاطمہ
علیہا السلام کی دشمنی کرتی آئی ہین یہانتک کہ عائشہ نے بعد وفات حضرت رسول ص

خلاف فرمودہ خدا اور رسول م کیا ہے اور اوپر اونٹ کے سوار ہوئی اور مدینہ سے بصرہ کو گئی اور ساتھ مددگاری طلحہ اور زبیر کے لشکر عظیم جمع کیا اور ساتھ حضرت امیر علیہ السلام کے کہ امام زمان تھے محاربہ اور مقابلہ کیا اور اوس لڑائی مین قریب تیس ہزار مومنون کے ہلاک ہوئے اور یہہ طرفہ ماجرا ہے کہ سنی لوگ عائشہ کے ساتھ بہت دوستی رکھتے ہین باوجودے کہ حضرت مرتضے علی کو اپنا امام بھی جانتے ہین اور اپنی کتابون مین روایت کرتے ہین کہ حضرت رسول نے فرمایا کہ یا علی حربک حربی اور یہہ غدیر مین اوسکے حق مین فرمایا ہے اللہم وال من والاہ وعاد من عاداہ وانصر من نصرہ واخذل من خذلہ اور پھر اوسکے حق مین فرمایا ہے کہ یا علی لا یحبک الا مومن ولا یبغضک الا منافق اور دشمنون مین سے عائشہ کے ساتھ اہلبیت کے یہہ ہے کہ جب حضرت امام حسن م نے وفات پائی اور حضرت امام حسین ع نے چاہا کہ جنازہ اوس معصوم کا طرف روضہ مطہرہ حضرت رسول کے لیجاوین عائشہ نے یہہ گمان کیا کہ بنی ہاشم یہہ چاہتے ہین کہ امام حسن ع کو آگے مرقد حضرت رسول کے دفن کرین اونٹ پر سوار ہو کر آئی اور لشکر کشی کی اور جنگ شروع کر دی اور کسی طرح نہ چاہا کہ اونحضرت ع کو زیارت جد بزرگوار کے واسطے لیجاوین اور اس بیت کو حق عائشہ مین ایسے کہا ہے تجملت تبغلت ولو عشت تفیلت ٭ لک التسع من الثمن و بالکل تملکت یعنے اوپر اونٹ اور خچر کے سوار ہوئی تو اور اگر زندہ رہتی تو اوپر ہاتھی کے بھی سوار ہوتی تو اور تجکو پیغمبر کے گھر مین نو ان حصہ اٹھوین حصہ مین سے پہونچتا تھا اور تو سب پر مالک ہو گئی اور وجہ اوسکی یہہ ہے کہ عائشہ مالک نوین حصہ کی اٹھوین حصہ مین سے تھی کہ جب حضرت رسول نے وفات پائی نو عورتون کو حضرت نے چھوڑا اور میراث ان نو عورتون کے ⅛ حصہ تقسیم کے رو سے ہر عورت کا ہوا پس حصہ ہر ایک ان نو عورتون کا یعنے ⅛ اوپر ⅑ کے از روے تقسیم میراث الٰہی بنا بر حساب حصہ عائشہ اور حفصہ ہر ایک حصہ ان دونون کا حجرہ رسول سے زیادہ ایک بالشت سے نہین ہوتا باوجود اسکے از روے ظلم کے اپنے باپون کے بدنہاد نجس کو حجرہ رسول مین دفن کیا اور جگر گوشہ رسول م یعنے حضرت امام حسن م کو پیش مرقد حضرت جد بزرگوار رسول خدا کسی طرح دفن ہونے دیا اور یہہ طرفہ تر ماجرا ہے کہ ان سب باتون کے ساتھ جتنے

بیان مذہب اشعریہ

تمام برے کام کہ عائشہ سے سرزد ہوئے انکی وہ بنا بر محبت اہل بیت رسول عائشہ کی مذمت کرتے یا لعنت کرتے ہین اوسکو رافضی کہتے ہین اور اوسکے قتل کرنے پر آمادہ ہو جاتے ہین اگر پوچھے کہ اشعری کہ سنی لوگون کی عالم اصول دین مین تابع اسکے ہین یہ کون تھا اور اسکا مذہب کیا ہے کہہ تو کہ اشعری ابو الحسن نام رکھتا ہے اور وہ ایک مرد بے عقل اور جاہل تھا اور جب اوسنے چاہا کہ شہرت اپنی عوام مین کرے اور اعتبار مہیا بہم پہونچاوے عجیب و غریب یعنے طرح طرح کے مذہبون کو اوسنے ترجیح دیکے پیدا کیا اور کتنی لوگ اپنے کمال بے عقلی سے اوسکے ساتھ گردیدہ ہوے اور اوسکے اعتقادون مین سے یہ بھی ہے کہ ہر کفر و معصیت کہ بندہ سے صادر ہوتی ہے فعل خدا ہے اور قدرت بندہ کی اوس مین کوئی تاثیر نہین رکھتی اور باطل ہونا اس قول کا کمال ظاہر ہے اسواسطے کہ لازم آتا ہے کہ تکلیف طاعت اور ترک گناہ کے اور خلق ہونا بہشت و جہنم کا بیکار ہو اور عذاب ساتھ جہنم کے آگ کے ظلم ہووے ع خود بد کند و بہ بد مکافات دہد ؛ این شیوہ اہل عدل و دانش نبود ؛ اور اوسکے اعتقاد باطلہ سے یہ ہے کہ عقل انسان ادراک حسن و قبح افعال کا نہین کرتی ہے اور نہین سمجھتی ہے صدق و امانت خوب ہے اور کذب و خیانت قبیح یعنے بری ہے یہانتک کہ اسکو بھی برا نہین جانتا کہ خدائے تعالے باوجود تقوے اور طاعت اور پرہیزگاری اور عبادت کے پیغمبرون کو جہنم مین لیجاوے اور کافرون اور فاسقون کو بہشت مین داخل کرے اور اسی طرح اسکو بھی برا نہین جانتا کہ حق تعالے بندے کو حکم اونچا دیوے بغیر اسکے کہ اوسکو قدرت اوٹھانے کی دے چکا ہو اور اسپر بھی اوسپر عذاب کرے کہ کس واسطے تونے اوٹھایا اور یہ طرفہ ہے کہ باوجودے کہ اعتقاد رکھتا ہے کہ حق تعالے جسم نہین ہے اور کسی مکان و جہت مین نہین ہے اسپر بھی جائز جانتا ہے کہ بندے خدا کو دیکھین گے اور باطل ہونا اس قول کا نہایت واضح اور روشن ہے اسواسطے کہ اوپر کسی عاقل کے چھپا ہوا نہین ہے کہ جب تک کوئی چیز جسم نہو اور کسی مکان و جہت مین برابر اور مقابل نظر کے نہو وہ چیز کسی طرح نہین دیکھی جا سکتی بلکہ یہ بھی وہ جائز جانتا ہے کہ آدمی جو آوازین کہ کان سے سنتا ہے اون آوازون کو آنکھ سے بھی دیکھ سکتا ہے اور اسی طرح جائز جانتا ہے کہ اندھی شہر چین مین کہ شہرہائے مشرق سے ہے مچھرونکو

شہر اندلس کے کہ شہرہائے مغرب سے ہے دیکھ سکتے ہین اور اسی طرح جائز جانتا ہے
کہ بوہائے خوش و ناخوش کہ جسکا انسان ادراک ساتھ قوت شامہ کے کرتا ہے اور
ذائقہ طعام وغیرہ کے ساتھ قوت ذائقہ کے ادراک کرتا ہے اوسکو آنکھ سے بھی
دیکھ سکتا ہے اور اسی طرح جائز جانتا ہے کہ ہماری آنکھون کے سامنے بڑے اونچے
پہاڑ ساتھ مختلف رنگون کے ہین باوجود اسکے کہ ہمارے آنکھون کی بینائی
صحیح ہو مگر ہم اوسکو نہ دیکھ سکین اور اسی طرح جائز جانتا ہے کہ دو بڑے لشکر
ہماری نظر [illegible] کے آگے [illegible] کرین یعنے لڑین اور آوازین بلند کرین
اور باوجود اس حال کے [illegible] اور ساون کی آوازون کو نہ سنین اور اسیطرح
اعتقاد باطلہ سے اس [illegible] بہت ہے اور ہمنے اس رسالہ مین ساتھ بیان بعضے
اون بیانات کے کہ سمجھنا اوسکا [illegible] اور آسان ہو اکتفا کیا اگر پوچھین
کہ ابو حنیفہ کہ درمیان [illegible] کمال شہرت اور اعتبار رکھتا ہے اور اوسکو سنی لوگ
امام اعظم [illegible] جانتے ہین [illegible] مذہب [illegible] بادشاہ لوگ اور اکثر سنی لوگ مطیع اور
پیرو اوسکے ہین [illegible] نسب اوسکا کیا ہے کہو تو کہ کتاب رجال مشکوٰۃ
وغیرہ مین کہ کتابون سے سنیون [illegible] ہے مذکور ہے کہ نام اوسکا نعمان ہے اور نعمان
[illegible] ثابت کا [illegible] کابلی کا اور زوطا کابلی غلام بنی تیم تھا
اور [illegible] جماعت [illegible] سنیون کے اوسکے مذمت کرتے آئے ہین
شیعی [illegible] المومن [illegible] ہے کہتا تھا کہ ایک مٹھی خاک کے بہتر ہے ابو حنیفہ
سفیان [illegible] اوزاعی اور شافعی نے کہا ہے کہ کوئی جنا
ہوا دنیا مین [illegible] کہ نہایت نجس ہوا ابو حنیفہ سے اور اسیطرح
شافعی [illegible] کتابون کو [illegible] حنیفہ کے دیکھا ہمنے ایک سو تیس ورق اوسکے
برخلاف [illegible] رسول کے دیکھا ہم نے اور مالک کہتا ہے کہ ابو حنیفہ
کا ضرر اوپر امت کے زیادہ ہے فتنہ ابلیس سے اور ابن مہدی کہتا ہے کہ فتنہ اوپر
دین اسلام کے بعد کفر دجال کے عظیم تر رائے ابو حنیفہ سے نہین ہے اگر پوچھین
کہ کیا سبب ہے باوجود اس نسب اور اس حال کے اکثر عالم اوسکے تابع ہوئے کہو
کہ اکثر عالم تابع ہوا و ہوس نفسانی کے ہین اور ابو حنیفہ نے بہت سی حرام چیزونکو

اپنی راے ناقص سے حلال کر دیا اور کاموں تو پتے تابعوں پر آسان کر دیا اسی بنا پر
پیرو اوسکے بہت ہین اور فتوے قبیح ابو حنیفہ کے بہت ہین اور ہم اس رسالہ مختصر
مین چند فتوے اوسکے بیان کرتے ہین اول یہ کہ اگر ایک عورت مشرق مین ہو اور
وکیل اوسکا کسی عقد مین مرد کے اوسکو مغرب مین لادے اور یہ عورت باوجودے
شوہر سے اپنے ملاقات تک بھی نکی ہو جو فرزند کہ اوسسے ہم پہونچے شوہر سے اوس
سب اولاد کا تعلق ہوگا دوسرے جس وقت جو مرد کسی عورت کو اپنے عقد مین لاوے
اور فی الحال حضور قاضی مین عورت کو تین طلاق دیوے باوجودیکہ یہ عورت
کہ جسکو تین طلاق قاضی کے سامنے دیے گئے اور اس عورت نے شوہر کی صورت
تک بھی نہین دیکھی اگر بعد چھ مہینے کے کوئی لڑکا اس سے پیدا ہووے یہ زنا کا تعلق بھی
شوہر سے رکھے گا تیسرے اگر کوئی مرد سفر کرے [illegible] اور دو گواہ گواہی دین کہ وہ مر گیا
پس عورت زمانہ عدہ کو نگاہ رکھے گی اور بعد گذرنے زمانہ عدہ کے دوسرے شوہر کرے
اور دوسرے شوہر سے اولادین بھی ہم پہونچین پس جب شوہر اول سفر سے آوے
کل اولادین کہ شوہر دوسرے سے ہم پہونچین ہین یہ سب شوہر اول سے تعلق رکھینگی
اور اوسی شوہر اول سے میراث بھی پاوینگی چوتھے حریر یعنے ریشم کے کپڑے کو اوپر
ذکر کے لپیٹ کر اپنے محارم سے مثل ماں اور لڑکی وغیرہ کے اگر دخول کرے حد اوسسے
ساقط ہوتی ہے پانچوین یہ کہ اگر کوئی مجرد اپنے خانہ میں ساتھ مثل بہن اور پھوپھی
اور خالہ وغیرہ کے ساتھ دخول کرے حد اوسسے ساقط ہوتی ہے چھٹے جائز رکھتا ہے
لواطہ ساتھ اوس لڑکے کے کہ اوسکو اجارہ لیا ہو ساتوین جائز جانتے ہین کہ شراب سے
وضو کرین اور کتے کی کھال کو اگر دباغی کیا ہو پہنین اور کھال کو مردہ جانور کے اگر بنانا
اپنی جانماز بنادین اور اوپر زمین غصبی کے اوپر آدمی کے فضلہ کے سجدہ کرین بشرطیکہ وہ
فضلہ سوکھ گیا ہو اور تکبیر نماز کو زبان ہندی یا ترکی وغیرہ مین بجالادین اور بجاے
حمد اور سورہ کے دو برگ سبز کہ ترجمہ اوسکا مدہامتان ہے کہین اور بعد اوسکے
رکوع کرین اور سر کو رکوع سے بھی سیدھا کرین بعدہ سجدہ کرین اور سر کو سیدھا کرین
اور فاصلہ میان دونون سجدون کے مقدار دم شمشیر جانا ہے بعد اوسکے
اگر قبل سلام پھیرنے کے اگر کوئی گوز عمداً کرے نماز درست ہے اور اگر سہواً گوز واقع

احوالات مالک

ہو نماز باطل ہے اے بندگان دین اور غور کرو کور دلی کو شیعون سے کہ کس طرح
امام کو لیے واسطے انتخاب یعنے چنا ہے اگر پوچھین کہ مالک کون ہے کہہ تو کہ مالک بیٹا
انس کا اور کتاب کامل مبرد اور کتاب عمدہ مین مذکور ہے کہ مالک دشمنی حضرت علی ع
کے رکھتا ہے اور مجلس مین اوسکے گانے اور بعضے قسم ساز وغیرہ سے یعنے باجہ وغیرہ کے
بجایا کیے ہین اور نقل کرتے ہین کہ مالک مذہب خوارج کا رکھتا تھا اور شافعی نے کہا ہے
کہ جائز نہین ہے مالک کو کہ فتوے دیوے اور دو فتوے یہہ ہے کہ آدہا کہایا ہوا کتے اور سور کا
اگر پانی ہو مکروہ ہے اور اگر سوائے پانی کے جو چیز ہو آدمی کہائی ہوئی کتے اور سور کے
اوسکو مباح جانتا ہے اور مالک نے فتوے دیا ہے کہ اگر کوئی شخص سوائے پانی نیم خوردہ
سگ اور خوک کو پاوے اوسے وضو کر سکتا ہے اور سب جانورون کو حلال جانتا ہے اور
اسی طرح دریائی جانورون کو حلال جانتا ہے اگرچہ وہ پانی مین مر گئے ہون اور اسیطرح
جنگل کے حیوانات کو حلال جانتا ہے سوائے سور کے اور لواطت ساتھ لڑکی کے جائز جانتا ہے
اور گوشت کو کتے کے حلال جانتا ہے اور جائز جانتا ہے کہ عورت سات برس تک حاملہ رہ سکتی ہے اور خدا کو جسم جانتا ہے
اور خیر و شر کو خدا کی طرف نسبت دیتا ہے اور جعفر بن سلیمان مالک کو درے لگا اور سر کو
اوسکے منڈوایا اور اونٹ پر اوسکو سوار کیا اگر پوچھین [illegible] شافعی کون ہے کہہ تو کہ شافعی

احوال شافعی

ایک مرد ہوا پرست تھا اور نقل کرتے ہین کہ جب تک کوئی لڑکا امرد اور خوب صورت
پہلو مین شافعی کے نہین رہتا تھا شافعی کوئی حدیث نقل نہین کرتا تھا اور قبیح فتوے
اوسکے بھی بہت ہین ہم تہوڑے پر اختصار کرتے ہین منی ہوی کہال او ساتھ دباغت کے
پاک جانتا ہے اور نماز مین اقتدا ساتھ خارجی کے اور اہل بدعت کے اور فاسق کے
جائز جانتا ہے اور کہتا ہے اوسنے کہ جب حضرت رسول ص کی نظر حضرت کی کسی عورت پر
پڑتی تھی اور حضرت کو صورت اوسکی خوش معلوم ہوتی تھی وہ عورت شوہر پر اوسکے
حرام ہو جاتی تھی اور یہہ افترا ہے اور کہانا سفید مٹی کا حلال جانتا ہے اور سننا غنا اور
اور اوسکے امثال کا حلال جانتا ہے اور طبلہ بجانا اور ناچ کو حلال جانتا ہے اور وہ مان
اور بہن اور لڑکی کہ زنا سے بہم پہونچی ہون عقد کرنے کے بعد حلال جانتا ہے اور جائز
جانتا ہے کہ نماز مین ماموم اگر آگے امام سے کہڑا ہو جاوے اگر پوچھین کہ احمد حنبل کون
ہے کہہ تو کہ نقل کرتے ہین کہ وہ اولاد ذو الثدیہ سے ہے کہ وہ پیشواے خوارج تھا

کہ حضرت امیرالمومنین علی ع نے جنگ نہروان مین اوسکو قتل کیا تھا اور جو لاہی کرتا تھا اور
عامی اور جاہل تھا اور یزید کو لعنت نہین کرتا تھا اور کسند جعفر بن مذکور سے کا یہ
کہتا تھا کہ جب تک کوئی شخص بغض علی ع دل مین نرکھتا ہو اگرچہ وہ بغض بہت تھوڑا
ہو وہ سنی نہ ہوگا اور غزالی نے کتاب منتحل الجدل مین نقل کیا ہے کہ احمد حنبل نے
فتوے ایک شخص کے قتل کرنے کا دیا کہ قرآن کو قدیم نہین جانتا تھا اوس سے پوچھا
کہ کس دلیل پر تونے فتوے اوسکے قتل پر دیا کہا اوسنے کہ ایک شخص نے خواب مین
دیکھا کہ شیطان ایک شخص کے گھر کے دروازہ پر ہوکر گذرا کہا اوسنے کہ کس واسطے
تو اس گھر مین داخل نہین ہوتا شیطان نے جواب دیا کہ اس گھر مین ایک شخص ہے وہ
قران کو قدیم نہین جانتا پس مجکو کیا احتیاج ہے کہ مین اس گھر مین داخل ہون پس بحکم
اس خواب کے جو شخص کہ کلام خدا کو قدیم نہین جانتا واجب القتل ہے اور چاہیے
تھے کہ اوس شخص کو احمد بن حنبل کے فتوے کے مطابق قتل کرین پس اوس مرد نے
کہا کہ آیا اگر ابلیس بیداری مین میرے قتل کا فتوے دیوے اوسکے فتوے کو قبول
کرے گا تو کہا کہ نہین پس اوس مرد نے کہا کہ حالت خواب کا فتوے اوسکا بطریق
اولے لائق قبول نہین ہے اور احمد بن حنبل واسطے حق تعالے کے آنکھ اور ہاتھ اور
پہلو اور پیر کو قرار دیتا ہے اور اعتقاد فرقہ حنبلیہ یہہ ہے کہ ہر شب کو حق تعالے آسمان سے
زمین پر بصورت پسر امرد اوپر ایک گدھے کے سوار ہو کر آتا ہے اور بنا برین بعضے
فرقہ حنبلیہ سے بغداد مین کوٹھے کے چھت پر گدھے کو باندھ دیا کرتے ہین اور جو اوسکے
کہانس اوس مین واسطے خدا کے گدہی کے چھنکا دیا کرتے ہین اور کہتے ہین کہ آنکھ مین خدا کے
درد ہوا اور ملائکہ عیادت کو گئے اور احمد بن حنبل نے کہا ہے کہ طوفان نوح مین
خدا اس قدر رویا کہ آنکھ مین خدا کے درد پیدا ہو گیا اور نقل کیا ہے کہ ایک نے
پیشواے حنابلہ سے ایک خوبصورت امرد لڑکے کو کوٹھے کی چھت پر جامع
مسجد کے دیکھا گمان کیا کہ یہی میرا معاذ اللہ پروردگار ہے اوس امرد خوبصورت
لڑکے کے پیرون پر گر پڑا اور بہت گڑگڑانے لگا اور بار بار یہی کہتا تھا کہ اے سید
اور مولا میرے پیرے گناہون کو بخشدے اور اسی طرح کے کلمات بہت کہا کیا
اب جس قدر کہ اوسکی التجا اور گڑگڑاہٹ زیادہ بڑھے لڑکے کو گمان فاسد بہلا حکا

ہوا کہ یہہ شخص کوی مرد فاسق ہے اور میرے ساتھہ ارادہ کا مشروع لینے قصد
نواطہ رکھتا ہے پس وہ لڑکا چلایا یہان تک کہ بہت سے لوگ جمع ہوگئے اور
اوس مرد کو پکڑ کر لے گئے اور قید خانہ مین حاکم نے اونکو ڈال دیا اور افعال بندہ کو
خدا کی طرف سے جانتے ہین اور مسح اوپر عمامہ کے جائز جانتے ہین اور مسح کو
دوسرے شخص کے ہاتھہ سے بھی جائز جانتے ہین اگر پوچھین کہ یہہ چارون شخص
کس کے شاگرد تھے کہہ تو کہ کتاب رجال مین سنیون کے مذکور ہے کہ ابو حنیفہ
اور مالک شاگرد حضرت امام جعفر صادق ع کے تھے اور شافعی شاگرد مالک کا تھا
اور احمد حنبل شاگرد شافعی کا اور یہہ طرفہ تر ہے کہ سنی لوگ باوجود اسکے کہ حضرت امام
جعفر صادق ع کو استاد اپنے مجتہدون کا جانتے ہین پھر بھی مذہب کو اونحضرت ع کے
اور نیز اون کے پدران کے چھوڑے ہوے ہین اور پیرو جاہلان گمراہ اور مقلدان
اور مفسدان روسیاہ کے ہوگئے ہین ~~ صد شکر کہ نہ شافعی و نہ حنبلی ام ✤ نہ پیرو
بوحنیفہ و نہ مالکیم ✤ با مذہب این اولاد نباشد کارم ✤ من پیرو قول و فعل آل علیم ✤
~~ صد شکر کہ من مذہب جعفر دارم ✤ با بغض عمر ہواے حیدر دارم ✤ نہ مہر
مہر عمر از من مطلب ✤ من جوہر کم متاع جوہر دارم رباعی از گلشیان دوده
طلعتن مطلب ✤ جوہریان جہرہ و سوزن مطلب ✤ لعل گوہر مہر علیم نیست متاع
جز مہرہ مہر عمر از من مطلب رباعی مہر عمرت پلید و ناپاک کند ✤ بیقدر ترا
چو خاک و خاشاک کند ✤ چون یاد عمر کنی بر و لعنت کن ✤ کین شربت از آن
مرض ترا پاک کند ✤ اگر پوچھین اگر کوی شخص کہ علی ع اور اونکی اولاد کو دوست
رکھے لیکن ساتھہ ابوبکر اور عمر اور عثمان کی عداوت بھی نہ رکھے آیا اس قسم کے
دوستی کام آوے گی یا نہین کہہ تو کہ یہہ دوستی کوی فائدہ نہین رکھتی بلکہ اسکو
دوستی نہین کہہ سکتے رباعی در بغض عمر اگر نباشی چون من ✤ حب علیت
یقین نخواہد بودن ✤ در معنی دوستی نباشی صادق ✤ با دشمن دوست گر نباشی
دشمن ✤ رباعی اے ماندہ ز کعبہ محبت مہجور ✤ افتادہ ذرا و دوست صد
منزل دور ✤ با حب عمر دم مزن از مہر علی ✤ کے جمع توان نمود با ظلمت نور ✤
رباعی از مہر علی بپاست جان و دل ما ✤ با آب محبتش سرشتہ گل ما ✤ از خواندن

درس مصحف مہر علیؑ ٭ روشن شدہ صد گہر و بود دل ما رباعی دیدہ محبت
علی افسر من ٭ از معدن مہر او بود گوہر من ٭ گر بگذرد از فلک سر من نہ عجب
مہر علی و آل بود در سر من رباعی ما را کہ پناہ قلعۂ ایمان است ٭ خاطر جمع از
حوادث دوران است ٭ مہر علی و آل بود کشتی نوح ٭ ما را چہ غم از کشاکش
طوفان است ٭ رباعی ہر کہ بدلش مہر علی جا دارد ٭ گر ساکن فردوس شود جا دارد
آن را کہ کف برات مہر علی است ٭ در دوزخ اگر رود چہ پروا دارد ٭ اگر
کیفیت و محل ولادت و وفات علی ابن ابی طالبؑ سے پوچھے تو کہہ کہ وہ حضرت
مکہ معظمہ خاص مین درمیان کعبہ بروز جمعہ تیسوین سال بعد عام الفیل کے پیدا ہوئے
اور سوائے اوس عالیجناب کے ہرگز کوئی کعبہ مین متولد نہین ہوا ابیات چو
خواست مادرش از بہر زادنش جائے ٭ درون خانۂ خاصش بداد جا جبار ٭ ز مہر دل
آن پیشوائے خیل زمان ٭ شگافت حضرت جبار کعبہ را دیوار ٭ پس آن مطہرہ با احترام
داخل شد ٭ در آن مقام مقدس بزاد مہر وارش ٭ برون چو خواست کہ آید پس از چہارم روز
ندا شنید کہ نامش بنہ علی بگذار ٭ فدائے نام چنین نادرہ بود جانم ٭ چنین امام گزینید یا
اولے الابصار ٭ اور جہاں [illegible] ہے کہ نقل ولادت حضرت امیر ظہور گیر در میان کعبہ اور
کھانا فاطمہ بنت اسد کا اوس مکان مین انواع و اقسام کا اطعمہ یعنے کھانون کا اور میوہ ہائے
بہشت کے اور پہونچنا آواز ہاتف کا کان مین اون کی مان فاطمہ بنت اسد کے کہ نام اس
مولود مسعود کا علی رکھو موافق اور مخالف دونون نے نقل کیا ہے اور کوفہ مین اکیسوین
ماہ رمضان کو چالیسوین سال مین ہجرت نبویہ سے درجہ شہادت سے فائز ہوئے
اگر پوچھین فاطمہ زہرا سے کہ تو کہہ باپ اونکے حضرت رسولؐ ہین اور مان اونکی
خدیجۃ الکبرے بنت خویلد ہین اور عمر شریف اونکے اٹھارہ سال اور تین ماہ اور
اونکو بتول بھی کہتے ہین اور وہ معصومہ اور مطہرہ تھین بدلیل آیہ قرآن انما یرید
الخ اور وفات اون کے بعد وفات پدر بزرگوار کے بعد ستر روز کے واقع ہوئی اگر
ولادت اور وفات اور مدت عمر سے حضرت امام حسنؑ کے پوچھے تو کہہ کہ مدینہ
مین بیچ نیمہ ماہ رمضان کے تیسرے سال مین ہجرت کے پیدا ہوئے اور بعضون نے
کہا ہے دوسرے سال مین ہجرت کے پیدا ہوئے اور وقت وفات حضرت رسولِ خدا

عمر شریف آنکی ساٹھہ سال کئی مہینہ کی سے تھے اور بعضون نے کہا ہے کہ اٹھہ سال کی تھی
اور ساتھہ دس سال تخت امامت پر بیٹھے اور بعد چھہ ماہ تین روز کے بسبب بیوفائی لشکر
کے ساتھہ معاویہ ملعون سے صلح کئے اور بعد صلح کے دو سال مدینہ مین بسر فرمایا اور زوجہ
آنکی جسکا نام جعدہ بنت قیس تھا اسنے آنکو زہر دیا اور پچاس سال مین ہجرت کی اٹھائیس
صفر کو رحمت ایزدی مین داخل ہوے اور اوسوقت عمر شریف آنکی اڑتالیس سال کی تھی اگر

ولادت اور وفات حضرت امام حسین سے پوچھین کہ تو کہ تاریخ ولادت اور وفات
مین اون حضرت کے علما نے اختلاف کیا ہے بعضون نے کہا ہے کہ پانچوین ماہ شعبان کو
چوتھی سال سے ہجرت کی آپ پیدا ہوے اور بعضون نے کہا ہے کہ تیسری ماہ شعبانکو
اور بعضون نے کہا ہے کہ ولادت آنکی آخر ربیع الاول مین تیسری سال ہجرت کے
واقع ہوئی اور درمیان ولادت حضرت امام حسن اور امام حسین ع کے چھہ مہینہ کا فاصلہ
تھا اور بعضون نے کہا ہے کہ چھہ مہینہ اور دو دن تھے اور زمین کربلا پر روز عاشورہ دسوین
ماہ محرم کو بروز جمعہ ظلم یزید ملعون سے بدست شمر لعون درجہ شہادت سے فائز ہوے
اور بعضون نے کہا ہے کہ دن شہادت کا آنکی دوشنبہ یعنے پیر کا دن تھا اور بعضون
نے کہا ہے کہ جمعہ تھا اور سن شریف آنکا بروز شہادت ستاون سال کا یا اٹھاون
سال کا تھا ولادت اور وفات حضرت امام زین العابدین سے پوچھین کہ تو کہ
وہ حضرت مدینہ مین ماہ شعبان مین اڑتیس یا سینتیس یا چھتیس سال مین ہجرت سے
پیدا ہوے اور بعضون نے کہا ہے کہ نیمہ ماہ جمادی الآخر مین پیدا ہوے اور وہ حضرت
ستاون سال کے تھے کہ اون حضرت ع کو ہشام بن عبد الملک لعون نے شہید کیا
اور وہ عالی جناب زمان وفات حضرت امیر المومنین علی ع مین دو سال سے تھے
اور وقت وفات حضرت امام حسن ع مین بارہ سال کے تھے اور وقت شہادت حضرت
امام حسین ع مین تئیس سال کے تھے اگر ولادت اور وفات حضرت امام محمد باقر سے
پوچھین کہ تیسری ماہ صفر کو ستاون سال مین ہجرت سے پیدا ہوئے تو بعضون نے کہا ہے کہ پہلی ماہ رجب کو
پیدا ہوئے اور ایک سو چودہ ہجری مین زہر دینے سے ہشام بن عبد الملک ملعون کے مدینہ مین
شہید ہوئے اور عمر اون حضرت ع کے ستاون سال کے تھی اگر ولادت اور وفات
حضرت امام جعفر صادق ع سے پوچھین کہ تو کہ وہ حضرت ۱۷ ربیع الاول کو تراسی سال

ہجرت کے مدینہ مین پیدا ہوئے اور سال اڑتالیس ہجرت سے مدینہ مین ماہ شوال مین یا
پندرھوین رجب کو زہر سے منصور عباسی ملعون کے شہید ہوئے اور وہ حضرت ۶۵
سال کے تھے اگر ولادت اور وفات حضرت امام موسی کاظم سے پوچھین کہہ تو کہ
وہ حضرت ساتوین صفر کو سال ایک سو اٹھائیس سنہ ہجرت بیچ مقام ابواکے کہ ایک مقام
ہے درمیان مکہ اور مدینے کے پیدا ہوئے اور بعضون نے کہا ہے کہ سال ایک سو انتیس
سنہ ہجرت مین پیدا ہوئے اور بیچ شہر بغداد کے زہر ہارون الرشید سے ۲۴ رجب کو
سنہ ایک سو تراسی مین ہجرت سے وفات پائی اور سن شریف ان حضرت کا پچپن
سال کا تھا اگر ولادت و وفات حضرت امام علی ابن موسی الرضا سے پوچھین کہہ تو کہ وہ
حضرت ایک سو اڑتالیس سنہ ہجرت سے مدینہ مین پیدا ہوئے اور ابو جعفر محمد بن
بابویہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت ایک سو ترپن ہجری مین پیدا ہوئے اور بعد وفات
حضرت امام موسی کاظم کے پانچ سال بعد شہر طوس مین قریہ سناباد مین زہر مامون ملعون
سے ساتوین ماہ رمضان کو بیچ سال دو سو تین ہجری کے شہید ہوئے اور بعضون نے کہا ہے
کہ ۲۳ ذیقعدہ کو شہید ہوئے اور بعضون نے کہا ہے کہ آخر ماہ صفر کو شہید ہوئے اگر
ولادت و وفات محمد بن علی الجواد علیہما السلام سے پوچھین کہہ تو کہ بیچ ماہ رمضان سال
ایک سو پچانوے سنہ ہجری مین پیدا ہوئے اور زہر معتصم ملعون سے بغداد مین آخر ماہ ذیقعدہ
مین سال دو سو بیس ہجری مین شہید ہوئے اور دوسری روایت مین قاتل ان حضرت کا مامون
ملعون تھا اور دوسری روایت مین ام الفضل ہے اگر ولادت و وفات علی بن محمد الہادی
امام ہاشم یعنے دسوین امام سے پوچھین کہہ تو کہ وہ حضرت ماہ ذیحجہ سنہ دو سو بارہ ہجری مین
پیدا ہوئے اور دوسری روایت مین یہہ ہے کہ پانچوین رجب کو سنہ دو سو چودہ ہجری مین پیدا
ہوئے اور سامرہ مین روز دوشنبہ ۳ رجب سنہ دو سو چون کو زہر عباسی ملعون سے شہید ہوئے
اور وہ حضرت اکتالیس سال کے تھے اور بعضون نے کہا ہے کہ چھہ ماہ اسپر اور زیادہ تھے اگر
ولادت و وفات حضرت امام حسن عسکری سے پوچھین کہہ تو کہ ربیع الآخر مین سنہ دو سو بتیس ہجری مین
مدینہ مین پیدا ہوئے اور آٹھوین ربیع الاول کو سنہ دو سو ساٹھہ مین سامرہ مین زہر معتمد عباسی ملعون
سے شہید ہوئے اگر پوچھین کہ حضرت مہدی علیہ السلام کس تاریخ مین پیدا ہوئے کہہ تو کہ وہ حضرت
دو سو پچپن سنہ ہجری مین پیدا ہوئے رباعی ان مہدی ہادی کہ زما مستور ہست از غیبت

اوکون ومکان پرشور ہست ؛ خواہی تو اگر حساب عمرش دانی ؛ تاریخ ولادت شریفش نور است

اور جب امام مہدی علیہ السلام پیدا ہوے حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نے ایک جماعت
کثیر خواص شیعہ کو دکھلایا اور خبر دی کہ یہی لڑکا حضرت مہدی ہے اور علماے شیعہ نے حضرت
مہدی ع سے بہت بہت مشکل مسئلہ پوچھے ہین اور اون حضرت ع نے مثل حضرت مسیح ابن مریم
مشکلون کو ان علما کے حل کیا ہے یہان تک تہتر برس وہ حضرت ع شیعون کو توقیعات برابر بھیجا کیئے ہین اور مشکلون کو انکے حل کیا کرتے تھے اور وکلا اون حضرت ع کے شیعون کو
پہونچایا کرتے تھے اور زمانۂ غیبت کو اون حضرت ع کے اس تہتر برس مین غیبت صغریٰ کہتے ہین
اور زمانۂ غیبت کو اس مدت کے بعد غیبت کبریٰ نام رکھتے ہین اور وکلاے ثابت الوکالت
اون حضرت ع کے چار شخص تھے اول انکے عثمان بن سعید ہین کہ حضرت امام حسن عسکری ع نے
اون کو وکیل کیا تھا اور بعد اون کے بیٹا اونکا وکیل تھا محمد بن عثمان جسکا نام تھا اور جب وفات
محمد بن عثمان نزدیک پہونچی بہت سی جماعت اکابر شیعہ سے انکے پاس حاضر ہوے اور کہا
کہ بعد تمہارے کون وکیل ہوگا جواب مین کہا کہ بعد میرے وکیل حسین بن روح نوبختی ہے جب
وفات حسین ابن روح کے نزدیک ہوے بیان کیا کہ بعد اوسکے وکیل علی ابن محمد سمری ہے
اور جب علی ابن محمد کی وفات نزدیک پہونچی علما اور اکابر شیعہ نے اون سے کہا کہ اب تم کسکو
وصیت کرتے ہو جواب مین کہا کہ لِلّٰہِ امرٌ ھو بالغہ اور کسی کے بارہ مین وصیت نہ کی اور ان
سبکو خبر کی کہ اب بعد میرے کوئی وکیل نہوگا اور رحمت خدا کے ساتھ واصل ہوگئے اور وہ سال
تین سو اونتیس ہجری سے تھا اور جان تو کہ جس شخص نے بعد سمری کے کہ آخر وکیل سے تھے دعوے
وکالت اون حضرت ع کا کیا ہے علماے شیعہ اوسکو کافر جانتے ہین اور اسی جہت سے حکم اوپر
کفر حسین بن منصور حلاج کے کہ بے عقل لوگ اوسکے ساتھ کمال اعتقاد رکھتے ہین کیا ہے
شیخ طوسی رحمہ اللہ نے کتاب غیبت مین نقل کیا ہے کہ حلاج قم مین آیا اور آگے حامی یعنے
اند ہون اور جنیل ہوکر انکے دعوے وکالت جناب صاحب الامر کا کرتا تھا یہان تک کہ علی ابن
بابویہ قمی نے اوسکو آزار پہونچایا اور اسی سبب سے وہ قم سے نکلوا دیا گیا اگر پوچھین کہ اسکا
کیا سبب ہے کہ کتنی لوگ باوجود اس عداوت کے کہ شیعون کے ساتھ رکھتے ہین منکر صاحب الامر ع
نہین ہین کہ انکو اسقدر روایتین بکثرت حضرت رسالت پناہ درباره ظہور حضرت امام مہدی ع
کے [illegible] ہین کہ کسیکو مجال انکار نہین ہو [illegible] تو کہین کہ کتنی لوگ ولادت مین انحضرت

کیا اعتقاد رکھتے ہیں کہ تو کہ [illegible] میں ایک جماعت کو اوسکی یہ اعتقاد کر

کہ وہ حضرت پیدا ہو چکے ہین یا وہ فرزند حضرت امام حسن عسکری م [illegible]

دی ہے ساتھ گنجی شافعی کی اور ابو المظفر سبط جوزی نے کتاب [illegible] مین اور [illegible]

خطیب دمشق نے اپنی اپنی کتابون مین نقل کیا ہے اور ظاہر قول شیخ محی الدین حنبلی کا کتاب

فتوحات مین بھی اسی طرح پر ہے کہ وہ حضرت م پیدا ہو چکے ہین اور لیکن اکثر سنی لوگ

جنکو ساتھ اہل بیت رسول ص کے آشنائی نہ تھی وہ لوگ بعید جانتے ہین کہ ایک شخص اسقدر

عمر کرسکے اسی بنا پر اون لوگون نے گمان کیا ہے کہ وہ حضرت ابھی تک پیدا نہین ہوئے

ہین اور کہا ہے اونھون نے کہ حضرت امام حسن عسکری م کے کوئی نسل نہ تھی اور طرفہ

یہ ہے کہ یہ جماعت طول عمر حضرت مہدی علیہ السلام مین تعجب کرتے ہین باوجودیکہ

اعتقاد ساتھ وجود حضرت خضر اور الیاس م اور عیسیٰ کے رکھتے ہین اور دجال شقی کو

زندہ جانتے ہین اور اعتقاد رکھتے ہین کہ حضرت نوح پیغمبر وغیرہ نے [illegible] بن اور بزرگ دین

سے عمرین دراز کی ہین اور اس مین کوئی شک نہین ہے کہ اعتقاد طول عمر مین اس

جماعت کے اور تعجب طول عمر مین حضرت امام مہدی علیہ السلام کے محض جہالت اور

بے عقلی اس قوم کی ہے اور جان تو کہ علاء الدولہ سمنانی کہ [illegible] زمانہ سے اپنے تھا

اور سنی لوگ اوسکو اپنا بزرگ جانتے ہین خلاف اجماع شیعہ اور سنی کے اوسنے کہا ہے

اور اپنی تصنیفات مین اوسنے ذکر کیا ہے کہ ایک جماعت اہل قبلہ نے کہ انکو روافض کہتے

ہین ایمان انکے نزدیک اسوقت ایمان ہے کہ اعتقاد کرین کہ محمد بن عسکری زندہ ہے اور

مہدی م وہی ہے اور ظہور کرے گا اور خدا جانتا ہے کہ جسوقت وہ غائب ہوا طبقہ ابدال مین

آگیا اور جسقدر کہ اوسنے عمر پائی یہانتک کہ قطب طبقہ ابدال کا ہوا اور بیس سال قطب

تھا اور خدا جانتا ہے کہ وہ مر گیا ہو اور اوسکو مدینہ رسول مین بیشک و بے شبہہ دفن کیا ہے

اے عزیز میرے جان تو کہ یہ قول بیشک و بے شبہہ افترا ہے اور بے دغدغہ صاحب

اس قول کا ملعون ہے اور یہ امر طرفہ ہے کہ درویشان نوربخشی باوجودیکہ لاف وگزاف شیخی کا

کرتے ہین علاء الدولہ کو ساتھ اس اعتقاد باطل کے پھر بھی اپنا پیر جانتے ہین اور اعتقاد باطل

کو اس مرد جاہل کے [illegible] کے ہم نے ایک علیحدہ رسالہ مین ذکر کیا ہے اگر [illegible] کہ سبب

غیبت صاحب الامر کیا ہے کہ تو کہ سبب غیبت کمی انصار اور خوف دشمنون سے ہوا اور

عنقریب بتائید پروردگار ظہور کرے گا اور دنیا کو عدل سے بھر دیگا جیسا کہ ظلم سے بھری
ہوئی ہوگی اگر پوچھین کہ زمانہ غیبت مین وجود حضرت صاحب الامر کیا فائدہ رکھتا ہے
کہ تو کہ فائدہ وجود اون حضرت ع کا بہت ہے اور عالم الاسرار اوسکی تفصیل پر مطلع ہے
رباعی مہدی کہ روے رونق ایمان باشد ٭ ہرچند نہان ز دیدہ چون جان باشد ٭ خورشید
نروی بود جہان روشن ٭ ہرچند بزیر ابر پنہان باشد ٭ گر مہدی ہادی ز نظر مستور است ٭
از وجود او جہان پر نور است ٭ ہرچند کہ جان ز دیدہ غائب باشد ٭ از پرتو او کشور تن
معمور است ٭ اگر پوچھین کہ وقت ظہور اونحضرت کا کچھ معلوم ہے یا نہ کہہ تو کہ عالم اوس ظہور کا
حضرت پروردگار ہے اور ائمہ معصومین ع سے روایت ہے کہ کذب الوقاتون یعنے
جھوٹ کہا ہے اوس جماعت نے کہ ایک وقت خاص واسطے ظہور حضرت صاحب الامر کے
اونھون نے قرار دیا ہے اگر پوچھین کہ علامت ظہور اون حضرت ع کے کیا ہے کہہ تو کہ احادیث
مین علامتین واسطے ظہور اونحضرت ع کے بہت ہین اور ہم بعضے روایتون پر اکتفا کرتے ہین
جان تو کہ علامت ظہور سے اون حضرت ع کے گرنا دیوار مسجد کوفہ کا ہے ابن مسعود کے
گھر کی طرف سے اور دوسری علامات سے قتل ہونا نفس زکیہ کا ہے پشت کوفہ مین کہ
نجف اشرف ہے اور بعضے راویون نے کہا ہے کہ مراد نفس زکیہ سے بیٹا ہے آل محمد ع سے
کہ نام اوسکا محمد بن حسن ہے اور قتل کیا جاوے گا بغیر اسکے کہ کوئی اوسکا گناہ یا تقصیر ہو
اور ایک روایت مین آیا ہے کہ جب نفس زکیہ قتل کیا جاوے گا بعد پندرہ روز کے حضرت
صاحب الامر ع کا ظہور ہوگا اور علامات ظہور سے قتل ہونا ایک مرد ہاشمی کا درمیان رکن
و مقام کے اور دوسری علامات ظہور سے آفتاب کا گہن مین آنا ہے بیچ نیمہ ماہ رمضان کے
اور جسوقت ماہ یعنے چاند گہن آخر ماہ رمضان مین اور علامات ظہور سے اون حضرت کے
خروج سفیانی کا ہے کہ جانب شام سے ظاہر ہوگا اور کوفہ مین شیعون کو قتل کرے گا اور
بعضے اخبار سے ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ مدت حکومت اوسکی نو مہینہ ہین اور جب حضرت
مکہ مین ظاہر ہووینگے پہلے سب سے جو اونکے بیعت کرے گا وہ جبرئیل ع ہونگے اور انصار
اونحضرت ع کے تین سو تیرہ شخص ہونگے کہ کہ مثل بدریہ کے الارض یعنے بچھیگی زمین کے
حاضر ہونگے اور حضرت عیسے آسمان سے اوترینگے اور انصار اور اعوان اون حضرت کے
ہونگے اور نماز مین اقتدا حضرت ع کے ساتھ کرینگے اور بعضے خطبون مین کہ حضرت [illegible]

منهم احدا اور مضمون اس آیہ کا یہ ہے کہ حشر کرینگے ہم سب امتون کا اور کسی ایک کو ان مین
سے نہین چھوڑینگے کہ زندہ کرین اور دلیل قطعی اور پاک حدیث مشہور ہے حضرت رسالت پناہ
سے کہ فرمایا ہے دونون روایت کرتے ہین [illegible] یلون نے
هذه الامة اور مضمون اوسکا یہ ہے کہ جو کچھ امت ہاے سابقہ مین آگے واقع ہو چکا ہے
اس امت مین بھی واقع ہوگا اور حق تعالے نے امت ہاے سابقہ مین مردون کو زندہ فرمایا ہے
اور کتنے مقامون پر قرآن مین خبر دی ہے اور یہ اہل عقل کے پوشیدہ نہین ہے کہ دلیل رجعت کی
بہت اچھی طرح سے روشن اور واضح ہے اور سنی لوگ محض دشمنی اہل بیت سے حق کے
منکر اسکے ہوگئے ہین اور اول کتاب مین صحیح مسلم کے کہ عمدہ کتابون سے سنی لوگون کے
ہے بیان ہوا ہے کہ جابر جعفی کہتا ہے کہ ستر ہزار حدیث امام محمد باقر علیہ السلام سے مین نے
سنی ہے اور اہل سنت حدیث کو اوس سے روایت کرتے ہین اور جب ان لوگون نے جانا
کہ جابر اعتقاد رجعت کے ساتھ رکھتا ہے دوسری حدیث اوسے نہین روایت
اوسکے ہاتھ سے دیکھو اور غور کرو کہ اہل سنت کس قدر ساتھ اہل بیت کے دشمنی
اور عداوت رکھتے ہین محض ساتھ اس بات کے کہ جابر اعتقاد رجعت مین تابع اہل بیت [illegible] کا
تھا اس واسطے اوسکے حدیثون کو ترک کیا اور اپنے تئین ستر ہزار حدیثون کے فائدون سے
ان سنیون نے محروم کر دیا ہے اور زیادہ تر تعجب اس بات کا ہے کہ باوجود اس امر کے
ساتھ حدیث مرسل کے کہ بخاری نے مروان بن الحکم سے روایت کی ہے اور سب کشادہ
پیشانی جا تامل عمل کرتے ہین اور حکم اوسکے صحت پر کرتے ہین باوجود اس کے کہ حضرت رسول
نے مروان کو اوسکے باپ کے ساتھ مدینہ سے نکال دیا تھا اور عثمان نے بنا بر خویشی و قرابت
کے کہ اوسکے ساتھ رکھتا تھا بخلاف حضرت رسول خدا کے پھر مدینہ مین اوسکو بلایا اور
اوسکو اپنا وکیل کیا اور اس قدر برائیان مروان اور عثمان سے صادر ہوئین کہ یہان تک سب
مومنون نے اتفاق کرکے عثمان کو قتل کر ڈالا اور جب عثمان مارا گیا مروان نے ساتھ امام
زمان کے کہ حضرت امیر ہین بیعت نہین کی اور لشکر عائشہ کے ساتھ ملا اور اوس لڑائی مین
قتل ہونے سے نجات پاکر لشکر معاویہ مین جا ملا اور کتنی لڑائیون مین امام زمان کے ساتھ لڑا
باوجودیکہ اہل سنت خود روایت کرتے ہین کہ حضرت رسول نے خود غدیر خم مین حق علی
مین فرمایا اللهم وال من والاه وعاد من عاداه وانصر من نصره [illegible]

بیٹے خدا تو بھی دوست رکھ اوسکو جو اسکو دوست رکھے اور دشمنی کر اوسسے جو اس سے
دشمنی کرے اور نصرت کر اوسکی جو اسکی نصرت کرے اور ذلیل و خوار کر اوسکو جو اسکو ذلیل و خوار
کرے اور پھر روایت کرتے ہین کہ رسول خدا صلعم نے حضرت امیر المومنین سے فرمایا یا
حربک حربی یعنی یا علی جو کہ تیرے ساتھ لڑا ایسا ہے کہ وہ مجھسے لڑا اور پھر روایت
کرتے ہین وہ من مات ولم یعرف امام زمانه فقد مات میتة جاهلیة یعنی جو
مرا اور امام زمان کو نہ پہچانا اوسنے یعنی نا معرفت اوسکا مانند مرنے اون لوگون کے ہوگا کہ قبل قبول
کرنے زمان اسلام کے مرگئے ہین اب فکر کرین کیا عقل ہے اور کیا مذہب ہے کہ محض باعتقاد
رجعت ستر ہزار حدیث جابر کو چھوڑ دین اور ساتھ حدیث مرسل مروان کے ساتھ اس
مقدار گناہ اور معصیت کے اوسکی حدیث پر عمل کرین اور اوسکو صحیح جانین بالیقین کہ یہ عمل
محض دشمنی ساتھ اہل بیت رسول اللہ صلعم کے ہے اور ہمیشہ درمیان شیعہ اور سنی کے بہت سی گفتگو
درباب رجعت ہوا کی ہین نقل ہے کہ ابو حنیفہ نے مومن طاق سے کہ شیعیان اہل بیت سے
تھا مزاحا کہا کہ مجھکو کچھ قرض دے اور زمانہ رجعت مین کہ مین اور تو زندہ ہونگے لے لینا مومن طاق نے
جواب مین ابو حنیفہ کے یہ کلام کہا کہ مضمون اوسکا یہ ہے کہ تو ایسی ضامنی دے کہ خدا تعالی
تجکو اسی صورت پہ اوٹھائے گا بعد اس ضامنی کے جسقدر تو چاہے مین تجکو قرض دے سکتا ہون
شاید کہ تو زمانہ رجعت مین بصورت بندر خلق کیا جاوے اور مین تجکو نہ پہچانون اگر تو پوچھین کہ آیا
حضرت صاحب الامر کو کوئی زمانہ غیبت کبری مین دیکھ سکے گا جیسا کہ زمانہ غیبت صغری مین
شیعہ لوگون نے اون حضرت کو دیکھا ہے تو کہ اکابر شیعہ نے اپنی کتابون مین بہت سے دیکھا
لکھے ہین کہ ایک جماعت نے زمانہ غیبت کبری مین اپنے تئین ملازمت مین حضرت کے
پہونچایا ہے تفصیل اوسکی کتاب غیبت شیخ طوسی اور شیخ کتاب اکمل الدین و اتمام النعمة اور
کتاب کشف الغمه اور کتاب صراط المستقیم وغیرہ مین بخوبی مذکور ہے اگر تو پوچھین کہ زمانہ غیبت
کبری مین کس مقام پر حضرت تشریف رکھتے ہین کہہ تو کہ احادیث اہل سنت مین مذکور ہے
لیکن نام قریہ حضرت صاحب الزمان مذکور نہ ہے اور بہت سے واقعات کتابون مین شیعون کے
شہرون مین منجملہ اونکے یہ ہے کہ ایک جماعت قریہ حضرت صاحب الامر مین پہونچی
اون مین سے ایک مرد ہمدان سے بلا نگہ منطقہ مین قافلے سے رہگیا تھا اور توفیقات الہی سے
قریہ حضرت صاحب الامر پر اسکا گذر ہوا اور حضرت م سے اسنے ملاقات کی اور یہی وجہ

[illegible] باشد لیکن [illegible]
[illegible]
ساتھ شیعون کے مشہور و معروف ہین اگر پوچھین ثواب اوس شخص کا کہ انتظار ظہور
صاحب الامر مین کرے کیا ہے کہہ تو کہ روایات اہلبیت سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر کوئی
شخص انتظار مین اون حضرت کے مرجاوے مانند اوس شخص کے ہے کہ ساتھ حضرت
صاحب الامر کے ایک خیمہ مین بیٹھا ہووے اور دوسری روایت سے معلوم ہوتا ہے
کہ اگر کوئی شیعہ مین سے کہے کہ اگر صاحب الزمان کو مین پاجاؤن تو اونکی نصرت و یاری
مین مصروف کرون گا تو ثواب اوسکا مانند اوس شخص کے ہے کہ خدمت مین حضرت صاحب الزمان صاحب العصر
کے تلوار اوپر کفار کے ماری بلکہ ثواب اوسکا مانند ثواب اوس شخص [illegible] ہے کہ ساتھ
حضرت کے شہید ہوا ہووے اگر پوچھین کہ کیفیت احوال دجال ملعون کیا ہے کہو
تو کہ ایک خطبہ مین خطبہ ہائے حضرت امیر المومنین کے یہ احوال مذکور ہے اور ہم اس
رسالہ مین بعضے اوس خطبہ کے مضمون کا ترجمہ کرتے ہین دجال صائد بن صید ہے اوس
شہر سے باہر آوے گا کہ نام اوسکا اصفہان ہے اوس قریہ سے کہ نام اوسکا یہودیہ
ہے داہنی آنکھ اوسکی آدمی پھوٹی ہوگی اور دوسری آنکھ اوسکی اوسکے پیشانی پر ہوگی اور درمیان دونون آنکھون کے
اوسکے کافر لکھا ہوا ہے اور پڑھ سکتا ہے اوسکو ہر شخص جو پڑھا ہو یا نہ پڑھا ہووے
اور دریا اوسکے ساتھ ہے دھوئین سے اور اوسکے پیچھے پہاڑ ہے سفید اور لوگ گمان
کرینگے کہ قسم [illegible] ہے اور خروج اوس ملعون کا اوس سال ہوگا کہ اوس سال
قحط سخت ہوگا اور کہ ہر قدم اوسکے گدھے کا ایک میل کا ہوگا کہ زمین اوسکے قدم کے نیچے
کے طے ہوگی اور وہ ملعون دعوے خدائی کرے گا اور تابع اور مطیع اوسکے اولاد زنا جنکے
جو حرامزادے ہین ہونگے اور وہ لوگ جو طیلسان سبز پہنتے ہین گویا کہ طیلسان سبز
کسوت جنکے سبز پوش یہود ہین اور حضرت صاحب الزمان اوس دجال ملعون کو بابلد شام
مین بروز جمعہ قتل کرینگے اور بعضے خطبون سے کہ حضرت امیر کی طرف منسوب ہے
مذکور ہے کہ قد دجال ملعون کا آٹھ گز کا ہے اور ابلہ رو یعنے چیچک رو ہے اور آنکھ اوسکی
کرنجی ہے اور داڑھی اوسکی دو شلنگ کے ہے اور شکم اوسکا بڑا ہے اور ناخن اوسکے
پھیرے ہوئے ہین اور لشکر اوسکا ہزار ہزار اور تین لاکھ سے زیادہ ہوگا اور کتاب کل الدین
مین ایک حدیث مذکور ہے کہ مضمون مختصر اوسکا یہ ہے کہ دجال زمانۂ حضرت رسولؐ مین

پیدا ہوا اور حضرت رسول ایک مرتبہ ایک جماعت صحابہ کے ساتھ اوس ملعون کے گھر تک
تشریف لے گئے اور فرمایا کہ اقرار بوحدانیت خدا اور میری رسالت پر کر پس اوس ملعون
نے انکار کیا اور راضی نہ ہوا یہان تک کہ اون حضرت ؐ نے ایک کلام ادا فرمایا کہ مضمون
یعنے اوس مین کا یہہ ہے کہ کوئی پیغمبر نہین آیا مگر یہہ کہ اوسنے اپنی امت کو دجال سے ڈرایا
ہو اور خداے عزوجل نے وجود کو اوسکی تاخیر مین ڈالا تمھارے زمانہ تک پس جسوقت
دجال خروج کرے اور دعوے خدائی کرے اور امر اوسکا تمھارے اوپر مشتبہ ہو پس اوسکو
پہچانو اور جانو کہ خدا تمھارا ایک آنکھ کا نہین ہے اور جب خروج کرے گا تو سوار ہوگا اوپر
گدھے کہ درمیان دونون کانون کے اوسکی مقدار مسافت ایک تہائی فرسنگ کے
ہوگی اور اکثر تابع اوسکے یہود اور عورتین اور جنگل کے رہنے والے ہونگے اگر پوچھین کہ دابۃ
الارض کون ہے پروردگار نے اوسکا ذکر قرآن مین کیا ہے جیسا کہ سورہ نمل مین فرمایا ہے
کہ اذا وقع القول علیہم اخرجنا لہم دابۃ من الارض کہ خطبہات حضرت امیر المومنین ؑ
سے مستفاد ہوتا ہے کہ دابۃ الارض بعد دجال کے نکلے گی کوہ صفا سے ظاہر ہوگا اور ساتھ
اوسکے انگوٹھی حضرت سلیمان ؑ کی ہے اور عصاے موسے پس رکھے گا انگوٹھی کو ہر مومن
کے مونھہ پر پس اوسپے نقش ہو جاوے گا کہ ھذا مومن حقا اور اسی طرح رکھے گا ہر کافر
کے مونھہ پر پس نقش ہو جاوے گا ھذا کافر حقا یہان تک کہ مومن ندا کریگا کہ کافر کو
اور کہے گا کہ واے ہو تیرے اوپر اے کافر اور کافر ندا کریگا مومن کو اور کہے گا خوبی ہے
مومن خوشا حال تیرا اے مومن کاشکے آج کے روز مین مثل تیرے ہوتا اور مانند تیرے
سعادت عظیم پاتا بعد اوسکے دابۃ الارض گردن کو اپنے بحکم پروردگار سعد بلند کرے گا
اور جو چیز کہ درمیان مشرق اور مغرب کے ہے اوسکو دیکھے گا اور یہہ صحبت بعد اوسکے
ہوگی کہ آفتاب مغرب سے طلوع کرے گا اور اسوقت توبہ برطرف ہو جاوے گی اور کسی کا
ایمان اوسوقت اوسکو نفع نہ دے گا مگر یہہ کہ پیشتر سے ایمان لایا ہو اور حضرت امیر المومنین ؑ
سے نقل ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ واللہ دابۃ الارض دم نہین رکھتا بلکہ صاحب ریش ہے
یعنے دابۃ الارض نوع انسان سے ہے نہ قسم باقی حیوانات سے اور خطبہ لولویہ مین کہ جو
امیر منسوب ہے مذکور ہے کہ ظہور دابۃ الارض کا چار سال بعد خروج یاجوج اور ماجوج
کے ہے دلائل مین کہ جو حق تعالے نے قرآن مین ذکر فرمایا ہے کہ ان یاجوج وماجوج

عقیدہ دوں ۔ مجملہ ذکر بعضے احادیث مین مذکور ہے کہ یاجوج ایک گروہ ہے
اور ماجوج دوسرا طائفہ ہے اور ہر ایک ان دونون طائفون سے چارسو گروہ ہین اور
ایک ان مین سے نہین مرتا تا ہزار فرزند اپنے نہین دیکھتا اور نہین مرتا ایک بھی ان مین کا
جب تک کہ ہزار فرزند جنے اور بہت سے ان مین ایسے ہین کہ جب دیوا سے باہر آئے
مین پہلا انکا ملک شام مین ہوگا اور آخر انکا ملک خراسان مین ہوگا اور جس جس چیز پہ انکا
گذر ہوشل ہاتھی اور اونٹ اور ستوا اور وحشی جانور وغیرہ کے اوسکو کھا جاتے ہین اور
سلمان فارسی علیہ الرحمہ سے نقل ہے کہ یاجوج اور ماجوج تین قسم کے ہین ایک قسم ان کی
قد کی بیس گز لمبان کی ہے اور عرض دس گز کا اور دوسری قسم قد انکا سو گز کا ہے اور
ان کا ستر گز کا ہے تیسری قسم قد انکا بقدار ان کے کان کے ایک کان کو اپنے نیچے
بچھاتے ہین اور دوسرے کان کو اپنا لحاف کرتے ہین اور بعضے فقہائے حضرت
امیرالمومنین سے مذکور ہے کہ قد انکا ایک بالشت کا ہے یا ایک گز کا ایک کان کو نیچے
بچھاتے ہین اور دوسرے کان کو اپنا لحاف کرتے ہین اور ڈاڑھی انکی بقدار انکے قد کے
ہے اور دانت انکے مانند کلنگ کے ہے اور سب پانی اور گھاس کو کھاتے ہین اور زمین
مین فساد کرتے ہین اور بعد اوسکے حق تعالے ایک قسم کے مرغون کو ان پہ مسلط فرماتا ہے
مانند اصحاب فیل کے اور ان کو وہ مرغ ہلاک کرتے ہین اور جب بوان کے مردون کے
باعث تعفن اور [illegible] روئے زمین کا ہوتی ہے ایک قسم کے مرغون کو پھر بھیجتا ہے کہ
ان کے مردون کو زمین سے چنکر دریا مین ڈال دیتے ہین اور کتاب اکمل الدین مین مذکور
ہے کہ یاجوج اور ماجوج کے کوئی کپڑا نہین سب برہنہ ہین اور پرورد گار نے دیکھلے
دفع سرما اور گرما کے بعضون کو پر دیئے ہین اور بعضون کو بال کے پوشش پہنائی ہے
اور پاؤن ان کے نگے ہین اور دانت انکے مانند دانت درندون کے ہین اور قوت
انکی اژدہا ہے کہ ابر دریا سے اوٹھ کر ان پہ برستا ہے اور اگر کسی سال اژدہا ان پر بہت
کم برسایا جاوے درمیان انکے قحط ہو جاتا ہے اور جب ایک زمین سے دوسرے زمین کو
جاوین اہل اوس زمین کے جلاوطن کر دیتے ہین اور ان کو اپنے سے دفع نہین
کر سکتے اور کوئی ان پہ نظر نہین ڈال سکتا انکی سست اور کراہت منظر کے صورت
اور بری ہیئت کی وجہ سے کہ انکے سا[illegible] نعوذ باللہ ۔ عقیدہ [illegible]

سمجھا جاتا ہے کہ اگر کوئی ظہر پنجشنبہ سے تا ظہر جمعہ مرے عذاب قبر میں نہ ہوگا اور حدیث میں وارد ہوا ہے کہ جو کہ مداومت
زعفران سے کرے تو حق تعالیٰ اوسکو امین کرتا ہے عذاب قبر اور فشار قبر اور عقرب کے جانوروں سے اور صحیح روایت میں ہے
کہ پڑھنا سورۂ نساء کا ہر شب جمعہ باعث نجات فشار قبر ہے اور ارشاد وہی میں مذکور ہے کہ جو مومن بعض اسرف علی نالہم
الات القریۃ والشاعر عذاب قبر سے امین ہے اور اس حدیث کو مشہورات میں شمار کیا ہے اگر پوچھیں کہ جو عذاب کہ مومن قبر میں
کھینچتا ہے کفارہ اوسکے گناہوں کا ہو جاتا ہے یا نہیں کہہ تو کہ روایات اہلبیت سے معلوم ہوتا ہے کہ جو گنہگار مومن ظلمی کو
موت اور سختیوں اور بیماریوں میں مبتلا کرتا ہے کہ کفارہ اوسکے گناہوں کا ہووے اور اگر اوس پر بعضے گناہ باقی رہ جاویں تو جانکنی کو
اوس پر دشوار کرتا ہے کہ کفارہ باقیماندہ گناہوں کا اوسکے ہووے اور اگر جانکنی کی سختی پر بھی اوسکے گناہ برطرف نہوں فشار
قبر اوسکو کفارہ ہے تا طاہر و مطہر محشر میں آوے اگر پوچھیں آیا تاریک خانہ قبر میں آدمی کیواسطے کوئی انیس اور کوئی یار و مددگار
ہوتا ہے کہ تو کہ اخبار اور بعض اہلبیت سے معلوم ہوتا ہے کہ قبر میں مومن کے ایک مرد داخل ہوتا ہے ساتھ بہترین ہیئت و صورت کے پس
مومن اوسے پوچھتا ہے کہ تو کون ہے کہ میں نے ایسی اچھی صورت جیسے تیری ہے کسی کی نہیں دیکھی ہے پس جواب میں کہتا ہے کہ میں تیرا
اعتقاد نیک و عمل صالح تیرا ہوں پس وہ شخص اوسکے ساتھ ہوگا اگر پوچھیں کہ حال کافر کا بعد مرنیکے کس طرح ہوتا ہے
کہہ تو کہ روایات اہلبیت سے سمجھا جاتا ہے کہ اعتقاد عمل اور اعتقاد کافر کا بصورت ایک مرد نہایت قبیح منظر اور بدصورت
ہو کے دکھلاتا ہے اور قبر میں اوسکے آتا ہے اور ایک دروازہ جہنم سے اوسکے اوپر کھولدیتے ہیں اور شیطان کو اوسکا
قرین و ہمنشین کرتا ہے کہ تا اوسکو انواع طرح طرح کے پہنچاویں اور اژدہوں اور بڑے بڑے سانپوں کو اوس پر مسلط کرتے ہیں تا اوسکو اذیت
اور اذیت پہونچاویں اگر پوچھیں کہ دلیل زندہ ہونے قبر میں اور سوال و عذاب کیا ہے کہہ تو کہ دلیل اوسپر ہمارے
اجماع اور اتفاق جمیع مسلمانوں کا ہے اور احادیث حضرت رسول اور ائمہ معصومین علیہم السلام کی اوسپر بہت ہیں
اگر پوچھیں کہاں جاتی ہے اور مقر ارواح مومنوں کا بعد مفارقت بدن کے کہاں ہے کہہ تو کہ اخبار اور احادیث اہلبیت سے معلوم ہوتا ہے
کہ ملائے ارواح مومنین وادی السلام ہے کہ نجف اشرف اور حوالی نجف میں ہے اگر پوچھیں کہ ارواح ... ہے اور مقر ارواح کفار کا
کہاں ہے کہہ تو کہ وادی برہوت میں ہے اور حضرموت میں کہ بلاد یمن سے ہے اگر پوچھیں کہ روح مومن بعد
مفارقت دنیا ارواح مومنوں سے ملاقات کرتی ہے اور ایک دوسرے کو پہچانتی ہے یا نہیں کہہ تو کہ روایات اور اخبار اہلبیت
سے معلوم ہوتا ہے کہ جس وقت اس بدن خاکی انسان سے مفارقت کرتی ہے ایک بدن لطیف کے ساتھ جو مثال اوسکی ہے تعلق
کرتا ہے مانند اس بدن کے کہ دنیا میں رکھتا تھا اور روحیں ایک دوسرے سے ملتی ہیں اور ایک دوسرے کو پہچانتی ہیں اور جب کوئی شخص
مرتا ہے اور روح اوسکی ارواح مومنین میں پہونچتی ہے تو احوال اپنے وارثوں پسماندوں کا اوس سے پوچھتے ہیں اگر جیسا کہ خبر دی کہ ابھی تک زندہ
ہیں امیدوار اوسکے ہوتے ہیں کہ شاید انکے پاس آویں اور اگر ایسی خبر دی کہ فلانا مرگیا تو ارواح کہتے ہیں ہاویہ میں گیا
...ہاویہ میں گیا اگر پوچھیں ارواح مومنین کسی منزل میں جمع ہوتے ہیں کہہ تو کہ ارواح

حضرت سنے اسی ہیئت سے ادا فرمائے اور ارشاد کیا حضرت نے کہ اسے حماد اس طرح نماز کو پڑھا کر
اور کسی طرف متوجہ حالت نماز مین مت ہو اور ہاتھون سے اپنے ساتھ اپنے انگوٹھیون کے کھیل مت کر اور تھوکا
مت کر داہنے جانب اپنے نہ بائین جانب اپنے اور نہ برابر منھ کے اپنے تھوک کو مت ڈال اور اپنے داہنی
اور بائین جانب مت دیکھ جان تو اے حماد کہ حضرت امام نے افعال نماز مین بجالائے بعضے انمین واجب ہین
اور بعضے سُنت ہین اور لیکن متوجہ ہونا قبلہ کی طرف کرنا اور سیدھا کھڑا ہونا اور ہاتھون کو ڈالنا یعنے لٹکا کر
رکھنا واجب ہے لیکن ہاتھ کو اوپر رانون کے رکھنا اور انگلیون کو آپس مین ملا ہوا رکھنا اور خم کرنا سنت
ہے اور اسی طرح قدمون کو آپس سے جدا کرنا بمقدار تین انگل کے اور انگلیون کے سرون کو
قبلہ کی طرف کرنا سُنت ہے اور اسی طرح خشوع اور خضوع اور شکستگی جس طرح کہ ایک بندہ
ذلیل آگے بادشاہ جلیل کے کھڑا ہوتا ہے سنت ہے لیکن اللہ اکبر کہنا واجب ہے اور ترک کرنے
اوسکے عمداً اور سہواً نماز باطل ہوجاتی ہے اور لیکن الفاظ نیت کو حضرت امام علیہ السلام
نے اوپر زبان کے جاری نہین فرمایا اسواسطے کہ نیت زبانی نہین ہے بلکہ ایک ارادہ ہے
کہ دل سے واقع ہوتا ہے اور لیکن پڑھنا سورہ حمد کا باجماع علما فرض ہے کہ اگر کوئی اوسکو
ترک کرے عمداً البتہ نماز اوسکی باطل ہوجاویگی اور اسی طرح اگر ایک کلمہ کو بھی اوسکے
غیر مخرج سے ادا کرے گا نماز اوسکی باطل ہوگی مگر یہ کہ زبان اوسکی نہ پھرے اور یاد کرنیکے
اور لیکن ترتیل مگر بمعنی ادا کرنا حرفون کا مخارج سے ہے واجب ہے اور اگر بمعنی وقف
کرنے یعنے ٹھہرنے کے ہے اوس مقام پر کہ جہان ٹھہرنا چاہیے ہے تو سنت ہے اور لیکن
مثل سورہ قل ہو اللہ احد کے یا غیر اوسکے درمیان علما اختلاف ہے کہ آیا واجب
ہے یا سنت ہے اور احتیاط یہ ہے کہ ترک نہ کرے اور قرأت مین باواز بلند پڑھنا واجب
ہے بیچ نماز صبح کے اور دو رکعت اول نماز مغرب یعنے نماز شام مین اور نماز عشا مین اور باقی
سب نمازون مین آہستہ آہستہ پڑھنا چاہیے مگر بسم اللہ تو احتیاط ہے کہ دونو رکعتون مین
ظہر اور عصر کے بلند آواز کہنا چاہیے اور لیکن ٹھہرنا بعد پڑھنے سورہ کے بمقدار یکنفس
یعنے ایک سانس لینے کے ظاہرا واجب نہین ہے لیکن اولے یہ ہے کہ ترک نکرنا چاہیے
اور کہنا اللہ اکبر کا پہلے رکوع کرنے سے مشہور یہ ہے کہ سنت ہے لیکن چونکہ بعضے
اوسکو واجب جانتے ہین اور متعدد روایات ہمین وارد ہوئے ہے اور احتیاط یہ ہے کہ ترک
نہونا چاہیے اور ماثور تاما یہ ہے کہ جب تکبیر کہے ہاتھونکو برابر منھ کے اوٹھا کر تکبیر کہے بعد اوسکے

کہ سید مرتضیٰ علیہ الرحمۃ نے ہاتھوں کو اٹھانا اسی تکبیر میں واجب جانا ہے اور اور علما نے
سب تکبیرات میں ہاتھ اٹھانا لیئے ہیں اور تیسرا رکوع فرض ہے اور رکن نماز ہے اور اگر
اسکو عمداً یا سہواً ترک کرے یا زیادہ کرے نماز اوسکی باطل ہے اور مشہور درمیان علما کے یہ ہے
کہ رکوع میں اس قدر جھکنا واجب ہے کہ ہاتھ زانو تک پہونچ جاوے اور سنت ہے ہتھیلی کو زانو کے
پر رکھنا اور انگلیوں کو کھلا رکھنا اور زانو کو پیچھے کی طرف پھیرنا اور گردن کو کھینچنا سنت ہے
اور سنت آنکھوں کو بند رکھنا اثنائے رکوع میں درمیان علما مشہور نہیں ہے بلکہ مشہور
یہ ہے کہ سنت ہے کہ حالت رکوع میں درمیان دونو قدم کے نظر کرنا اور حالت قیام میں
نظر موضع سجود کی طرف کرنا اور حالت بیٹھنے میں نظر اپنے پہلو کی طرف کرنا اور حال سجود میں
نظر دماغ کی طرف کرنا پس جائز ہوگا کہ جو کوئی عمل ساتھ مشہور کے کرے اور حال رکوع میں نظر درمیان
دو قدم کے کرے ہو سکتا ہے کہ عمل اوپر اس حدیث کے اوسنے کیا ہو اور حال رکوع میں
آنکھوں کو بند رکھے اور سنت ہے کہنا سبحان ربی العظیم وبحمدہ کا ظاہر اور مشہور یہ ہے
کہ ایکبار واجب ہے اور تین بار سنت ہے اور احتیاط یہ ہے کہ تین مرتبہ کہے اور
ظاہر و مشہور یہ ہے کہ بجائے اس ذکر کے تین بار سبحان اللہ بھی کہہ سکتا ہے اور بعضے علما
کہتے ہیں جس ذکر کو کہے جائز جانتے ہیں اور سنت ہے سر رکوع سے اوٹھانا اور سیدھا کھڑا ہونا
واجب ہے اور سنت ہے کہنا سمع اللہ لمن حمدہ جس حالت میں کہ سیدھا کھڑا ہوا ہے
سنت ہے اور کھڑے ہو کر تکبیر کہنا سنت ہے اور اسی طرح اوٹھانے تکبیر میں ہاتھوں کو
بلند کرنا سنت ہے اور چوتھا سجدہ فرض ہے کہ اگر کوئی عمداً یا سہواً ایک سجدہ کو ترک کرے
یا ایک سجدہ کو زیادہ کرے نماز اوسکی باطل ہے اور اگر از روئے فراموشی [illegible] تو
نماز اوسکی باطل نہیں ہوتی بلکہ دو سجدہ سہو کے کرے اور اگر بعد نماز اوسکے [illegible]
کہ ایک سجدہ کرنا بھول گیا ہے سجدہ کو بجا لا سکتا ہے یا دو سجدہ سہو کے کر سکتا ہے لیکن
دو سجدوں کا باہم کرنا رکن ہے کہ اگر کوئی عمداً یا سہواً دو سجدوں کو ترک کرے یا دو زیادہ
نماز اوسکی باطل ہے اور سنت ہے بوقت سجدہ کرنیکے دونے ہاتھ کو پہلے زانو سے زمین پر پہونچانا سنت ہے اور قول
سبحان ربی الاعلیٰ وبحمدہ سجدہ میں بھی مثل قول ذکر رکوع کے ہے اور سنت ہے بعد سجدہ کرنا اور
اعضا کو ایک دوسرے سے جدا رکھنا سنت ہے اور مشہور درمیان علما یہ ہے کہ سجدہ اوپر ساتوں عضو کے
واجب ہے اور سجدہ اوپر دماغ کے سنت ہے اور بعضے علما نے سجدہ کو اوپر دماغ کے بھی واجب جانتے ہیں

نقل تقریظ وحید جناب مولانا مقتدانا حاوی حقائق معقول ومنقول راوی دقائق فروع واصول جامع الرموز علوم دین کشاف غموض شرع متین برگزیدۂ بارگاہ رب سبحانہ والمنن جناب مولانا السید آقا حسن صاحب قبلہ مد ظلہ العالی -

باسمہ سبحانہ وله الحمد

رسالہ تحفۂ عباسی کہ اصول دینیہ امامیہ اثنا عشریہ پر شامل ہے اور قابل اعتبار و اعتنا ہے لیکن ازبسکہ زبان فارسی میں تھا لہذا اکثر مومنین اوسکے افادۂ مطالب و مضامین سے محروم تھے مگر الحمد للہ کہ حمید خصال سعید افعال جناب سید محمد علی صاحب زید مجدہم نے نہایت اسلوب خوب و طرز مرغوب سے اوسکا ترجمہ زبان اردو میں فرمایا تاکہ نفع اوسکا عام اور فائدہ تام ہو فجزاہ اللہ عنا و عن جمیع المومنین خیرا انہ ہو ولی الجزاء فقط حررہ العبد المذنب الراجی عفو ربہ القوی السید آقا حسن النقوی عفی عنہ

حضرات ناظرین

عمر اسلاف سے صنعت شاہون مین ساری گذری　　میری کیفیت طبابت مین ہماری گذری

ذیل کے قابل قدر سرٹیفکٹ اور انکی اعتبار سند پر اگر آپکو بھی اطمینان ہو تو بشرط ضرورت کسی دوا کی آزمایش کیجئے
انشاءاللہ فائدہ سے خالی نہ پایئے گا۔ یہ تمام دوائین میرے خاص خاندانی اُن معرکہ کے نسخون سے جنکی نسبت
بلاد ہند خصوص ہندوستان مین بیشتر مشہور و معروف روایتین زبان زد ہر خاص و عام ہین میرے اظہار کی
حاجت نہین اور وہ نسخہ آجتک سینہ بسینہ محفوظ چلے آتے ہین۔ مین ہر مرض کا علاج نزدیک و دور سے
دونون طرح پر کرسکتا ہون۔ البتہ جو صاحب مجکو غیر ضلع مین فوراً طلب کرتے ہین اونکی تعمیل ارشاد مین
ذرا توقف ہوتا ہے کیونکہ مین شہر بنارس مین اپنے مطب کا انتظام بارہ گھنٹون سے کم مین نہین کرسکتا لہذا
جو صاحب مجکو ضلع غیر مین طلب فرمایا کرتے ہین وہ اسکا لحاظ رکھین۔

نقل سارٹیفکٹ عطیہ شاہزادگان و شاہزادیان اودھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حکیم سید حسن عسکری صاحب حقیقی نواسہ جناب نواب حکیم شفاء الدولہ بہادر فیض آبادی کے جو کہ پندرہ برس کے
عرصہ سے مٹیابرج زرد کوٹھی مین رہے اور بالفعل دو برس سے کلکتہ مین قیام پذیر ہین۔
حکیم صاحب موصوف نے اس عرصہ مین بڑے بڑے معرکہ کے علاج مٹیابرج مین کیئے اور وقتاً فوقتاً ہم لوگون نے
بھی اپنے و دیگر اپنے اہل و عیال کے علاج مین اُنسے رجوع کی اور بحمداللہ آپکی توجہ و تدبیر سے نفع مین ظاہر ہوا
ہو کیون نہ ہو یہ نواسہ اور تعلیم یافتہ اُس حکیم حاذق کے ہین کہ جو ہندوستان بھر مین ایک شمار کیا جاتا تھا
اور ہمارے خاندان سے عہد شاہی مین انکے نانا صاحب مرحوم کو سلطان کی جانب سے تاج الاطباء افلاطون الحکما
سیادت پناہ شفاء الدولہ حکیم سید افضل علی خان بہادر ثابت جنگ کا خطاب ملا تھا اور بادشاہ جنت آرامگاہ
انکی بڑی قدر و منزلت فرماتے تھے۔ پس ان حکیم صاحب موصوف کے پاس بھی اُنھین مرحوم و مغفور کے تجربہ
کئے نسخہ اور دوائین ہین کہ جو امراض مشکلہ مین نمایان طور سے اپنا اثر دکھاتی ہین اور بالاکثر مشاہدہ مین بھی ایسا ہی گذرا
اور اہل مٹیابرج سے بہت کچھ تعریفین ہر قسم کے امراض مشکلہ کے علاج کی انکی نسبت سُننے مین آئین۔ اگر ہم
لوگون کا زمانہ موافق ہوتا تو ہم لوگ بھی انکی ایسی ہی قدر و منزلت اور داد و دہش کرتے جیسی کہ ہمارے والد
یعنی بادشاہ جنت آرامگاہ نے انکے نانا صاحب مرحوم کیساتھ کی تھی۔ اب ہم لوگ عوام الناس اور بالخصوص
اہل قدر و صاحب کو ترغیب دلاتے ہین کہ اگر ایسا تا کسی کو خدانخواستہ کسی مرض مشکل و پیچیدہ مین مبتلا ہوجانے کی
نوبت آوے تو ان حکیم صاحب موصوف سے بھی رجوع کرین کیا عجب ہے کہ شافی مطلق انکی توجہ
و تدبیر سے صحت عطا فرماوے کیونکہ تجربہ کار یہ ایک بڑے حکیم مشہور حاذق الملک کے نواسہ اور تعلیم یافتہ